بدست شریف حضرت مولانا شاہ فضل اللہ صاحب برسد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد و ثنای بیعد اوس مالک الملک کو سزا ہی کہ جسکے
ذات پاک لاشریک لہ ولی ہمتا ہی ماہ سی تا ماہی اور ذرہ سی خورشید تک
اوسکے یکتائی کا گواہ ہی جز و کل کی زبان پر کلمہ
اشہد ان لا الہ الا اللہ ہے
اور تحفہ درود ونا محدود اوس [illegible] عالم برگ [illegible] نوع ہی آدم کو روا ہی
کہ جسکے ذات بابرکات باعث [illegible] اہی عرش
سی تا فرش اوسنے سی [illegible] تک اوسکے رسالت کا

دم

دم بهرتا هی جن و انس کیا فرشتون کا ایمان

اشهد ان محمدا الرسول الله هے

اور ثنای آل اطهار و اصحاب اخیار و لاجنکی ایمان کی دلیل هی

هر ایک افضل و جلیل هی شان مین اونکی ایات التنزیل

مثلهم فی التورىة ومثلهم فی الانجیل

هی اما بعد کهتا هی العبد المعتصم بحبله القوی حفاظت حسین عظیم آبادی

رزقه الله شفاعة نبیه رسول الثقلین شفیع المذنبین

که یهه فقیر ابتدای بدو شعور سی شیدای ذکر خیر حضرت

خیر الوری اور فدای حالات محبوب کبریا تها بمصداق

من احب شیئا اکثر ذکره

ایسی ذوق و شوق مین رهتا تها درین ولا بعضی بزرگوار ذوی الوقار

اور احباب اولو الالباب نی اس افقر الحقیر

سی ارشاد کیا که عقد الجوهر فی مولد النبی الازهر مین

روایات صحیح و معتبر هین اسکے قائل محدثین و علمای معتبر هین

اکثر جا مجلس میلاد خیر العباد مین پڑها جاتا هے

لیکن عوام بلکہ بعض خواص کی فہم مین نہین آتا ہی اگر ترجمہ
اوسکا زبان اردو مین تحریر ہو اثبات مولد و قیام کچھہ تقریر ہو
تو بہت خوب ہو ہر ایک کو مرغوب ہو ہر خاص عام
فائدہ اوٹھاوی جو دیکھی اوسکے سمجھہ مین آوی ہر چند
فقدان استطاعت اور قلت فرصت سی عذر کیا
قبول نہوا ناچار الامر فوق الادب سمجھہ کی حکم بجا لایا
اطاعت سی سر نہ اوٹھایا لیکن سمجھنی کی بات ہے
ہر زبان ہر ایک کا بیان طرز جداگانہ ہی عربی کی روبرو ہندی کا
کہین ٹھورٹھکانا ہی معہذا فضل خدا اور برکات سرور انبیا سی
لفظی ترجمہ کا خیال نہ کیا ہی چند روز مین یہہ نسخہ تیار ہوا نام اسکا
الدر الابہر ترجمہ عقد الجوہر فی مولد النبی الازہر
رکھا ہی رنگینی اور نثاری سی یہہ نثر عاری ہی خلاصہ مضمون
اور مطلب نگاری ہی لیکن فائدہ ثانی یہہ ہی کہ جو معجزات آنسرور
کائنات علیہ التحیۃ و التسلیمات کی ساری عالم مین کلام اللہ
اور احادیث صحیحہ سی ثابت ہین استخراج کرکے

ی مجملاً لکھہ دی ہین اور فوائد لطایف او رنکات کتب سیر معتبرہ سے
استنباط کرکی تحریر کئی ہین اور شروع متن ابتدای سطر سی کیا ہی
انتہا آخر تک پہنچایا ہی اور ترجمہ اوسکا بہی ابتدای سطر سی
لکھا ہی اور سوای اوسکی فوائد اور معجزات مین یہہ لحاظ نہین رکھا ہی
بعد تحریر کی فقیر نی اس رسالہ عجالہ کو خدمت فیضدرجت
امیر شہیر رئیس باتوقیر مین گذرانا اونکی قدردانی اور
جوہر شناسی کو ذریعہ اپنی کمال اعزاز وافتخار کا جانا
اور وہ معدن کرم بحر سخا مخزن جود وبخشش وعطا منبع حلم
صدق وصفا رکن دولت وامارت صاحب شوکت وحشمت
رفیع الشان بلند مکان والا دودمان فیاض زمان چشمہ
فیض دریا نوال ذخیرہ علم دولت واقبال مردم شناس جوہر
اساس عقل وفراست مین طاق اور امور ریاست وسیاست
مین شہرۂ آفاق خورشید سپہر عظمت ونامداری
بدر کامل فلک ابہت وکامگاری امیر ابن امیر
جناب خواجہ عبد الغنی صاحب دام حشمتہم

متوطن خطہ بی نظیر دلپذیر رشک گلشن جنان مسکن حور و غلمان
بلدہ ٹوہاکہ ایسی سیرچشم ذی حوصلہ ہین ایک کیا ہزارون ونیی پہ
تید نہین ہن لاکہون روپیہ کا صرف ہی اس ہمت کی آگی
فیاضان گذشتہ پر حرف ہی دامن امید غربا کا گل مراد سی بہرتا ہی
ہزارون آدمی اونکی ذات ستودہ صفات سی فیض پاتا ہی
جہانکی نعمت کہاتا ہی جو کسی کمال کا وہان گذر ہوا بچشم
زدن سرسبز ہوکی نہال ہوا قدرشناسی ہوی مالا مال ہوا اس
دیار بنگالہ مین جو کسی کمال صاحب علم و خصال کی قدر و منزلت ہی
تو اسیکے ذات فرخندہ صفات سی ہی گر نہ تقصیر معاف میدان اصاف ہی
غرضکہ خلق مروت ہمت جرأت عظمت و جلالت جاہ و ثروت
جتنی دنیا کی خوبیان ہین خدا نی سب دی ہین اور گوہر
آبدار دُرشا ہوار خجستہ اطوار سخاوت شعار چشم و چراغ
خاندان عز و وقار مصدر علم و حیا مظہر افضال و فا سرو نوخیز بوستان
امارت و ریاست گل گلزار سخاوت و وجاہت فرزند ارجمند اونکی
جناب خواجہ احسن اللہ صاحب اوصلہ اللہ الی ما تیمناہ

سبحان اللہ فضل و کمال مین بیمثال حسن و جمال مین بے مثال
صاحب جوہر باکمال ستودہ افعال طبع حلیم عقل سلیم بحر کرم نکتہ فہم
ہندی فارسی بنگلہ مین فاضل انگریزی مین کامل ہی عین شباب مین مقید
روزہ و نماز ہی خلق خدا اوسکی جود و سخا سی صبح و شام
بلکہ علی الدوام مصروف دعا ہی المختصر جو سامان ریاست و امارت
صاحب اقبالونکو ہوتی ہین اللہ نی عطا کئی ہین اور عزیز بتمکین مصاحب ہمنشین
انیس جلیس رفیق شفیق نادر زمان عربی فارسی ہمہ دان بیمثل روزگار ہین
یہہ سب ملازم سرکار ہین الحاصل اوصاف و الطاف اونکی مقدور
بشر نہین جو تحریر کر سکی اسواسطی مختصر کلام کیا دعا پر تمام کیا
الٰہی بحرمت سید ابرار احمد مختار و بتصدق اصحاب اخیار و
طفیل ائمہ اطہار جناب خواجہ صاحب عالیجاہ باحشمت و جاہ
دولت لازوال سی مالا مال رہین اور دشمن روسیاہ جزا بدی اعمالسی
حوادث کی پایمال رہین خدای جہان آفرین سی توفیق کا امیدوار ہون
اور خلق سی دعا کا طلبگار ہون ناظر انصاف بین سی عرض یہ ہے کہ جو کچھ
کیا میر الکہتا اور رہین کیا ہون بنظر توجہ نظر فرماوین

جہان سہو و خطا دیکہین نظر کرم و عطا سی چہپاوین کہ بے
عیب سوای ذات واحد کی دوسرا نہین
الٰہی مین بندہ گنہگار ہون گناہونسی اپنی گرانبار ہون
تجہی فضل کرتی نہین لگتی بار نہو تجہسی مایوس امیدوار

وَمَا تَوْفِيْقِيْ اِلَّا بِاللّٰهِ وَهُوَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْل

حقیقت مولد شریف کی یہہ ہی کہ ربیع الاول یا اور مہینون مین
مسلمانان علما و صلحا فقرا و اغنیا ایک مکان مین
جمع ہون اور اوس مجلس مین بعضی آیات قرآنی
جو شامل اوپر فضائل اور نشر کمالات آنسرور کائنات
علیہ الوف التحیۃ و التسلیمات کی ہین مذکور ہون
اور تہوڑی احادیث صحیحہ جو متضمن معجزات ذات مقدس ورحلیہ مطہر آپکی ہو
بیان ہون اور جب یہہ بیان آخر ہو تو حفاظ حاضرین مجلس
کچہہ آیات معدودہ قرآن شریف کی پڑہہ کر ختم اس ذکر خیر
کی کرین بعد اوسکی ماحضر بقدر میسر کہانا اور شیرینی
جو کچہہ ہو سکی حاضرین کو تقسیم کرین پہر یہہ جماعت متفرق ہوون اور

ہون اور اپنی اپنی مقام پر جاوین پس ایسی محفل کہ جسمین اجتماع مومنین اور قرات
قران و رحمۃ للعالمین اور ذکر احادیث صحیحہ و اشتغال درود ہوا اور اطعام علما
و صلحا غربا و اغنیا اہل اسلام کا ہوا اور منہیات شرعیہ مثل تغنی بالات محرمہ و
تکلفات نامشروعہ وغیرہا سی خالی ہوا اور مقصود ان سب سی ذکر فضائل و معجزات
اور ادای شکر نعمت وجود با جود انسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو تو ایسی
محفل رحمت منزل موجب مزید برکات اور سبب کمال حسنات کی ہی چنانچہ
اسی نظر سی سلف صالحین علما و فضلا شرق سی غرب جنوب سی شمال تک
کی قبول کر کی اسکو مستحسنات شرعیہ و مستحبات دینیہ سی جانکر چہہ سو برس سی مزاولت
اسکی رکھتی ہین پس اگر تہوڑی منکرین ہون تو وہ پایہ اعتبار سی ساقط ہین
اور پہلی اس عمل خیر کو نکالا ہی علامہ دہر فرید عصر شیخ الوقت عمر بن محمد
نی شہر موصل مین اور اونکی اطاعت کی پادشاہ ہو نسی شاہ اربل بادشاہ مظفر ابو سعید
کوکبری بن زین الدین علی بن بکتگین نی کہ ایک بادشاہون بزرگ اور
بڑی سخیون سی تہا اور کہا حافظ عماد الدین بن کثیر نی اپنی تاریخ مین کہ
کرتا تہا مولد شریف ربیع الاول مین اور محفل کرنا بڑی واسطی تصنیف کی
شیخ ابو الخطاب بن دحیہ نی واسطی اسکی ایک کتاب مولد مین نام رکہا

اوسکا تنویر فی مولد البشیر النذیر اور صلہ دیا اوسکا ہزار دینا پس عوام لوگ کہ مجلس میلاد خیر العباد
کی باب مین کلام کرتی ہین بعضی اصل جواز یا تعیین کی منکر بعضی منع قیام کرتی ہین
وہ لوگ بسبب نافہمی اقسام بدعت اور معنی حدیث کل بدعة ضلالة کی اوٹ مین
پڑی ہین فی القاموس بدع بالکسر معنی نئی ایجاد کہ پہلی نہوئی ہو اور بدع بکسر اول
وفتح دوم جمع اوسکی ہی جیسا کہ قول اللہ تعالی کا ہی قل ما کنت بدعا من الرسل
اور قول اللہ تعالی کا ہی بدیع السموات والارض ای موجدہما علی غیر مثال سابق اور
بدعت شرع مین دو قسم ہین ایک بدعت ہدی اور یہہ وہ ہی کہ موافق اصول
شریعت اور مطابق قواعد سنت کی ہو اور اوسکو بدعت حسنہ بہی کہتی ہین اور
فاعل اوسکا ثواب پاتا ہی جیسا کہ بنا کرنا سرای اور کونوان اور نیکیان جو نہ قرار پائی تہین
صدر اول مین اور اوسمین معاونت ہو اوپر نیکی اور خیر کی دوسری بدعت ضلالت
اور یہہ وہ ہی کہ مخالف کتاب یا سنت یا اجماع یا اثر کی ہو اور اوسکو سیئہ بہی کہتے
ہین اور فاعل اوسکا گنہگار ہوتا ہی جیسا کہ شادی مین کنگنا باندہنا اور برائیان جو خلاف
اصول شریعت کی ہون وہکذا روی البیہقی عن الشافعی فی کتاب مناقبہ قال
المحدثات من الامور ضربان ما احدث مما یخالف کتابا او سنة او اثرا او اجماعا فهذه
البدعة الضلالة وما احدث من الخير لا خلاف فيه لواحد من المذكور فهذه محدثة

غیر مذموم کہا شافعی نی نئی ایجاد کی دو قسمین ہین ایک وہ کہ نکالی جاوے خلاف کتاب سنت
یا اثر اجماع کی پس یہی بدعت ضلالت ہی اور دوسری وہ چیز کہ نکالی جاوی
نیکی سی کہ نہین خلاف اسمین ساتھ ایک کے انمین سے پس وہی چیز غیر مذموم ہی اور
علما نی بدعت کی پانچ قسم کی ہین ایک بدعت واجبہ مثلاً سیکھنا علم صرف و نحو کا
واسطی سمجھنی قران شریف اور کلام خیر الانام کی ہی دوسری محرمہ جیساکہ مذہب جبریہ
و قدریہ وغیرہ کا ہی تیسری مندوبہ جیساکہ بنا کرنا مدرسون وغیرہ کا ہی چوتھی
مکروہ جیساکہ نقش و نگار کرنا مساجد اور مصاحف پر نزدیک شافعیہ کی لیکن
نزدیک حنفیہ کی مباح ہی پانچوین مباحہ جیساکہ مصافحہ کرنا بعد نماز صبح اور نماز
عصر کی نزدیک شافعیہ کی لیکن نزدیک حنفیہ کی مکروہ ہی پس معلوم ہوا کہ
بدعت منحصر سیئہ مین نہین ہی کیونکہ وجوب اور ندب بھی اقسام بدعت سی ہی
اور بھی ثابت ہوا کہ احداث امر دینی کا بعد قرون ثلاثہ کے کہ وہ مخالف کتاب
یا سنت یا اجماع کی نہو مستلزم سیئہ ہونیکا نہین ہی اسلئی کہ تدوین
کتب علوم و تعلیم و تعلم علم صرف و نحو وغیرہ اور اعراب قرآن بلکہ جملہ مستحسنات
متاخرین بدعات حسنہ مین داخل ہین اور ثابت ہی جو امر کہ زمان
صحابہ رضی اللہ عنہم کی پیدا ہوا ہی اوسپر بھی اطلاق بدعت کا آیا ہی چنانچہ

ارشاد کرامت بنیاد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا التزام تراویح مین نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ
هٰذِهٖ یعنی اچھی بدعت ہی یہہ گواہ ہی پس ثابت ہوا کہ حدیث كُلُّ بِدْعَةٍ
ضَلَالَةٌ اور مثل اسکی مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا و حدیث مَنِ ابْتَدَعَ
بِدْعَةً ضَلَالَةً وَشَرُّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا عام مخصوص منہ البعض ہی
یعنی مراد اس سی بدعت سیئہ ہی چنانچہ ازہار مین لکھا ہی هٰذَا مَخْصُوْصٌ اَیْ
كُلُّ بِدْعَةٍ سَیِّئَةٍ ضَلَالَةٌ لِقَوْلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ اَجْرُهَا وَاَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا
انتہی اور ایسی ہی مولانا عبد الحق محدث دہلوی نی شرح مشکوۃ باب الاعتصام
بالکتاب والسنہ مین بایںعبارت لکھا ہی بدانکہ ہرچہ پیدا شدہ بعد از پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم بدعت است وانچہ موافق اصول و قواعد سنت است او
و یا قیاس کردہ شدہ است بران آنرا بدعت حسنہ گویند وانچہ مخالف آن باشد
بدعت سیئہ و ضلالت خوانند و کلیت کل بدعۃ ضلالۃ محمول برین است انتہی اور زیادہ تر
دلیل محکم یہہ ہی کہ شیخ ابو الفضل ابن حجر نی فرمایا ہی قَدْ ظَهَرَ لِیْ تَخْرِیْجُهَا عَلٰی
اَصْلٍ ثَابِتٍ وَهُوَ مَا ثَبَتَ فِی الصَّحِیْحَیْنِ مِنْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِیْنَةَ فَوَجَدَ الْیَهُوْدَ یَصُوْمُوْنَ یَوْمَ عَاشُوْرَآءَ

فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا هٰذَا يَوْمٌ أَغْرَقَ اللّٰهُ فِرْعَوْنَ فِيْهِ وَنَجَّا مُوْسٰى
فَنَحْنُ نَصُوْمُهُ شُكْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ أَنَا أَحَقُّ بِمُوْسٰى مِنْكُمْ فَصَامَهُ
وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ یعنی تحقیق ظاہر ہوا واسطی میری نکالنا اوسکا موافق اصل ثابت
کی ہی وہ چیز ہی کہ ثابت ہوی ہی صحیحین مین اسبات سی کہ تحقیق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لای مدینہ مین پس پایا یہود کو روزہ کہتی تہی دن عاشورا کے
پس پوچہا اونسی پس کہا یہود نی اس دن مین غرق کیا اللہ نی فرعون کو اور نجات دی
موسی کو پس ہم روزہ کہتی ہین وسکا واسطی شکر اللہ تعالی کی پس فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نی مین احق ہون ساتہہ موسی کی تمسی پہر روزہ کہا اوسدن
اور حکم کیا اوسدن کی روزہ کا اس حدیث سی ہی جواز تعیین روزا و خوشی
اوسدن کی مستنبط ہوتی ہی اور بالاتر دلیل یہہ ہی کہ علامہ سیوطی نی فرمایا ہے
قَدْ ظَهَرَ لِيْ تَخْرِيْجُهُ عَلٰى أَصْلٍ آخَرَ وَهُوَ مَا رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ عَنْ أَنَسٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنْ نَفْسِهِ بَعْدَ النُّبُوَّةِ مَعَ أَنَّ
جَدَّهُ عَبْدَ الْمُطَّلِبِ عَقَّ عَنْهُ فِيْ سَابِعِ وِلَادَتِهِ وَالْعَقِيْقَةُ لَا تُعَادُ
مَرَّةً ثَانِيَةً فَيُحْمَلُ ذٰلِكَ عَلٰى أَنَّ هٰذَا فِعْلُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ إِظْهَارًا لِلشُّكْرِ عَلٰى إِيْجَادِ اللّٰهِ تَعَالٰى إِيَّاهُ رَحْمَةً

لِلْعَالَمِیْنَ نَیَسْتَحِبُّ لَنَا اَیْضًا اِظْهَارُ الشُّکْرِ بِمَوْلِدِهٖ بِالْاِجْتِمَاعِ وَاِطْعَامِ الطَّعَامِ وَنَحْوِ ذٰلِکَ اِنْتَهٰی۔ تحقیق ظاہر ہوا واسطی میری نکالنا اوسکا اور اصل دوسری کی سوا اوسکی کہ ذکر کیا اوسکو حافظ ابن حجر نی وہی وہ چیز ہی کہ روایت کیا اوسکو بیہقی نی انس رضی اللہ عنہ سے کہ بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی عقیقہ کیا اپنا بعد نبوت کی باوجودیکہ بتحقیق وارد ہوچکا ہی کہ آپکی دادا عبد المطلب نے عقیقہ کیا ساتوین دن پیدائش کی حال انکہ عقیقہ دو بار نہین کیا جاتا ہی پس محمول ہوگا یہہ استحباب پر کہ یہہ کرنا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطی شکر ایجاد انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیواسطی رحمت تمام عالم کی ہی اور واسطی مشرف کرنے امت اپنی کی ہی جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اوپر درود پڑہتی اسی واسطی پس مستحب ہی ہمکو بہی ظاہر کرنا شکر واسطی پیدائش انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور کہانا کہلانا اور ایسی باتین اچہی طریقون اور خوشیونسی اور ظاہر تر حجت یہہ ہی کہ اکثر علمای مذاہب اربعہ خاصتہ فضلای حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا و تعظیما جو متبع سنت کی ہین پیروی خلفای اربعہ کی ہین الی یومنا ہذا اسکی استحباب پر فتوی دیتی آئی ہین بلکہ بعضی عاشقین محبوب رب العالمین تاکید کرتی آئی ہین پس بمنطوق صدق وثوق مَارَاٰهُ الْمُسْلِمُوْنَ حَسَنًا فَهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ حَسَنٌ کی

کی اس محفل محترم کو نیک جاننا مستحسن ہی اور متابعت عمل علماء کرام عین مطابقت فعل حضرات صحابہ عظام علیہم التحیۃ والسلام کی ہی جیسا کہ مولانا عبد الحق محدث دہلوی نی ترجمہ مشکوۃ مین تحت حدیث عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ کی ارشاد فرماتی ہین کہ مراد بخلفای راشدین خلفای اربعہ راشدین اند وہر کہ بر سیرت ایشان رود موافق سنت عمل کند حکم ایشان دارد انتہی حاصل اصل محفل رحمت منزل بلکہ تعیین ماہ مفضل ربیع الاول و تخصیص روز ولادت باسعادت آنحضرت کی حدیث شریف سی مستنبط ہوتی ہی نہ بطریق وجوب کی سمجھی جاتی ہی پس اسکو موجب مزید حسنات و برکات کا سمجھنا اور افضل واکمل ذریعہ حصول ثواب کی جاننا مستحسنات دینیہ سی ہی بلکہ اجازت استحباب کی اسکی کلام مجید سی مستنبط ہوتی ہی چنانچہ صاحب مدارک تحت آیہ کریمہ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ کی ارشاد فرماتی ہین ای حدث بالنبوۃ التی آتاک اللہ وہی اجل النعم والصحیح انہا تعم جمیع نعم اللہ علیہ ویدخل تحتہ تعلیم القرآن والشرائع انتہی یعنی بیان کرو نبوت کو جو دی ہی تمہین اللہ تعالی نی اور وہی نبوت بہتر نعمتوں کی ہی اور صحیح یہہ ہی کہ شامل ہی سب نعمتونکو جو دی ہی اللہ تعالی نی آپکو اور داخل ہی نیچی اوسکی تعلیم قرآن و شرائع اور خاتم المفسرین والمحدثین جناب مولانا شاہ عبد العزیز

قدس الله سره العزیز تحت آیهٔ کریمه ہدایت ضمیمہ کی بیان فرماتی ہین یعنی نعمتہائی پروردگار
خود سخن گو و بیان کن زیرا که نعمتهای فراوان داده است شکر این نعمت انست که
دیگران را هم باین نعمتها دلالت کنی و بهره بخشی و درین لفظ واما بنعمة ربک فحدث دلیل است
که نعمتهای خدا را که بر خود و بر لواحق خود باشند بیان کردن از مستحبات است از عبد الله
بن عمر رضی الله عنه منقول است که ایشان احوال شب بیداری خود و آنکه امشب اینقدر
نماز گذاردم و اینقدر قرآن خواندم هر صباح بردم میگفتند بعضی نادان اعتراض کردند
که این اظهار از قبیل ریاست و ایشان گفتند که خدا تعالی میفرماید واما بنعمة ربک
فحدث و نزد من هیچ نعمت بزرگتر ازین نعمت نیست که مرا توفیق طاعت داده اند پس
چرا این نعمت را بیان نکنم و از شکر آن محروم مانم انتهی بعبارته الشریفه ظاہر ہی
که مولد شریف مین سوا ان امور یعنی بیان نبوت و معجزات و ادای شکر نعمت
وجود باجود و دیگر فضائل و خصائل آن سرور عالم صلی الله علیه وسلم کی اور کیا ہوتا ہے
محبان رسول مقبول جبکه بیان نعمت نبوت و منقبت آنحضرت کی باعث میلان و
شکر منعم حقیقی کی ہوتا ہی تو بیان مولد شریف بشرطیکه بدعات سی خالی ہو کیا
قباحت ہی چنانچه صاحب تفسیر حسینی تحت آیه شریفه کی لکها ہی که تحدیث النعم
شکر منعم است صاحب فتوحات قدس سره فرموده است که نعمت چنین نیست محبوب بالذات ا

بالذات ومنعم را غالب مشکور می باشد پس حق سبحانه وتعالی حبیب خود را او مودہ کرد کہ
نعمت من سخن گوی کہ خلق محتاجند ومحتاج چون ذکر منعم شنود بدو میل کند و او را
دوست دارد پس بجہت تحدث بنعمت من خلق را دوست من میگرداند و من
ایشان را دوست میدارم انتہی پھر جو ایسی خیر العمل کو بدعت سیئہ کہی اور
حدیث کل بدعۃ ضلالۃ کی اوٹ مین ہی مستحب سول نہین قران و حدیث سی خبر نہین
بلکہ اس زمانہ پر آشوب مین کہ اکثر لوگ بسبب ضعف ایمان و اغوای شیطان کی
ہر کوچہ و بازار مین بہانگ بلند ابطال نبوت و معجزات آنسرور کائنات کی
در پی ہین خارستان ضلالت مین پڑی ہین امور خیر مین کہو کہو کر شرک الٹی ہین
اگر بالای منبر ہا و منارہا با نام خدا نام انسرور انبیا کا یاد کرین او منقبت و
مفاخرت پیغمبر خدا کی اور مدافعت و منافقت منکران کہ گہر گہر کی بیان کرین تو
عین مستحب ہی جیسا کہ تفسیر فتح العزیز مین تحت آیہ کریمہ اِنَّ
شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ کی مذکور ہی درین آیہ اشارہ بانست کہ امت
تو بالای منبر ہا و منارہا با نام خدا نام ترا یاد کنند و پنج وقت نماز و دیگر
اوقات بر تو درود فرستند و برای محبت تو جان باز بہا نمایند و ہزاران
عاشق نام ترا شعار کردہ ہر سال بزیارت قبر تو شتابند پس ذکر خیر تو باین

مرتبہ جاری باشد و دشمنان ترا ہیچ کس نام نبرد و ذکر نکند الا مقرون بلعنت و نفرین پس در حقیقت ابتر و دم بریدہ دشمن تست شعر آثار اقتدار تو تا حشر متصل خصم سیاہ روی تو بیحاصل و خجل ۞ اور بہی سورہ نون مین تحت آیہ سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ کی تفسیر عزیزی مین لکہا ہی علما گفتہ اند کہ ولید بر آنحضرت بیک طعن زبان کشادہ بود و حرف مجنون برزبان راندہ حق تعالی او را بدہ طعن یاد فرمودہ ازینجا معلوم شد کہ چون او تعالی در مقام عدل موذیان رسول علیہ السلام را یک را دہ گرفتہ جزا داد کسانیکہ در محبت رسول و خدمت او مصروف ماندہ اند البتہ یک را بدہ گرفتہ انعام خواہد فرمود و لہذا در حدیث شریف وارد ہست کہ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا یعنی ہرکہ برمن یکبار درود فرستد حق تعالی او را بدہ بار رحمت میکند انتہی عاشقان رسول مقبول جب یون خدا و خدا کا رسول فرماوی اور سواد اعظم محدثین و علمای فحول کا ہووی لازم ہی کہ تحدیث نبوت باکرامت و ذکر ولادت باسعادت کہ جس سی بیان مولد شریف ہی بشرطیکہ منہیات سی پاک و صاف رہی پڑہتی و سنتی رہو اور بحکم صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا کی درود و سلام علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام کی بہیجتی رہو

اَللّٰھُمَّ وَفِّقْنِیْ بِمَحَبَّۃِ نَبِیِّکَ الْکَرِیْمِ وَصَلِّ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ بِفَضْلِکَ الْعَمِیْمِ

بسم اللہ

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْتَدِءُ الْاِمْلَاءَ بِاسْمِ الذَّاتِ الْعَلِيَّةِ مُسْتَدِرًّا فَيْضَ الْبَرَكَاتِ
عَلٰى مَا اَنَالَهُ وَاَوْلَاهُ وَاُثْنِيْ بِحَمْدٍ مَوَارِدُهُ سَائِغَةٌ هَنِيَّةٌ
مُمْتَطِيًا مِنَ الشُّكْرِ الْجَمِيْلِ مَطَايَاهُ وَاُصَلِّيْ وَاُسَلِّمُ
عَلَى النُّوْرِ الْمَوْصُوْفِ بِالتَّقَدُّمِ وَالْاَوَّلِيَّةِ الْمُنْتَقِلِ فِي
الْغُرَرِ الْكَرِيْمَةِ وَالْجِبَاهِ وَاَسْتَمْنِحُ اللهَ تَعَالٰى
رِضْوَانًا يَخُصُّ الْعِتْرَةَ الطَّاهِرَةَ النَّبَوِيَّةَ وَيَعُمُّ
الصَّحَابَةَ وَالْاَتْبَاعَ وَمَنْ وَالَاهُ وَاَسْتَهْدِيْهِ هِدَايَةً لِسُلُوْكِ
السُّبُلِ الْوَاضِحَةِ الْجَلِيَّةِ وَحِفْظًا مِنَ الْغَوَايَةِ فِيْ خُطَطِ
الْخَطَاءِ وَخُطَاهُ وَاَنْشُرُ مِنْ قِصَّةِ الْمَوْلِدِ الشَّرِيْفِ النَّبَوِيِّ
بُرُوْدًا حِسَانًا عَبْقَرِيَّةً نَاظِمًا مِنَ النَّسَبِ الشَّرِيْفِ
عِقْدًا تُحَلَّى الْمَسَامِعُ بِحُلَاهُ وَاَسْتَعِيْنُ بِحَوْلِ اللهِ وَ
قُوَّتِهِ الْقَوِيَّةِ فَاِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ ؕ

شروع اللہ کی نام سی جو بڑا مہربان نہایت رحم والا شروع کرتا ہون مین لکہنا
ساتہہ نام بزرگ کی اوس حال مین کہ چاہتا ہون مین و تمنا فیض برکتونکا

اون نعمتون پر جو اوسنی عطا کین اور عنایت فرمائین اور ثنا کرتا ہون ساتھ کہ
کہ ستقان ہو اوتمہ ان اونکی کی بہتر اور خوشگوار ہین اوس حال مین کہ کرتا ہون شکر
جمیل سی سواری اوسی حمد کے اور درود وسلام بھیجتا ہون اوس نبی پر جسکی
تعریف لکہی ساتھ پیشوائیکی اور پہلی ہونیکی آنی والی مین درجہ بدرجہ بزرگ
پیشانیون مین اور بخشش چاہتا ہون اللہ تعالی سے ایسی خدا اللہ کی جو خاص
اہلبیت پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ثنا [illegible] انکی اچھی یارون او
پیرونکو اور ہر شخص کو جسی اونکی ساتھ محبت ہو اور مانگتا ہون توفیق ہدایت کی
واسطی چلنی کہلی راہون ظاہر کی اور مانگتا ہون محافظت بہکنی سی خطائی
نقاہون اور رقم مومنین اور پہیلاتا ہون ذکر ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اچھی
چادرین عمدہ اوس حالمین کہ پرونی والا ہون نسب شریف سی لڑی موتیونکی
جسکی زینت سی کان آرائش پائین اور مدد چاہتا ہون ساتھ پہیرنی اللہ تعالی کی
اور قوت زبردست اوسکی سی پس نہین ہوسکتا ہی باز رہنا برائی سی
اور نہ طاقت ہی نیک کام کرنیکی مگر ساتھ اللہ برتر کے

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْم   بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِنْ صَلٰوةٍ وَتَسْلِيْم

الٰہی قبر احمد کو سراسر   کر اپنی عطر رحمت سی معطر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

اے اللہ رحمت کاملہ اور سلامتی بھیج اور زیادہ کر برکت پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

فَاَقُوْلُ هُوَ مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَ

اسْمُهٗ شَيْبَةُ الْحَمْدِ ابْنِ هَاشِمٍ وَاسْمُهٗ عَمْرُو ابْنُ

عَبْدِ مَنَافٍ وَاسْمُهُ الْمُغِيْرَةُ ابْنُ قُصَيٍّ وَاسْمُهٗ مُجَمِّعٌ سُمِّيَ

بِقُصَيٍّ لِتَقَاصِيْهِ فِيْ بِلَادِ قُضَاعَةَ الْقَصِيَّةِ اِلٰى اَنْ اَعَادَهُ اللّٰهُ

تَعَالٰى اِلَى الْحَرَمِ الْمُحْتَرَمِ فَحَمَا حِمَاهُ ابْنُ كِلَابٍ وَاسْمُهٗ حَكِيْمُ

ابْنُ مُرَّةَ ابْنِ كَعْبِ ابْنِ لُؤَىِّ ابْنِ غَالِبِ ابْنِ فِهْرٍ وَاسْمُهٗ

قُرَيْشٌ وَاِلَيْهِ تُنْسَبُ الْبُطُوْنُ الْقُرَيْشِيَّةُ وَمَا فَوْقَهٗ كِنَانِيَّةٌ

كَمَا جَنَحَ اِلَيْهِ الْكَثِيْرُ وَارْتَضَاهُ ابْنُ مَالِكِ ابْنِ النَّضْرِ ابْنِ كِنَانَةَ

ابْنِ خُزَيْمَةَ ابْنِ مُدْرِكَةَ ابْنِ اِلْيَاسَ وَهُوَ اَوَّلُ مَنْ اَهْدَى

الْبُدْنَ اِلَى الرِّحَابِ الْحَرَمِيَّةِ وَسُمِعَ فِيْ صُلْبِهِ النَّبِيُّ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ اللّٰهَ تَعَالٰى وَلَبَّاهُ ابْنُ مُضَرَ ابْنِ

نِزَارِ ابْنِ مَعَدِّ ابْنِ عَدْنَانَ وَهٰذَا سِلْكٌ نُظِمَتْ فَرَائِدُهٗ

بَنَانُ السُّنَّةِ السَّنِيَّةِ وَرَفْعُهٗ اِلَى الْخَلِيْلِ اِبْرَاهِيْمَ اَمْسَكَ عَنْهُ

الشَّارِعُ وَآبَاءُهُ وَعَدْنَانُ بِلَا رَيْبٍ عِنْدَ ذَوِي الْعُلُومِ النَّسَبِيَّةِ
إِلَى الذَّبِيحِ إِسْمٰعِيلَ نِسْبَتُهُ وَمُنْتَمَاهُ فَأَعْظِمْ بِهِ مِنْ عِقْدٍ تَأَلَّقَتْ
كَوَاكِبُهُ الدُّرِّيَّةُ وَكَيْفَ لَا وَالسَّيِّدُ الْأَكْرَمُ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسِطَتُهُ الْمُنْتَقَاةُ رباعی
نَسَبٌ تَحْسَبُ الْعُلَا بِحُلَاهُ قَلَّدَتْهَا نُجُومُهَا الْجَوْزَاءُ ۵۵
حَبَّذَا عِقْدُ سُؤْدَدٍ وَفَخَارٍ أَنْتَ فِيهِ الْيَتِيمَةُ الْعَصْمَاءُ
وَأَكْرِمْ بِهِ مِنْ نَسَبٍ طَهَّرَهُ اللّٰهُ مِنْ سِفَاحِ الْجَاهِلِيَّةِ أَوْرَدَ
الزَّيْنُ الْعِرَاقِيُّ وَارِدَهُ فِي مَوْرِدِهِ الْهَنِيِّ وَرَوَاهُ حَفِظَ الْإِلٰهُ
كَرَامَةً لِمُحَمَّدٍ آبَاءَهُ الْأَمْجَادَ صَوْنًا لِاسْمِهِ تَرَكُوا
السِّفَاحَ فَلَمْ يُصِبْهُمْ عَارُهُ مِنْ آدَمَ وَإِلَى أَبِيهِ وَأُمِّهِ سَرَاةً
سَرَى نُورُ النُّبُوَّةِ فِي أَسَارِيرِ غُرَرِهِمُ الْبَهِيَّةِ وَبَدَا
بَدْرُهُ فِي جَبِينِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَابْنِهِ عَبْدِ اللّٰهِ

پس کہتا ہون مین کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹے ہین عبد اللہ کی اور وہ بیٹے
عبد المطلب کی اور نام اونکا شیبۃ الحمد ہی اور وہ بیٹے ہین ہاشم کی
اور نام اونکا عمرو ہی وہ بیٹے عبد مناف کی اور نام اونکا مغیرہ ہی وہ

وہ بیٹی ہین قصی کی اور نام اونکا مجمع ہی قصی اسواسطی نام رکہا کہ وہ دور ملکون
مین بنی قضاعہ کی گئی تہی اللہ تعالی پہیر لایا اونکو طرف حرم مکی شریف کی
اور نگہبانی کی اونہون نی اوس جگہہ کی وہ بیٹی ہین کلاب کی اور نام اونکا
حکیم ہی وہ بیٹی ہین مرہ کی وہ بیٹی کعب کی وہ بیٹی لوی کی وہ بیٹی غالب کے
وہ بیٹی فہر کی اور لقب اونکا قریش ہی اور اونہین کی طرف نسبت قبائل
قریش کی کرتی ہین اور جو اونکی اوپر پشتین گذری ہین اونکا لقب کنانی
جیسا کہ رجوع کی اسیطرف اکثر نی اور پسند کیا فہر بیٹی مالک کی وہ بیٹی
نضر کی وہ بیٹی کنانہ کی وہ بیٹی خزیمہ کی وہ بیٹی مدرکہ کی وہ بیٹی الیاس کے
وہی الیاس جنہون نی سبکی پہلی قربانی بہیجی حرم شریف مین اور سنی
اونہون نی اپنی پشت سی آواز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ذکر کیا اللہ تعالی
کا اور لبیک فرمایا الیاس بیٹی مضر کی وہ بیٹی نزار کی وہ بیٹی معد کی وہ
بیٹی عدنان کی اور وہ یہہ لڑی ہی گوندہا جسکی یکتا یونکو حدیث شریف
کی اونگلیون نی اور پہنچا نسب شریف کا حضرت ابراہیم خلیل اللہ تک چہپ
ہوا اوس سی شارع اور باز رہا اور عدنان بیشک جاننی والون کی
نزدیک طرف حضرت اسمعیل ذبیح اللہ کی نسبت اونکی پہنچتی ہے

پس کیا بزرگ لڑی ہی کہ چمک رہی ہین ستاری روشن اوسکی اور کیونکر
ایسا نہو کہ سردار بزرگ صلی اللہ علیہ وسلم اوس ہار مین بیچ کی بڑی موتی ہین جنسی ہوی
ضیا پر نسب کی ہی ایسا گمان کہ جو زانی پہنا ستارونکا ہار
بزرگی مین کیا خوب ہی یہ لڑی کہ جسمین گندہا وہ دُرِ آب دار
اور کیا بزرگ نسب شریف ہی کہ پاک کیا اوسکو اللہ تعالی نی جاہلیت کی زنا سی
لایا ہی زین الدین عراقی اپنی مورد فکر کو اوسکی مقام خوشگوار مین اور یون روایت
کی کہ محفوظ رکہا اللہ تعالی نے واسطے بزرگی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اونکی بزرگ
باپ دادونکو اونکی نام کی حفاظت کیواسطی کہ بچ رہی وہ زناسی پس نہ پہنچی اونکو عار زنا کے
آدم سی لیکر اپکی ماباپ تک سردار ہین کہ جلوہ گر ہوا نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
اونکی پیشانیو مین اور ظاہر ہوا نور محمدی مانند چودہوین راتکی چاند کی پیشانی بیچ
عبد المطلب اور اونکی بیٹی عبد اللہ کے

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلٰوةٍ وَّتَسْلِيْمٍ
الٰہی قبر احمد کو سراسر کر اپنی عطر رحمت سی معطر
اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ
ای اللہ رحمت کاملہ اور سلامتی بہیج اور زیادہ کر برکت اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

ذکر

وَلَمَّا اَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِبْرَازَ حَقِيْقَتِهِ الْمُحَمَّدِيَّةِ وَاِظْهَارَهُ جِسْمًا
وَرُوْحًا بِصُوْرَتِهِ وَمَعْنَاهُ نَقَلَهُ اِلٰى مَقَرِّهِ مِنْ صَدَفَةِ اٰمِنَةَ الزُّهْرِيَّةِ

اور جب ارادہ کیا اللہ تعالی نی اعلان حقیقت محمدیہ اور اظہار ذات بابرکات
ساتھہ کمالات ظاہری و باطنی کی اپنی نور سی اوتارا اوس نور کو صدف رحم
آمنہ زہریہ مین فائدہ روضۃ الاحباب اور مدارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ تحویل نطفہ
زکیہ محمدیہ کی پشت عبد اللہ سی رحم آمنہ مین شب جمعہ کو ہوی اس سبب سی امام احمد حنبل
جمعی کی راتکو بہتر شب قدر سی کہتی ہین کہ خیر و برکت جو اس راتمین اہل عالم پر فائض اور
نازل ہوی تا روز قیامت فایض اور نازل ہوگی او ایسی سبب سے میلاد حضرت کی فضل شب قدر سی ہوی

وَخَصَّهَا الْقَرِيْبُ الْمُجِيْبُ بِاَنْ تَكُوْنَ اُمًّا لِلْمُصْطَفَاهُ وَنُوْدِيَ فِي
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بِحَمْلِهَا لِلْاَنْوَارِ الذَّاتِيَّةِ وَصَبَا كُلُّ صَبٍّ
لِهُبُوْبِ نَسِيْمِ صَبَاهُ وَكُسِيَتِ الْاَرْضُ بَعْدَ طُوْلِ جَدْبِهَا مِنَ
النَّبَاتِ حُلَلًا سُنْدُسِيَّةً وَاَيْنَعَتِ الثِّمَارُ وَاَدْنَى الشَّجَرُ لِلْجَانِي
جَنَاهُ وَنَطَقَتْ بِحَمْلِهِ كُلُّ دَابَّةٍ لِقُرَيْشٍ بِفِصَاحِ الْاَلْسُنِ
الْعَرَبِيَّةِ وَخَرَّتِ الْاَسِرَّةُ وَالْاَصْنَامُ عَلَى الْوُجُوْهِ وَالْاَفْوَاهِ

اور خاص کیا اونہین قریب مجیب نی ساتھہ شرف مادری مصطفی کی اور منادی

ہوی جمیع طبقات سموات اور بقاع زمین مین کہ آمنہ حاملہ ہوئین نور محمدی سی اور ا
خواہش کی ہر عاشق نی واسطی چلنی نسیم اوسکی کی اور پہنایگی زمین بعد دراز ی
قحط کی اور خشکی کی گہاس سی لباس سبز ریشمی اور پک گئی پہل اور نزدیک کر دیا
درختون نی واسطی میوہ توڑنی والونکی اپنی پہل اور بول اوٹہا واسطی حمل پیغمبر کی چار پایہ
قریش کا ساتہہ زبان عربی فصیح کی اور تخت پادشاہون اور تمام بت روی زمین
کی سرنگون ہوی اور منہ کی بہل گر پڑی حکایت لکہا ہی کہ شب ولادت آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کی قریش اپنی بتونکی پاس گئی تونکو منہ کی بہل گرا دیکہا قریش نی اوٹہا کر سیدہا کیا لیکن
وہ پہر گر پڑی ہے تب سبہون نی سمجہا کہ یہہ کسی سبب سے گری ہین اور مخاطب ہو کر ابیات غیبی جو اسکی بیت سے نکلی ہیں ہر

تَرَدَّى لِلْمَوْلُودِ اَنَارَتْ بِنُورِهِ جَمِيعُ فِجَاجِ الْاَرْضِ وَالشَّرْقِ وَالْغَرْبِ

فائدہ بتونکا سرنگون ہونا اشارہ ایسا کی طرف ہی کہ سبب اس مولود مسعود کی بت پرستی موقوف ہوجاویگی

وَتَبَاشَرَتْ وُحُوشُ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ وَدَوَابُّهَا الْبَحْرِيَّةُ
وَحَلَسَتِ الْعَوَالِمُ مِنَ السُّرُورِ كَاسَ حُمَيَّاهُ وَبَشَّرَتِ الْجِنُّ
بِاِظْلَالِ زَمَنِهِ وَانْتَهَكَتِ الْكَهَانَةُ وَرَهِبَتِ الرُّهْبَانِيَّةُ

اور خوشخبری سنائی وحوش طیور مشرق و مغرب اور اہل دریا ایک دوسری کو اور
پیا تمام عالم انس و ملک نی پیالہ سرور کا اور بشارت دی جنون نی آنکی پیدا ہونیکی اور

اور کاٹ ڈالی گئی کہانت اور ڈری رہبانی **فائدہ** تفسیر فتح العزیز مین لکھا ہی کہ
ابو نعیم نی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سی روایت کی ہی کہ ہم ایکبار حد و د شام مین تھے
وہان ایک عورت کاہنہ تھی کہ اس فن مین بہت مشہور تھی ہم اوسکی ملاقات کو گئی
اور اوس سی اپنی سفر کا حال پوچھا اوسنی کہا کہ اب مجھی کچہ نہین معلوم ہوتا اور جسین جن سی
مجھی رابطہ تھا اور اوس سی پوچہ کر تمہین جواب سوال دیتی تھی ایکدن اوسنی
میری دروازی پر کہڑی ہو کر کہا کہ اب رخصت ہوتا ہون مینی کہا کہ کیون کہا
کہ احمد صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوی ہین اور ایسی بات پیش ہوئی کہ اسکی طاقت نہین

وَلَهُمْ بِخَبَرِهِ كُلُّ حَبْرٍ خَبِيْرٍ وَفِيْ حُلِّ حُسْنِهِ تَاهَ وَأُتِيَتْ أُمُّهُ فِي
الْمَنَامِ فَقِيلَ لَهَا إِنَّكِ حَمَلْتِ بِسَيِّدِ الْعَالَمِينَ وَخَيْرِ الْبَرِيَّةِ
فَسَمِّيْهِ إِذَا وَضَعْتِيْهِ مُحَمَّدًا سَتُحْمَدُ عُقْبَاهُ

اور تمام علماءی کرام اور فضلای عظام نی آپکی خبر فرحت اثر سنکر فریفتہ و شیفتہ ہوی
اور حضرت آمنہ نی خواب مین دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہی کہ تو حاملہ ہوئی ہی
اوس سے کہ جو سردار ہی ساری عالم کا اور بہتر ہی اسلئی کہ وہ محمود ہی پیدا ہو تو نام اوسکا محمد رکھیو جب پیدا ہوی اون سے

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ ‍ ‍ بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِنْ صَلٰوةٍ وَتَسْلِيْمٍ

الٰہی قبر احمد کو سراسر ‍ ‍ کرا ہی عطر رحمت سی معطر

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

اے اللہ رحمت کاملہ اور سلامتی بھیج اور زیادہ کر برکت اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

وَلَمَّا تَمَّ مِنْ حَمْلِهِ شَهْرَانِ عَلٰى أَشْهَرِ الْأَقْوَالِ الْمَرْوِيَّةِ تُوُفِّيَ بِا
الْمَدِيْنَةِ الشَّرِيْفَةِ أَبُوْهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَكَانَ قَدِ اجْتَازَ بِأَخْوَالِهِ بَنِيْ
عَدِيٍّ مِنَ الطَّائِفَةِ النَّجَّارِيَّةِ وَمَكَثَ فِيْهِمْ شَهْرًا سَقِيْمًا يُعَانُوْنَ
سُقْمَهُ وَشَكْوَاهُ وَلَمَّا تَمَّ مِنْ حَمْلِهِ تِسْعَةُ أَشْهُرٍ قَمَرِيَّةٍ وَآنَ
لِلزَّمَانِ أَنْ يَنْجَلِيَ عَنْهُ صَدَاهُ حَضَرَ أُمَّهُ لَيْلَةَ مَوْلِدِهِ آسِيَةُ
وَمَرْيَمُ فِيْ نِسْوَةٍ مِنَ الْحَظِيْرَةِ الْقُدْسِيَّةِ فَأَخَذَهَا الْمَخَاضُ
فَوَلَدَتْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نُوْرًا يَتَلَأْلَأُ سَنَاهُ ۵

وَمُحَيًّا كَالشَّمْسِ مِنْكَ مُضِيْءٌ ... أَسْفَرَتْ عَنْهُ لَيْلَةٌ غَرَّاءُ
لَيْلَةُ الْمَوْلِدِ الَّذِيْ كَانَ لِلدِّيْنِ ... سُرُوْرٌ بِيَوْمِهِ وَازْدِهَاءُ
يَوْمَ نَالَتْ بِوَضْعِهِ ابْنَةُ وَهْبٍ ... مِنْ فَخَارٍ مَا لَمْ تَنَلْهُ النِّسَاءُ
وَأَتَتْ قَوْمَهَا بِأَفْضَلَ مِمَّا ... حَمَلَتْ قَبْلُ مَرْيَمُ الْعَذْرَاءُ
مَوْلِدٌ كَانَ مِنْهُ فِيْ طَالِعِ الْكُفْرِ ... وَبَالٌ عَلَيْهِمُ وَوَبَاءُ
وَتَوَالَتْ بُشْرَى الْهَوَاتِفِ أَنْ قَدْ ... وُلِدَ الْمُصْطَفٰى وَحَقَّ الْهَنَاءُ

هذا وقد استحسن القیام عند ذکر مولده الشریف
ائمة ذو روایة ورؤیة فطوبی لمن کان
تعظیمه صلی الله علیه وسلم غایة مرامه ومرماه

اور جب دو مہینی حمل سی گذری موافق اقوال مشہورہ کی انتقال فرمایا مدینہ شریفہ مین
آپکی والد ماجد عبداللہ نی اور وہ آئی تہی اپنی ماموون بنی عدی مین فرقہ بنی
النجار سی اور ٹہری اونمین ایک مہینہ بیمار زحمت اوٹہاتی رہی وہی اونکی
بیماری وتکلیف کے اور جب نو مہینی تمام حمل سی گذری اور قریب زمانہ
کہ پاک ہوا اونسی کدورت یعنی بت پرستی حاضر ہوئین حضرت آمنہ کی پاس شب
ولادت آنحضرت کی آسیہ جورو فرعون کی اور مریم بیٹی عمران کی ہمراہی اور
عورتین حوران بہشتی کی اور شروع ہوا آمنہ کو دردزہ پہر پیدا ہوئی ان افضل
الخلقت اور روشن اور منور ہوا تمام عالم آپکی نور سے

اور منہ مثل آفتاب کسی تجہسی روشن — روشن ہوئی اوس سی رات روشن
رات مولد کی جس سی ہوا اسطی دین کی — سرور اوسکی دنمین اور جہدن ماما
ساتہہ جن نی اونکی کی بیٹی وہب نی — وہ فخر کہ نہین پایا اوسکو عورتون نی
اور لائی قوم اپنی مین افضل اوس سی — جسکو حاملہ ہوئی اس سی پہلی مریم ماکرہ

ایسا مولد کہ ہوا اوسکی سبب سی طالع کفر مین وبال اونپر اور وبا
اور متواتر ہوئی بشارت ہاتفونکی کہ تحقیق پیدا ہوئی مصطفی اور ثابت ہوئی
خوشگواری یہہ اور تحقیق اچہا جانا ہی اوٹہہ کہڑے ہونے کو نزدیک
مولد شریف حضرت کی اماموں روایت کرنی والون و عقل والون نی پس خوبی
ہو جیو اوسکی لئی جسکو ہو تعظیم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت مقصود اور نشانہ فائدہ
بعضی علما نی لکہا ہی کہ فضیلت قیام کی کئی طور پر شرع سی ثابت ہی
اول قیام وقت پیش آنی جنازہ مسلمان کی سنت ہی دوسری قیام وقت
آنی مسافر کی سفر سی مسنون ہی تیسری قیام ہنگام پینی آب زمزم کی مستحب ہے
چوتہی قیام وقت شرب بقیہ آب وضو کی مندوب ہی پانچوین قیام وقت
باندہنی عمامہ کی مستحسن ہی چہٹی قیام تعظیمی واسطی مصحف مجید کی مستحب ہے
اور موید اوسکا یہہ ہی کہ بعضی کتب سیر مین لکہا ہی وَمِنْهَا اِسْتِحْبَابُ
الْقِيَامِ لِلْوَارِدِ اِكْرَامًا لَهُ اِذَا كَانَ مِنْ اَهْلِ الْفَضْلِ بِاَيِّ
نَوْعٍ كَانَ وَجَوَازُ سُرُوْرِ الْمَقُوْمِ لَهُ بِذٰلِكَ كَمَا سُرَّ كَعْبٌ بِقِيَامِ
طَلْحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَقَدْ كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْمُ لِفَاطِمَةَ سُرُوْرًا بِهَا وَتَقُوْمُ هِيَ لَهُ كَرَامَةً وَكَذٰلِكَ كُلُّ

فقیام اثمرة الحب فی الله تعالی والتبرک لاخیک بنعمة الله تعالی
والبر لمن یتوجہ برہ والاعمال بالنیات انتہی
اور دلیل اثبات تعظیم کی یہہ ہی کہ تفسیر فتح العزیز مین سورہ نون تحت آیۃ
لولا تسبحون کی لکہاہی کہ تواضع کردن برای خدا تعظیم سہ کس است
اول حافظ قرآن یا دانای معانی آن یا عامل بر وفق آن دوم تعظیم مرد پیر
مسلمان سوم تعظیم مادر و پدر انتہی اور زیادہ تر دلیل اثبات قیام تعظیمی
کی یہہ ہی کہ صحیحین مین بروایت ابو سعید خدری کی ثابت ہی کہ جب سعد بن معاذ
نزدیک رسول مقبول کی حاضر ہوی آپنی فرمایا قوموا الی خیرکم او سیدکم
یعنی کہڑی ہو واسطی تعظیم سردار اپنی کی امام بغوی اور خطابی نی تصریح کی
ہی اس حدیث سی کہ قیام رعایا واسطی تعظیم حاکم عادل کی اور قیام شاگرد
واسطی تعظیم استاد کی مستحب ہی نہ مکروہ مسلمانو جب اصل قیام تعظیم بدلایل
ثابت و متحقق ہوئی پس وجوب تعظیم نبی الکریم کی کہ افضل حافظ قرآن و واقف معانی
و بیان اور اکمل مادر و پدر مسلمان اور بڑی عادل سب حاکمون مین علی طریق علی و اولی
ثابت ہو گی چنانچہ صاحب تفسیر جلالین تحت آیہ کریمہ وتعزروه وتوقروه
کی فرماتی ہین وتعظموه اور علامہ ابن حجر جوہر منتظم مین لکہتی ہین کہ تعظیم نبی الکریم

کی بجمیع انواع تعظیم کہ جس سی کہ ثبوت اسکا ہمارے نبی ہی مستحسن ہی
رہا کلام تعیین قیام ہنگام ذکر ولادت آنحضرت علیہ التحیۃ والسلام کے
پس حقیقت اسکی یہہ ہی کہ جب اصل تعظیم ثابت ہوئی تو قیام جو کہ فردی افراد تعظیم
ہی ہی ثابت ہوگئی تعیین فی الجملہ سی کوئی امر عادی ہی چنانچہ علماء سنی نے تصریح
فرمایا ہی کہ عادت انسان کے ہی قیام کرنا وقت ذکر ولادت باسعادت کی
سو یہہ بدعت مستحبہ ہی اسلئی کہ اسمین اظہار خوشی و تعظیم نبی الکریم کی ہی
اور بعض محدثین راسخین اور اکابر فاضلین خصوصًا علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ
تعظیما و تکریما ہنگام ذکر ولادت باکرامت کے قیام کرتی ہین اور اپنی لوگ
اسکی استحباب پہ فتوی دیتی آئی ہین چنانچہ مولانا عثمان ابن حسن الدمیاطی الشافعی لکھتی ہین

قَدِ اجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ الْمُحَمَّدِیَّةُ مِنْ اَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ عَلٰی
اِسْتِحْسَانِ الْقِیَامِ الْمَذْکُوْرِ وَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْتَمِعُ
اُمَّتِیْ عَلَی الضَّلَالَةِ اور ایسیہی مولانا عبداللہ بن عبدالرحمن السراج نی لکہا ہی
اَمَّا الْقِیَامُ اِذَا جَاءَ ذِکْرُ وِلَادَتِهٖ عِنْدَ قِرَاءَةِ الْمَوْلِدِ الشَّرِیْفِ
فَتَوَارَثَهُ الْاَئِمَّةُ الْاَعْلَامُ وَاَقَرَّ الْاَئِمَّةُ وَالْحُکَّامُ مِنْ غَیْرِ نَکِیْرِ مُنْکَرٍ
وَلَا رَدِّ رَادٍّ وَلِهٰذَا کَانَ مُسْتَحْسَنًا انتہی تفسیر بیضاوی مین تحت آیہ

نہ مالک یوم الدین کی لکہا ہے وقرء الباقون ملک وھو المختار لانّہ قرءۃ اھل الحرمین انتھی مشعان شریعت جنکہ قراءۃ اہل حرمین کے واسطی مذہب مختار کی حجت ہوئی پس فعل ونکا یعنی قیام تعظیمی نزدیک اہل سنت کی بہی حجت ہوگی اب اسکو بدعت وہی کہی جسکو وقت رسول مقبول محبت سی نہین

عطّر اللّٰھم قبرہ الکریم بعرف شذیّ من صلوۃ وّتسلیم

الٰہی قبر احمد کو سراسر کرانپی عطر رحمت سی معطر

اللّٰھم صلّ وسلّم وزد وبارک علیہ

ای اللہ رحمت کاملہ اور سلامتی بہیج اور زیادہ کر برکت اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

وبرز صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم واضعًا یدیہ الشریفۃ علی الارض رافعًا راسہ الی السماء العلیۃ مومیًا بذلک الرفع الی سؤددہ وعلاہ ومشیرًا الی رفعۃ قدرہ علی سائر البریۃ وانّہ الحبیب الّذی حسنت طباعہ وسجایاہ ودعت امّہ عبد المطلب وھو یطوف بھاتیک البنیۃ فاقبل مسرعًا ونظر الیہ وبلغ من السرور مناہ وادخلہ الکعبۃ الغرّاء وقام یدعوا بخلوص

السَّنِيَّةِ وَيَشكُرُ اللّٰهَ تَعَالىٰ عَلىٰ مَا مَنَّ بِهٖ عَلَيهِ وَاَعطَاهُ وَوُلِدَ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ نَظِيفًا مَختُونًا مَقطُوعَ
السُّرَّةِ بِيَدِ القُدرَةِ الاِلٰهِيَّةِ طَيِّبًا دَهِيْنًا مَكحُولَهُ
بِكُحْلِ العِنَايَةِ عَينَاهُ وَقِيلَ خَتَنَهُ جَدُّهُ بَعدَ سَبعِ لَيَالٍ
سَوِيَّةٍ وَاَولَمَ وَاَطعَمَ وَسَمَّاهُ مُحَمَّدًا وَاَكرَمَ مَثوَاهُ

اور جب ظہور ذات آنسرور کائنات کا اس دنیا مین ہوا دست مبارک زمین پہ
رکہہ کر سر شریف آسمانکی طرف اوٹھایا یہہ اشارہ تہا طرف رفعت عظمت
اور علو مرتبت ان افضل الخلقت کی کہ آپ اکمل ترین موجودات
اور افضل ترین مخلوقات ہین اور بیشک وہ ایسی محبوب الٰہی ہین
کہ نیک ہی طبیعت اور خوش ہین سیرتین اونکی اور پکارا آمنہ نی عبد المطلب کو
اوس حال مین کہ وہ خانہ کعبہ مین طواف کرتی تہی پس دوری جلد سی
اور زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہایت خوشی و مسرت ہنچی و انکو
اور اوٹہالی گئی آپکو مکہ معظمہ مین اور کہڑی ہو کر بجا لاوین نیت دعا مانگی
و شکر اللہ تعالی کا بجلدی ظہور ذات با برکات کی بجا لای اور پیدا ہو
آنحضرت پاک صاف ختنہ کیی ہوی ناف کٹی ہوی بدست قدرت الٰہی معطر

معطر روغن مالیدہ دونون آنکھین سُرمہ گین تھین بعنایت ایزدی اور

بعضون نی کہاہی کہ ختنہ کیا آپکا عبد المطلب جد امجد نی آپکی بعد ساتویں دن کی

اور ولیمہ کیا اور طعام اعذار کھلایا اور نام رکھا آپکا محمد اور مکرم کیا انکا

فائدہ انس رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ

پیدا ہوا مین مختون اور نہ دیکہا کسی نی میری ستر عورت کو اور لکہا ہی

حکمت اسمین یہہ تہی کہ کوئی مخلوق سب خدا کی زینت دنیا مین یکتا نہو اور کسیکے نظر آپکی ستر عورت پر نہ پڑے

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْم ۔ بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِنْ صَلٰوةٍ وَّتَسْلِيْم

الٰہی قبر احمد کو سدا اسـ کر اپنی عطر رحمت سی معطر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

اے اللہ رحمت کاملہ اور سلامتی بھیج اور زیادہ کر برکت اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

وَظَهَرَ عِنْدَ وِلَادَتِهٖ خَوَارِقُ غَيْبِيَّةٌ وَّغَرَائِبُ اِرْهَاصًا

لِنُبُوَّتِهٖ وَاِعْلَامًا بِاَنَّهٗ مُخْتَارُ اللّٰهِ وَمُجْتَبَاهُ فَزِيْدَتِ

السَّمَآءُ حِفْظًا وَّرُدَّ عَنْهَا الْمَرَدَةُ وَذَوُو النُّفُوْسِ

الشَّيْطَانِيَّةِ وَرَجَمَتْ رُجُوْمُ النَّيِّرَاتِ كُلَّ رَجِيْمٍ فِيْ حَالِهٖ مُرَاقِمٍ

اور ظاہر ہوئی وقت ولادت باسعادت کی خوارق عجیبہ اور عجائب غریبہ

واسطی ثبوت نبوت اور اظہار اسباتکی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مختار
اور محبوب الٰہی ہین اور زیادہ ہوئی آسمان پر نگہبانی اور مردود ہوا
وہانسی ابلیس اور نفوس شیطانی اور شیاطین صعود آسمان سی ممنوع ہوئی
فائدہ روایت ہی کہ جس رات نطفہ محمدیہ نی رحم آمنہ کو مشرف فرمایا
اوس رات تخت ابلیس کہ درمیان زمین و آسمانکی ہوا پر معلق تہا انگون
سار ہوا اور وہ مردود چالیس رات دن تک جبل بوقبیس پر بحالت
اضطراب و عذاب شدید مبتلا ہوکر واویلا و امصیبتا کہتا رہا اور کہتی ہین کہ
ایک فرشتہ شیطان پر موکل تہا اوسکو اوس فرشتی نی قعر دریا مین
غوطہ دیا پہر منہہ شیطان کا کالا ہوگیا اور جب غم و اندوہ شیطان پر
زیادہ از حد گذرا اوسکی ذریت نی جمع ہوکر سبب اس غم و اندوہ کا
پوچہا شیطان نی کہا کیا پوچہتی ہو خرابی ہوئی ہماری اور تمہاری کہ کبہی ہرگز
نہوئی تہی کہا کیا ماجرا ہی تب شیطان نی حال مفصل بیان کیا کہ آجکی رات
آمنہ نور محمد نبی آخر الزمان سی حاملہ ہوئین عزت دنیا و آخرت اوسکی ساتہہ ہی
ایسا شخص پیدا ہوتا ہی کہ جسکی سبب سی عبادت لات و منات اور عزیٰ
و ہبل کی موقوف ہوگئی اور ساری بتونکو توڑیگا اور سب دینونکو منسوخ کریگا

جانا
کریگا اور شرک و کفر اور زنا و قمار بازی اور شراب خواری کو حرام کریگا اور ہمارا
آسمان پر اخبار غیبی کی سننی کیواسطی موقوف ہوا اور وقت صعود آسمان کی
شہاب ثاقب یعنی انگاری پڑنی لگین گی اور علم کہانت جو ہماری طرفسی
عالم مین جاری ہی موقوف ہوگا اور تمام عالم عدل و انصاف سی معمور
اور ہا تہہ ظلم و جور کا غرس ہونسی ور اور تمام زمین مساجد و عبادت حقیقی آباد اور اہل عالم
کی آثار ایمان و اسلام سی دل شاد ہونگی اور نیک باتون کار و بر و کمال اور بری کا موکا ہر دم زوال ہوگا

وَتَدَلَّتْ اِلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْجُمُ الزَّهْرِيَّةُ

اور ستاری روشن لٹک آئی اور قریب ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
معجزہ مواہب لدنیہ مین لکہا ہی کہ بیہقی نی فاطمہ بنت عبداللہ والدہ عثمان بن ابی العاص
سی روایت کی ہی کہ مین بوقت ولادت باسعادت کی حاضر تہی سو جب
آپ پیدا ہوی مینی دیکہا کہ سارا گہر نور سی بہر گیا اور مینی دیکہا کہ ستاری
قریب ہو گئی تہی اور لٹک آئی تہی یہانتک کہ مینی گمان کیا کہ اب یہہ گر پڑینگی
فائدہ ستارونکی متصل ہونی زمین سی اشارہ اس بات کی طرف ہی کہ سب انوار
زمین کیطرف بسبب آپکی ولادتکی متوجہ ہوی اور زمین روشنی سی مالا مال ہو جائیگی

وَاسْتَنَارَتْ بِنُوْرِهَا وَهَادَا الْحَرَمُ وَرُبَاهُ وَخَرَجَ مَعَهُ

نُوراً اَضاءَتْ لَهُ قُصُورُ الشّامِ القَيْصَرِيَّةِ فَرَاهَا مِنْ
بِطَاحِ مَكَّةَ دَارُهُ وَمَغْنَاهُ وَانْصَدَعَ الْاِيْوَانُ بِالْمَدَائِنِ
الْكِسْرَوِيَّةِ الَّذِي رَفَعَ اَنُوشَرْوَانُ سَمْكَهُ وَسَوَّاهُ وَ
سَقَطَ اَرْبَعَ عَشَرَ مِنْ شُرُفَاتِهِ الْعُلْوِيَّةِ وَكُسِرَ
سَرِيرُ الْمُلْكِ كِسْرٰى لِهَوْلِ مَا اَصَابَهُ وَعَرَاهُ

اور روشن ہوئی آپکی نور سی ساری زمین پست اور بلند اور پیدا ہوا آپکی ساتھہ نور کہ روشن
ہوئی اوس سی قصور شام کی یہانتک کہ دیکھا اونہین لوگون نی جو بطاح مکی مین
گہر رکہتی تہی اور پہٹ پڑی ایوان شہر کسری کی کہ جسکو نوشیروان نی بنایا تہا
بلند اور سیدہا بنایا تہا اور گر پڑی چودہ کنگوری اونچی مکانونسی اوسکی اور
ٹوٹ گیا تخت بادشاہ کسری کا بخوف اور ہیبت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
معجزہ نسیم الریاض شرح شفائی قاضی عیاض مین لکھا ہی کہ صحیحین مین عبد اللہ ابن
عباس رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ جب کسری پرویز بادشاہ فارس نی آپکی
نامہ کو پہاڑ ڈالا تب اپنی اوسکی حق مین بد دعا کی کہ خدا تعالی اوسکی ملک کو
پہاڑ ڈالی اور پاش پاش کر دی سو سلطنت ملک فارس کی مطلق باقی نہین
رہی اور تب سی اب تک کہین پہ دہ زمین پر مجوسیونکی حکومت نہین ہی فائدہ

فائدہ بعد صلح حدیبیہ کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر ملوک و سلاطین کو نامے لکھے اور طرف اسلام کی دعوت کی اوس زمانہ مین فارس کا بادشاہ کسریٰ پرویز نوشیروان کا پوتا تہا اوسکو بہی اپنی نامہ لکہا اور بعد بسم اللہ کی سرنامہ یون لکہا من محمد رسول اللہ الی کسریٰ عظیم فارس اوس کافر نی براہ تکبر اسبات کی کہ اپنا نام میری نام سی پہلی کیون لکہا نامہ مبارک کو پہاڑ ڈالا اسواسطی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی حق مین بد دعا کی خدا تعالیٰ نے اونکی خاندان کی سلطنت کو کہ صد ہا سال سی بکمال شوکت چلی آتی تہی پاش پاش کر کی نیست و نابود کر دیا اور اوسی زمانہ مین ہرقل بادشاہ نصاریٰ کو بہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی نامہ لکہا تہا وہ بتعظیم پیش آیا اور نامہ کو ادب سی رکہا سو اوسکی قوم کا ملک اب تک باقی ہی اور اونکی سلطنت کو بالکل زوال نہین ہوا

وَخُمِدَتِ النِّيْرَانُ الْمَعْبُوْدَةُ بِالْمَمَالِكِ الْفَارِسِيَّةِ لِطُلُوْعِ بَدْرِهِ الْمُنِيْرِ وَاِشْرَاقِ مُحَيَّاهُ ﷺ

اور بجہہ گئی آگ معبود سلاطین فارسیونکی بسبب طلوع چاند روشن آپکی ذات مبارک اور روشنی چہرہ مبارک کی **فائدہ** آگ بجہہ جانا اشارہ اسبات طرف ہی کہ آگ فارسیونکی کہ ہزار برس سی جلتی تہی اور اس مدت مین کبہی بجہی نہ تہی وہ آگ بجہہ جائیگی اور آتش پرستی بسبب آپکی موقوف ہو جائیگی

وَغَاضَتْ بُحَيْرَةُ سَاوَةٍ وَكَانَتْ بَيْنَ هَمْدَانَ وَقُمْ مِنَ الْبِلَادِ الْعَجَمِيَّةِ وَجَفَّتْ إِذْ كَفَّ وَاكِفُ مَوْجِهَا الثَّجَّاجِ يَنَابِيعُهَا تِلْكَ الْمِيَاهِ وَفَاضَ وَادِي سَمَاوَةَ وَهِيَ مَفَازَةٌ فِي فَلَاةٍ وَبَرِّيَّةٍ لَمْ يَكُنْ بِهَا مَاءٌ يَنْقَعُ لِظَمْآنَ اللُّهَاةِ

اور سوکہہ گیا دریاچہ ساوہ کا کہ تہا درمیان ہمدان اور قم کی جو بلاد عجمیہ سی تہا اور خشک ہوا دریاچہ ساوہ جب رکا اوسکی موج تیز بہتی ہوی کو سر چشموں نی اوس پانیکی اور بہنی ندی سماوہ کی کہ زمین خشک تہی ایک بڑی میدان مین اور نہ تہا اوس مین کچہہ ایسا کہ تر کری حلق پیاسی کا **فائدہ** یہہ اشارہ ہی کہ دریا کفر کی خشک ہوجائیگی اور دریا اسلام کی جاری رہین گی

وَكَانَ مَوْلِدُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْضِعِ الْمَعْرُوفِ بِالْعِرَاصِ الْمَكِّيَّةِ وَالْبَلَدِ الْحَرَامِ الَّذِي لَا يُعْضَدُ شَجَرُهُ وَلَا يُخْتَلَى خَلَاهُ وَاخْتُلِفَ فِي عَامِ وِلَادَتِهِ وَفِي شَهْرِهَا وَيَوْمِهَا عَلَى أَقْوَالٍ لِلْعُلَمَاءِ مَرْوِيَّةٍ وَالرَّاجِحُ أَنَّهَا قُبَيْلَ فَجْرِ يَوْمِ الْاِثْنَيْنِ ثَانِي عَشَرَ رَبِيعِ الْأَوَّلِ مِنْ عَامِ الْفِيلِ الَّذِي صَدَّهُ اللّٰهُ تَعَالَى عَنِ الْحَرَمِ وَحَمَاهُ

اور مولد شریف آپکا اوس موضع مین ہی کہ وہ مشہور عراص مکیہ مین ہی اور اوس شہر مبارک مین نہ درخت کاٹی جاتی ہین اور نہ گہاس اوسکی کاٹی جاتی ہی اور اختلاف کیا گیا ہی بیچ ولادت انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین سال اور مہینہ اور دنونمین اور صحیح تر قول یہہ ہی کہ ولادت آپکی بوقت صبح صادق روز دوشنبہ بارہوین ۱۲ تاریخ ربیع الاول کی ہوی کہ جسمین بلای اصحاب فیل ملی اور اہالی مکی سی خدا نی دور کی **فائدہ** مواہب لدنیہ سی منقول ہی کہ مولد شب پیغمبر ونکا ہی وقت صبح صادق ہی اور ارباب تنجیم ساعت ولادت اسعد ساعت کہتی ہین اور جمعہ اگرچہ افضل ہی کہ پیدائش آدم کی ایسی دنمین ہی اور اوس دنمین ایک ساعت ہی کہ جو کوی اوسمین دعا مانگی قبول ہو لیکن یہہ دن نہین پہنچی ہی اوس دن کو کہ جسمین حضرت پیدا ہوی روزہ دوشنبہ کا بملاحظہ شرف وکرامت ولادت شریف کے مستحب ہی **روضۃ الاحباب** مین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سی روایت کی گئی ہی کہ آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کی دن پیدا ہوی اور مکی سی روز دوشنبہ ہجرت فرمائی اور ایسی دنمین مدینہ مین تشریف لای اور حجر اسود کو اوس دن رکہا اور انتقال بہی روز دوشنبہ فرمایا اور حق یہہ ہی کہ حضرت مشرف بزمان ومکان نہین ہین بلکہ زمان ومکان کو شرف آپکی ولادت

سے ہے اور ایسی حکمت سے مدینہ منورہ مدفن شریف آپکا ہوا اور یہی سبب کہ
ولادت باکرامت آپکی ان مہینون مین کہ مشہور بکرامت و برکت ہین جیسے محرم و رجب و
رمضان واقع نہوئی اور رجامع الاصول مین لکہا ہے کہ سال ولادت حضرت کا سات سو بیاسی سنہ
اور مدارج النبوۃ مین لکہا ہے کہ ولادت حضرت کی بارہوین ربیع الاول اور بعضون نے
دوسری اور بعض کہتے ہین اٹہوین لیکن بارہوین اشہر و اکثر ہے اور عمل اہل مکہ کا
ابتک اسی تاریخ پر ہے چنانچہ بارہوین شب کو زیارت موضع ولادت تشریف کی
کرتے ہین اور اسی راتکو مولد پڑہتے ہین اور سب وضاع و اداب سے انہین
بجا لاتے ہین اور بعضے علما کہتے ہین کہ ولادت آپکی رمضان مین ہوئی ہے اور دلیل اس طایفہ کی
یہہ ہے کہ علوق نطفہ محمدیہ کا رحم آمنہ مین ایام حج مین عشرہ عرفہ یا اوسط ایام تشریق
مین واقع ہوا اور باتفاق اہل سیر و تواریخ ثابت ہے کہ مدت حمل حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی نو مہینے پوری تہی اس سے کم و نہ زیادہ بنابر این ماہ مبارک مہینا ولادتکا ہوگا
صاحب روضۃ الاحباب نے ان دونون قول مختلف مین تطبیق یون دی ہے کہ
کفار نسی یعنی تاخیر و تقدیم ماہ ہای حرام مین کرتے تہے چنانچہ دسوین سیپارہ مین فرمایا ہے
انما النسیء زیادۃ فی الکفر دلیل اسکی ہے پس ہوسکتا ہے کہ سال ولادت حضرت
حج مہینے جمادی الاخری مین واقع ہوا ہو تو تقدیر پر مہینے ربیع الاول مین نو مہینے پورے ہوتے ہین فقط

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ ۔ بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِنْ صَلٰوةٍ وَتَسْلِيْمٍ

الٰہی قبر احمد کو سدا اس ۔ کر اپنی عطر رحمت سی معطر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

اے اللہ رحمت کاملہ اور سلامتی بھیج اور زیادہ کر برکت اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

وَاَرْضَعَتْهُ اُمُّهٗ اَيَّامًا

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دودھ پلایا اپکی والدہ ماجدہ نے کئی دن فائدہ

بعض علما نے لکھا ہی کہ آپنے سات دن والدہ ماجدہ کا دودھ پیا اور بعض نے یہی لکھا کہ تین دن دودھ پیا

ثُمَّ اَرْضَعَتْهُ ثُوَيْبَةُ الْاَسْلَمِيَّةُ الَّتِيْ اَعْتَقَهَا اَبُوْلَهَبٍ حِيْنَ

وَافَتْهُ فَاَرْضَعَتْهُ مَعَ ابْنِهَا مَسْرُوْحٍ وَاَبِيْ سَلَمَةَ وَهِيَ بِهٖ حَفِيَّةٌ

وَاَرْضَعَتْ قَبْلَهٗ حَمْزَةَ الَّذِيْ حُمِدَ فِيْ نُصْرَةِ الدِّيْنِ

سُرَاهُ وَكَانَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَبْعَثُ اِلَيْهَا

مِنَ الْمَدِيْنَةِ بِصِلَةٍ وَكِسْوَةٍ هِيَ بِهَا حَرِيَّةٌ اِلٰى اَنْ اَوْرَدَ

هَيْكَلَهَا رَائِدُ الْمَنُوْنِ الضَّرِيْحَ وَوَارَاهُ قِيْلَ عَلٰى دِيْنِ

قَوْمِهَا الْفِئَةِ الْجَاهِلِيَّةِ وَاَسْلَمَتْ اَثْبَتَ الْخِلَافَ ابْنُ مَنْدَهْ

وَحَكَاهُ ثُمَّ اَرْضَعَتْهُ الْفَتَاةُ حَلِيْمَةُ السَّعْدِيَّةُ وَكَانَ قَدْ رَدَّ كُلٌّ مِّنَ

الْقَوْمِ تَدْ بِهَا بِفَقْرِهَا وَاَبَاهُ فَاَخْصَبَ عَيْشُهَا بَعْدَ الْمَحْلِ
قَبْلَ الْعَشِيَّةِ وَدَرَّتَدْ يَاهَا بِدُرٍّ دَرَّ اَلْبَنَهُ الْيَمِيْنَ وَ
اَلْبَنَ الْاٰخَرَ اَخَاهُ وَاَصْبَحَتْ بَعْدَ الْهُزَالِ وَالْفَقْرِ غَنِيَّةً
وَسَمِنَتِ الشَّارِفُ لَدَيْهَا وَالشِّيَاهُ وَانْجَابَ عَنْ جَانِبِهَا
كُلُّ مُلِمَّةٍ وَرَزِيَّةٍ وَطَرَّزَ السَّعْدُ بُرْدَ عَيْشِهَا الْهَنِي وَوَشَاهُ

بعد آمنہ کی ثویبہ اسلمیہ نی دودہ پلایا ثویبہ لونڈی ابولہب کی تہی ابولہب نی اوسی وقت
بشارت اور مژدہ سنانی ولادت باکرامت کی آزاد کیا تہا اور ثویبہ نی دودہ پلایا
حضرتکو اپنی بیٹی کی ساتہہ کہ نام اونکا مسروح ہی اور ساتہہ ابی سلمہ بن عبد الاسد
المخزومی کی اور ثویبہ آنحضرت کو بہت عزیز رکہتی تہین اور آپسی خوش رہتی تہین
اور پہلی آپکی دودہ پلایا تہا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ عم النبی کو ایسی کہ مجہو تہی پہ تیج
فتحیابی دین متین کی اور بہیجتی تہی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ثویبہ کو مدینی سی بہت
اسباب اور کپڑی طرح طرح کی اونکی لایق یہانتک کہ اوتارا اونکی جسم کو طالب موت نی
قبر مین اور وہانکا بعضون نی کہا ہی ثویبہ اپنی قوم جاہلیت کی دین تہین اور
بعضون نی لکہا ہی کہ آنحضرتکی ساتہہ اسلام لائین تہین یہہ اختلاف ثابت کیا ہی
ابن منذہ نی اور حکایت ہی پہر دودہ پلایا آپکو حلیمہ سعدیہ نی اور اوسوقت بسبب فاقہ و تکلیف کے

کی ساری قوم نی اونکی دودہ پسند نکیا اور جواب دیا تہا پس زیادہ ہوئی خوشی بعد زیادتی
تکلیف کی اوسیدن اور ٹپکنی لگا دودہ چہاتیونسی مثل موتی کی اور دودہ پیا اپنی
پستان راست سی اور پستان چپ سی بہائی رضاعی عبداللہ بن حارث نی آنکی اور
ہوئین حلیمہ بعد لاغری اور فقر کی تونگر اور موٹی ہوگئین اوٹنیان اور بکریان اونکی
اور دور ہوگئی اونکی اطراف سی سب آفت و بلا اور مزین کیا سعادت نی اونکی چادر عیش خوشگوار کو
اور منقش کیا معجزہ نسیم الریاض شرح شفاء قاضی عیاض مین لکہا ہی کہ ابو یعلی اور طبرانی نی بسند
حسن روایت کی ہی کہ جب رسول مقبول کو حلیمہ سعدیہ واسطی دودہ پلانی کی اپنی گہر
لی گئین وہان قحط تہا اور گہاس کم تہی سو حلیمہ کی بکریان جو چرنیکو جاتی تہین خوب
پیٹ بہر کی آتی تہین اور اونکی تہنونمین دودہ بہرا ہوا ہوتا اور اونکی قوم کی بکریان جنگل سی
بہوکی پہرتین اور تہن اونکی خشک ہوتی اور یہہ بات بسبب برکت جناب رسول مقبول کی تہی

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِنْ صَلٰوةٍ وَتَسْلِيْمٍ
آلہی قبر احمد کو سراسر کر اپنی عطر رحمت سی معطر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ
ای اللہ رحمت کاملہ اور سلامتی بہیج اور زیادہ کر برکت اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

وَكَانَ يَشِبُّ فِي الْيَوْمِ شَبَابَ الصَّبِيِّ فِي الشَّهْرِ بِعِنَايَةٍ رَبَّانِيَّةٍ

فقام علی قدمیه فی ثلث ومشی فی خمس وقویت فی تسع من
الشهور بفصیح النطق قواه وشق الملکان صدره
الشریف لدیها واخرجا منه علقة دمویة وازالا منه
حظ الشیطان وبالثلج غسلاه وملاه حکمة ومعانی ایمانیة ثم
ختماه وبخاتم النبوة ختماه ووزناه فرجح بالف من امته الخیریة

اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکدمین اسقدر بڑہتی اور لڑکی ایک مہینی میں اتنا کے
اللہ تعالی عنا تیسی اور تیسری مہینی مین پانو آپکے کہڑی ہوگئی اور پانچوین مہینی چلنے لگے
اور نوین مہینی بقوت تمام فصاحت کلام فرمانی لگی اور شق کیا دو فرشتی ایک حضرت جبرائیل
دوسرے حضرت میکائیل علیہما السلام نی سینہ شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور
نکالا دونون نی ٹکڑہ خونکا اور دور کیا حصہ شیطانکا اور دہویا آب برفسی
اور پہر اوسمین حکمت اور نور ایمانی بہر برابر کر دیا اوس شق کو اور خاتم نبوت کی
مہر کی اور تولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پس غالب آئی آپ ہزار امت مرحومہ پر

فائدہ تفسیر فتح العزیز مین تحت سورہ الم نشرح کی لکہا ہی کہ شق صدر مبارک آپ
چار بار واقع ہوا اول جب آپ حلیمہ کی گہر تہی دوسری بار قرب بلوغ کے جب آپ
دس برس کی تہی تیسری قبل نزول وحی کی چوتہی بار شب معراج مین

اور نکتہ اسمین یہہ لکہاہی کہ پہلی بار شق کرنا اسلئی تہا کہ آپکی دلسی لہو و لعب جو لڑکونکی دلمین ہوتی ہی نکال ڈالین اور دوسری بار اسلئی کہ جو انمین آپکی دل رغبت ایسی کامونکی جو بمقتضائی جوانی خلاف مرضی آلہی سرزد ہوتی ہین نرہی اور تیسری بار اسلئی کہ آپکی دلکو قوت تحمل وحی کی ہو اور چوتہی بار اسلئی کہ آپکی دلکو طاقت مشاہدہ عالم ملکوت اور لاہوت کے ہو

وَنَشَأَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى أَكْمَلِ الْأَوْصَافِ مِنْ حَالِ صِبَاهُ ثُمَّ رَدَّتْهُ إِلٰى أُمِّهٖ وَهِيَ بِهٖ غَيْرُ سَخِيَّةٍ حَذَرًا مِنْ أَنْ يُّصَابَ بِمُصَابٍ حَادِثٍ تَخْشَاهُ وَقَدِمَتْ عَلَيْهِ حَلِيْمَةُ فِيْ أَيَّامِ خَدِيْجَةَ السَّيِّدَةِ الْمَرْضِيَّةِ فَحَبَاهَا مِنْ حِبَائِهِ الْوَافِرِ بِحُبَاهُ وَقَدِمَتْ عَلَيْهِ يَوْمَ حُنَيْنٍ فَقَامَ إِلَيْهَا وَأَخَذَتْهُ الْأَرْيَحِيَّةُ وَبَسَطَ لَهَا مِنْ رِدَائِهِ الشَّرِيْفِ بِسَاطَ بِرِّهٖ وَنَدَاهُ وَالصَّحِيْحُ أَنَّهَا أَسْلَمَتْ مَعَ زَوْجِهَا وَالْبَنِيْنَ وَالذُّرِّيَّةِ وَقَدْ عَدَّهُمَا فِي الصَّحَابَةِ جَمْعٌ مِنْ ثِقَاتِ الرُّوَاةِ

اور پرورش پائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کاملترین اوصاف لڑکپن سی پہر پہیر لی گئین حلیمہ آنحضرتکو انکی والدہ پاس اگرچہ دل انکا

راضی نہتا اس خوفسی کہ کوئی تازہ بلا جسکی ڈرتہی اونہین پہنچی انحضرت کو اور
ایَین حلیمہ حضرتکی خدمتمین زمانہ مین حضرت خدیجہ کبری کی پس دیا آپنی
اونہین اپنی عطای وافرہ سی بہت کچھہ اور آئین حلیمہ حنین کی دن اور کھڑی ہوی
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اونکی تعظیم اور تکریم کو اور بہت خوش و محظوظ ہوی
اور بچہائین اونکی واسطی چادر شریف بسبب اکرام کی اور صحیح یہہ ہی کہ حلیمہ تہی
شوہر اپنی حارث ابن عبد العزی بن رفاعہ اور ساتہہ بیٹی عبد اللہ اور فرزندونکی تہی
مشرف باسلام ہوین اور بتحقیق حلیمہ اور شوہر کو اونکی اکثر ثقات نی صحابین شمار کیا ہی

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيمَ بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِنْ صَلٰوةٍ وَتَسْلِيمٍ

الٰہی قبر احمد کو سراسر کر اپنی عطر رحمت سی معطر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

ای اللہ رحمت کاملہ اور سلامتی بہیج اور زیادہ کر برکت اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

وَلَمَّا بَلَغَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَ سِنِينَ خَرَجَتْ بِهِ أُمُّهُ
إِلَى الْمَدِينَةِ النَّبَوِيَّةِ ثُمَّ عَادَتْ فَوَافَتْهَا بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِشِعْبِ الْحَجُونِ
الْوَفَاةُ وَحَمَلَتْهُ حَاضِنَتُهُ أُمُّ أَيْمَنَ الْحَبَشِيَّةُ الَّتِي زَوَّجَهَا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ مِنْ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ مَوْلَاهُ

مَوْلَاهُ وَادْخَلَتْهُ عَلَى عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَضَمَّهُ اِلَيْهِ وَرَقَّ لَهُ وَاَعْلَى
رُقْيَتَهُ وَقَالَ لِابْنِي هٰذَا شَانًا عَظِيْمًا فَنِعْمَ ثُمَّ لِمَنْ وَقَّرَهُ
وَوَالَاهُ وَلَمْ تَشْكُ فِيْ صِبَاهُ جُوْعًا وَلَا عَطْشًا قَطُّ نَفْسُهُ
الْاَبِيَّةِ وَكَثِيْرًا مَا غَدٰى فَاغْتَذٰى بِمَاءِ زَمْزَمَ فَاَشْبَعَهُ
وَاَرْوَاهُ وَلَمَّا اُنِيْخَتْ بِفِنَاءِ جَدِّهِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ مَطَايَا الْمَنِيَّهِ
كَفَلَهُ عَمُّهُ اَبُوْطَالِبٍ شَقِيْقُ اَبِيْهِ عَبْدِ اللّٰهِ فَقَامَ بِكَفَالَتِهِ بِعَزْمٍ
قَوِيٍّ وَهِمَّةٍ وَحَمِيَّةٍ وَقَدَّمَهُ عَلَى النَّفْسِ وَالْبَنِيْنِ وَرَبَّاهُ وَلَمَّا
بَلَغَ اِثْنَتَيْ عَشَرَةَ سَنَةً رَحَلَ بِهِ عَمُّهُ اَبُوْطَالِبٍ مَعَهُ اِلَى الْبِلَادِ
الشَّامِيَّةِ فَعَرَفَهُ الرَّاهِبُ بُحَيْرَا بِمَا حَازَهُ مِنْ وَصْفِ النُّبُوَّةِ
وَحَوَاهُ وَقَالَ لِعَمِّهِ اِنِّيْ اَرَاهُ سَيِّدَ الْعَالَمِيْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَنَبِيَّهُ
قَدْ سَجَدَ لَهُ الشَّجَرُ وَالْحَجَرُ وَلَا يَسْجُدَانِ اِلَّا لِنَبِيٍّ اَوَّاهٍ وَاِنَّا نَجِدُ
نَعْتَهُ فِي الْكُتُبِ الْقَدِيْمَةِ السَّمَاوِيَّةِ وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ
النُّبُوَّةِ قَدْ عَمَّهُ النُّوْرُ وَعَلَاهُ وَاَمَرَ عَمَّهُ بِرَدِّهِ اِلٰى
مَكَّةَ تَخَوُّفًا عَلَيْهِ مِنْ اَهْلِ دِيْنِ الْيَهُوْدِيَّةِ فَرَجَعَ
بِهِ وَلَمْ يُجَاوِزْ مِنَ الشَّامِ الْمُقَدَّسِ بُصْرَا

اور جب سن شریف چار برس کا ہوا حضرت آمنہ آپکو لیکر مدینی کو گئین
پہر وہانسی پہرتی ہوئی موضع ابواہین یا کہاری جحون مین وفات پائی
بعد اوسکی حضرتکو اوٹہا کر گود مین لیا ام امین حبشیہ نی جنکا نکاح کر دیا تہا
انحضرت نے بعد طلاق دینی عبید الحبشی کی زید ابن حارثہ مولا کی ساتہہ
اور لی گئین ام امین حضرتکو عبد المطلب کی پاس عبد المطلب نی آپ کو
لپٹا لیا اور محبت اور دلجوئی کی اور کہا کہ یہہ میرا پوتا بڑی شان والا ہی
پس کیا اچہا ہی وہ جو اوسکی توقیر کری گا اور محبت اور نہین شکایت کی
انحضرت نی صغر سن سی بہوک اور پیاس کی کبہی اور اکثر اوقات نہین کہاتی تہی
اور جب خواہش کرتی تو صرف آب زمزم پر اکتفا فرماتی تہی پس بہوک
اور پیاس اوس سی جاتی رہتی تہی اور جب عبد المطلب آپکی جد امجد نی
انتقال فرمایا متکفل ہوئے آپکی چچا ابو طالب بہائی عبد اللہ والد آپکے
تب کہڑی اور مستعد ہوئی کفالت پر انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
ساتہہ کمال ارادہ اور علو ہمت کی اور مقدم رکہا آپکو اپنی ذات اور اپنے
اور فرزندون پر اور جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بارہ برس کو پہنچی ابو طالب
چچا کی ساتہہ تجارت کو طرف شام کی تشریف فرما ہوئی پہچانا آپکو بحیرا راہب

نصاری نی علامت اور صفت کہ امت نبوت ہی آپکی اور کہا ابوطالب سی کہ
مینی دیکہا ہی آپکو کہ سردار سب عالمونکی ہین اور رسول اور نبی اللہ ہین بیشک
سجدہ کیا اونکو درخت اور پتھر نی اور یہہ نہین سجدہ کرتی ہین مگر نبی بزرگ
جانکر اور پایا ہو نین تعریف آپکی کتب قدیمہ سماویہ مین اور دونون شانو نکو
مہر نبوت ہی کہ اوس نور سی تمام عالم منور اور روشن ہو ا اور کہا ابوطالب کو کہ
پہر لیجاؤ آپکو ملک بخوف کہ نہ پہنچی پہو دسی ایذا مین آپکو اور نہ بڑہی شام مقدس اور بصری

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلٰوةٍ وَّتَسْلِيْمٍ
الٰہی تبر احمد کو ... ... کر اپنی عطر رحمت سی معطر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ
ای اللہ رحمت کاملہ اور سلام بہیج اور زیادہ کر برکت اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

وَلَمَّا بَلَغَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَّعِشْرِيْنَ سَنَةً
سَافَرَ اِلٰى بُصْرٰى فِيْ تِجَارَةٍ لِّخَدِيْجَةَ الْفَتِيَّةِ وَمَعَهُ غُلَامُهَا
مَيْسَرَةُ يَخْدُمُهُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ وَيَقُوْمُ بِمَا عَنَاهُ
وَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ لَّدٰى صَوْمَعَةِ نَسْطُوْرَا رَاهِبِ النَّصَارٰى اِتِّيَةً
فَعَرَفَهُ اِذْ مَالَ اِلَيْهِ ظِلُّهَا الْوَارِفُ وَاٰوَاهُ وَقَالَ مَا نَزَلَ

یہ گہا ہ ... نصاری ... اور ... (marginal handwritten notes)

تحت هذه الشجرة قط الا نبي ذو صفات نقية ورسول
قد خصه الله تعالى بالفضائل وحباه ثم قال لميسرة
أفي عينيه حمرة استظهارا للعلامة الحتمية فاجابه
بنعم فحقق لديه ما ظنه فيه وتوخاه وقال لميسرة لاتفارقه
وكن معه بصدق عزم وحسن طوية فانه ممن
اكرمه الله تعالى بالنبوة واجتباه ثم عاد
عليه الصلوة والسلام الى مكة فرأته خديجة
مقبلا وهي بين نسوة في علية وملكان
على راسه من وضح الشمس قد اظلاه واخبر ميسرة
بانه راى ذلك في السفر كله وبما قاله الراهب
واودعه لديه من الوصية وضاعف الله في تلك التجارة
ربحه ونماه فبان لخديجة بما رأت وما سمعت انه رسول الله تعالى
الى البرية وخطبته الى نفسها الزكية لتشم من الايمان به طيب
رياه فاخبر عليه الصلوة والسلام اعمامه بما دعته اليه هذه
البرة التقية فرغبوا فيها لفضل ودين وجمال ومال وحسب ونسب

كُلٌّ مِنَ الْقَوْمِ يَهْوَاهُ وَخَطَبَ أَبُوطَالِبٍ عَمُّهُ وَأَثْنَى عَلَيْهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ أَنْ حَمِدَ اللّٰهَ تَعَالَى بِمَحَامِدَ سَنِيَّةٍ وَقَالَ
هُوَ وَاللّٰهِ بَعْدُ لَهُ نَبَأٌ عَظِيمٌ يُحْمَدُ فِيهِ مَسْرَاهُ فَزَوَّجَهَا مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبُوهَا وَعَمُّهَا وَقِيلَ أَخُوهَا لِسَابِقِ سَعَادَتِهَا
الْأَزَلِيَّةِ وَأَوْلَدَهَا كُلَّ أَوْلَادِهِ إِلَّا الَّذِي بِاسْمِ الْخَلِيلِ سَمَّاهُ

اور جب سن شریف آنحضرت کا پچیس ۲۵ برس کا پہنچا سفر فرمایا آپنی طرف
بصری کی واسطی تجارت کی مال بی بی خدیجہ کی ایک عورت مالدار قریش مین تہین لیکن
اور میسرہ غلام خدیجہ کا آپکی ساتہہ تہا وہ آپکی خدمت اور تابعداری کرتا تہا
اور نیچی درخت قریب صومعہ نسطورا راہب نصرانیہ کی اوترے اوسنی پہچانا
آپکو خصوصاً جسوقت جہکی اور سایہ کیا بڑی درختون نی اور کہا اوسنی
نہین اوترا کوئی نیچی اس درخت کی کبہی مگر نبی بزرگ اور ایسی رسول مقبول کہ
خاص کیا ہی اللہ تعالی نی آپکو ساتہہ فضیلت اور خوبیونکی پہر کہا نسطورا
راہب نی میسرہ کو کہ آنکہونمین آپکی سرخی ہی واسطی اظہار علامت خفیہ کی
میسرہ نی کہا سچ ہی تب حق اور یقین کیا نسطورا نی جو کچہہ کہ گمان اور
سمجہا تہا اوسنی کہ یہہ نبی آخر الزمان ہین اور تاکید کی میسرہ کو کہ نچہوڑو

اسم اولاد و اجر الرحمن
مصطفی القاسم الطاهر
عبد اللہ الطیب
رقیہ فاطمہ زینب ام کلثوم
علیہم السلام

اور ہو ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صدق دل اور نیک نیت سی اسلئی
کہ خدا تعالی نی آپکو بزرگ اور خاتم النبی پیدا کیا ہی پہر مراجعت فرمائی آپنی ملکی کو
اور دیکہا آپکو خدیجہ نی اور وہ عورتونکی ساتھہ کوٹھی پر بیٹھی تہین اور دو فرشتی
سر مبارک پہ سایہ کئی تہی تابش آفتاب سی اور میسرہ نی خبر دی کہ مینی ساری
سفر مین ایسا ہی حال دیکہا اور بیان کیا اور کہا جو کچہہ کہ راہب نے
کہا تہا اور نصیحت کی تہی اور بڑہایا اللہ تعالی نی مال تجارت کو اور انکی
اور بہت نفع دیا تب ظاہر اور یقین ہوا خدیجہ کو جو کچہہ کہ احوال آپکا دیکہا
اور سنا تہا کہ آپ رسول اللہ ہین تمام مخلوقات کیطرف اور اپنی ساتھہ نکاح چاہا
اسلئی کہ دماغ تک خوشبو ایمانکی پہنچی تہی آپنی خدیجہ کی خواہش دیکہکر اپنی چچاؤن کو
اونکی خواہش کی خبر کی سب نی برغبت تمام قبول کیا اور بسبب فضل و اسلام
اور جمال و مال و حسب نسب دیکہہ کی اونہی سی ابو طالب نے خطبہ پڑہا اور تعریف و
توصیف آنحضرتکی کی بعد اسکی محامد صفتہ اللہ تعالی کی بیان کئی اور کہا قسم ہی
خدا کی بعد چند اسکی لیکے اسکی نبا ہی عظیم ہی شکر کرینگی اوسکا سب اور نکاح پڑہا خدیجہ کا
اونکی ساتھہ باپ نی اونکی اور چچانی اور بعضونسے لکہا ہی برادر نی اونکی نکاح
منعقد کیا بسبب سعادت ازلی خدیجہ کی اور پیدا ہوئی اونسی کل اولاد آنحضرتکی

فاطمہؓ و زینبؓ و رقیہؓ و کلثومؓ مگر ابراہیمؓ نامی ماریہ قبطیہ سے پیدا ہوئے

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلٰوةٍ وَّتَسْلِيْمٍ

الٰہی قبر احمد کو سراسر کر اپنی عطر رحمت سے معطر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

اے اللہ رحمت کاملہ و سلامتی بھیج اور زیادہ کر برکت اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

لَمَّا بَلَغَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسًا وَّثَلٰثِيْنَ سَنَةً بَنَتْ
قُرَيْشٌ الْكَعْبَةَ لِانْصِدَاعِهَا بِالسُّيُوْلِ الْاَبْطَحِيَّةِ وَتَنَازَعُوْا فِي الْحَجَرِ
الْاَسْوَدِ فَكُلٌّ اَرَادَ رَفْعَهٗ وَرَجَاهُ وَعَظُمَ الْقِيْلُ وَالْقَالُ وَ
تَحَالَفُوْا عَلَى الْقِتَالِ وَقَوِيَتِ الْعَصَبِيَّةُ ثُمَّ تَدَاعَوْا اِلَى الْاِنْصَافِ وَ
فَوَّضُوا الْاَمْرَ اِلٰى رَاْيٍ صَائِبٍ وَاَتَاهُمْ فَحَكَّمُوْا بِتَحْكِيْمِ اَوَّلِ دَاخِلٍ مِّنْ
بَابِ السَّدَنَةِ الشَّيْبِيَّةِ فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَوَّلَ دَاخِلٍ فَقَالُوْا هٰذَا الْاَمِيْنُ وَكُلُّنَا يَقْبَلُهٗ وَيَرْضَاهُ وَ
اَخْبَرُوْهُ بِاَنَّهُمْ رَضُوْهُ اَنْ يَّكُوْنَ صَاحِبَ الْحُكْمِ فِيْ هٰذَا الْمُلِمِّ
وَوَلِيَّهٗ فَوَضَعَ الْحَجَرَ فِيْ ثَوْبٍ ثُمَّ اَمَرَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ تَرْفَعَهُ الْقَبَائِلُ جَمِيْعًا اِلٰى مُرْتَقَاهُ فَرَفَعُوْهُ اِلٰى مَقَرِّهٖ

مِنْ هَاتِيْكَ الْبَنِيَّةِ وَوَضْعُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ الشَّرِيْفَ فِيْ مَوْضِعِهِ الْاٰنَ وَبَنَاهُ

اور جب عمر شریف آنحضرتکی پینتیس برس کی پہنچی بنا کیا قریش نی خانہ کعبہ کو کہ وہ بسبب صدمات سیل و باران وغیرہ کی بنا اوسکی ضعیف ہوگئی تہی اور نزاع کی سب نے اوٹہانی مین حجر اسود کی سب نی ارادہ کیا اوٹہانی کا اوسکی اور بڑہ گئی قیل و قال اور مستعد ہوی قتل پر اور بخیال شر و عقوبت کی ہر ایک یہہ ہی چاہتا تہا کہ حجر اسود کو مین رکہون پہر چاہی سب نی انصاف اور مفوض کیا اس امر کو طرف عقل سلیم اور رای مستقیم کی آخر سبکی رای اسبات پر قرار پائی کہ کل صبح کو سب سی پہلی جو مسجد حرام مین آوی اوسکی حکم کی موافق عمل کرنا چاہیئی صبح کو سب سی پہلی آپ وہان تشریف لائی قریش آپکو دیکہہ کی بہت خوش ہوئی اور کہا کہ جو یہہ حکم دین اوسپر ہم سب راضی ہین حق تعالی نی آپکو عقل بہت کامل عنایت فرمائی تہی آپنی بمقتضای عقل سلیم

عقل سلیم ایسا فیصلہ کیا کہ سب قریش نہایت راضی ہوی آپنی فرمایا کہ جس جگہ
اب حجر اسود رکہا ہی بانسی ایک چادر مین رکہ کی اوسکی اوٹہاوین اور
اوس چادر کو ہر قبیلہ قریش کا تہام لی اس طرح اوٹہا کی متصل دیوار
کعبہ معظمہ کی جہان رکہنا منظور ہی رکہین اور رکہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی
حجر اسود کو دست مبارک سی اپنی اوسکی جگہہ پر جہان اب ہی

عطر اللّٰہم قبرہ الکریم بعرف شذی من صلوۃ وتسلیم

الٰہی قبر احمد کو سراسر کر اپنی عطر رحمت سی معطر

اللّٰہم صل وسلم وزد وبارک علیہ

ای اللہ رحمت کاملہ اور سلامتی بہیج اور زیادہ کر برکت اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

ولما کمل لہ صلی اللہ علیہ وسلم اربعون سنۃ
علی اوفق الاقوال المرویۃ بعثہ اللہ تعالی للعالمین بشیرا
ونذیرا فعمہم برحماء وبدی الی تمام ستۃ اشہر
بالرؤیا الصادقۃ الجلیۃ فکان لا یری رؤیا الا جاءت
مثل فلق صبح اضاء سناہ وانما ابتدی بالرؤیا تمرینا
للقوی البشریۃ لئلا یفجاءہ الملک بصریح النبوۃ

فلا تقواہ قواہ وحبب الیہ الخلاء فکان یتعبد بحراء اللیالی
العددیۃ الیٰ ان اتاہ صریح الحق فیہ ووافاہ وذلک
فی یوم الاثنین لسبع عشرۃ خلت من شہر اللیلۃ القدریۃ
وتواقوال لسبع واربع وعشرین منہ او ثمان خلت من
مولدہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی بد رفیہ بدر محیاہ
فقال لہ اقرء فقال ما انا بقاری فغطہ غطۃ قویۃ ثم قال
لہ اقرء فقال ما انا بقاری فغطہ ثانیۃ حتی بلغ منہ
الجھد وغطاہ ثم قال لہ اقرء فقال ما انا بقاری فغطہ ثالثۃ
لیتوجہ الی ما سیلقی الیہ بجمعیۃ ویقابلہ بجد واجتھاد
ویتلقاہ ثم فتری الوحی ثلث سنین او ثلثین شھرا
لیشتاق الی انتشاق ھاتیک النفحات الشدیۃ ثم انزلت
علیہ یا ایھا المدثر فجاءہ جبرئیل بھا وناداہ فکان
لنبوتہ فی تقدم اقرء باسم ربک شاھد علی انھا السابقیۃ
والتقدم علی رسالتہ بالبشارۃ والنذارۃ لمن دعاہ
اور جب سن شریف آپکا چالیس برس کا مل ہوا موافق اقوال علماے
کرام

کرام کی بہیجا خدا یتعالی نے آپکو واسطی مژدہ سنانی اور ڈرانی عالمون کی
پس ترحم فرمایا آپنی سب پر اور شروع ہوی چہہ مہینی تک خواب صحیح روشن
اور جو کچہہ کہ آپ خواب دیکہتی تہی مانند سپیدہ صبح کی روشن اور ہویدا
ہوتا تہا اور نہین شروع ہوی خواب مگر واسطی خوگر کرنے
قوی بشریہ کی اور تا کہ نہ ڈراوین فرشتے آپکو نبوت صریحہ سی اور متحمل
ہوسکی قوی آپکی اور دوست رکہتی تہی آپ خلوت کو اور چند راتین
حرامین عبادت کیا کرتی یہانتک کہ آئی وہان حضرت جبرئیل علیہ السلام
آپکی پاس اور لائی وحی الٰہی اور ملاقات کی اور یہہ امر روز دوشنبہ
سترہوین تاریخ رمضان شریف کی ہوا اور یہان اقوال علما کی مختلف ہین
بعضون نے کہا ہی ستائیسوین یا چوبیسوین رمضان شریف کی تہی
یا آٹہوین ربیع الاول کی جسمین ولادت باسعادت آپکی ہوی تہی
اور کہا حضرت جبرئیل نی آپسی کہ پڑہو آپنی فرمایا کہ مین پڑہا نہین ہون
تب جبرئیل آپسی معانقہ کرکی آپکو خوب دبوچا بقدر غایت
طاقت آپکی اور چہوڑ کر کہا پہر آپسی کہ پڑہو پہر آپنی فرمایا کہ مین پڑہا
نہین ہون پہر آپکو دبوچا دوسری دفعہ یہان تک کہ

پہنچی ایسی توانائی اور کوشش پہر کہاکہ پڑہو فرمایا آپنی کہ مین پڑہا نہین ہون
پہر آپکو دبو جاتا کہ متوجہ اور مقابل ہون آپ طرف اسکی ائی گی وحی الٰہی
ساتہہ جمعیت و کوشش اور اجتہاد کی اور ملاقات کرین اوسکے سی پہر
سست ہوئی اور رک گئی وحی الٰہی تین برس یا بائیس مہینی تک تا کہ
مشتاق ہون آپ اس ابجہ طیبہ کی پہر نازل ہوئی اتیہ آپ پر یا ایہا المدثر
اور لائی جبریل اس اتیہ کو اور پکارا آپ کو اور پہلی نبوت کی آتیہ اقرا باسم ربک
نازل ہوئی تا کہ دلیل ہوا سبات پر کہ یہہ اتیہ سابق اور مقدم ہی رسالت پر
آپکی کہ جس سی خوش خبری دیوین اور ڈراوین اون لوگون کو جو ایمان لاتی ہین
فائدہ تفسیر فتح العزیز مین لکہا ہی کہ سورہ اقرا کو اکثر مفسرون نی اول ما نزل
من القران کہا ہی یعنی اول جو قرآن سی نازل ہوئی سو یہی پانچ آتیتین ہین
اور حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سی منقول ہی کہ اول ما نزل من القران
فاتحۃ الکتاب ہی اور حضرت جابر ابن عبد اللہ سی روایت ہی کہ اول
ما نزل سورہ مدثر ہی سو یہہ بات ظاہر مین ایک دوسری سی مخالف
معلوم ہوتی ہی لیکن مطابقت ان تینون قولونکی اسطور سی ہوسکتی ہی
کہ اول حقیقی یعنی سبکی پہلی ہی پانچ آیتین اس سورہکی ہین بعد اوسکی نماز کی

تعلیم کی واسطی سورہ فاتحہ نازل ہوی پہر بعد بند ہونی وحی کی سورہ مدثر
نازل ہوی ہی پہر بعد اوسکی قران کا نازل ہونا پی در پی شروع ہو گیا
پس جسنی کہ سورۂ مدثر کو اول ما نزل کہا ہی تو گویا اوسنی متصل پی در پی
نازل ہونا مراد لیا ہی اور تمہید نزول باقی قران کا ٹہرایا ہی اور
نزول سورہ فاتحہ کو مناجات کی تعلیم کیواسطی قرار دیا ہی اور پہچانا
دین کی حکمونکا سورۂ مدثر کی نازل ہونی سی شروع رکہا ہی اور جسنی کہ سورۂ
فاتحہ کو اول ما نزل کہا ہی سو اس راہ سی ہی جو چیز کہ اوسکی سبب سے قرب
حاصل ہو اوسکا پڑہنا عبادت ہو یہی سورہ فاتحہ ہی اور سورہ اقرا فقط
پڑہنی کا طریقہ سکہانیکو اور عادت ڈالنی کو نازل ہوی تہی اور سورہ
اقرا کی نازل ہونیکی کیفیت یہہ ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کوہ
حرا مین کہ شہر مکہ معظمہ سی متصل ہی تشریف فرما ہو کر ایک غار اپنی خلوت
کیواسطی مقرر فرمایا اور کہانا پانی کئی دنکا لیجا کر بیٹہا کرتی تہی اور اللہ تعالی
کی حمد و ثنا تسبیح و تہلیل مین مشغول رہتی تہی اور جب کہانا تمام ہو جاتا تو پہر
دولتخانہ آکر اہل و عیال کا حق ادا کر وہان جا بیٹہتی تہی اور آپکی رہنی کی
مدت اوس غار مین اکثر ایک مہینی سی کم ہوتی تہی اور کبہی اتفاقا

ایک مہینہ پورا ہی نہین ہی ایکروز اوسی خلوتکی دنونمین اسی غار سی نکل کر
ہاتہہ پانون دہونیکی واسطی پانی کنارہ کہڑی تہی کہ یکایک حضرت جبریل
علیہ السلام نی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی کہا کہ پڑہو اور بعضی روایتونمین آیا ہی کہ اس
بزرگ کی ہاتہہ مین ایک سبز ریشمی کپڑا تہا کہ اوسمین کچھہ لکہا ہوا تہا اس کپڑیکو آنحضرتکو
دکہایا اور کہا کہ پڑہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مین حرف کی صورت
نہین پہچانتا اور پڑہا ہوا نہین ہون اوس بزرگ نی پہر کہا پڑہ اور آنحضرت کو
گلی لگا کر ایسی زورسی دبایا کہ آنحضرتکو نہایت تکلیف ہوئی اسی طرحسی تین مرتبی
کیا اور بعضی روایتونمین آیا ہی کہ اوس بزرگ نی پانچ آیتین اقرا باسم کی سکہائین بعد
اپنا پانون زمین مین مارا وہانسی ایک چشمہ پانیکا پیدا ہوا پہر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو طریقہ نہانیکا اور وضو کرنیکا اور استنجا کرنیکا سکہایا
اور دو رکعت نماز پڑہائی اور سورہ فاتحہ بہی سکہائی کہ نماز مین پڑہا کرین
بعد اس معاملی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس صدمہ کی خوف سی کانپتی ہوئی
اپنی دولتخانہ مین تشریف لائی اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سی
کہ اوس وقت آپکی نکاح مین تہین فرمایا کہ مجہکو بالاپوش اوڑہا دو کہ یہہ
تہرتہری میری موقوف ہوجاوی پہر جب تہوڑی دیر کی بعد وہ لرزہ

موقوف ہوا تو حضرت خدیجہ نی پوچہا کہ یہہ کیا حال تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تمام احوال اونکی سامنی بیان فرمایا کہ مین اپنی جانسی ڈرتا ہون کہ اس صدمہ سی مین
ہلاک ہو جاؤن حضرت خدیجہ نی عرض کی کہ آپ ہرگز خوف نکرین کیونکہ
حق تعالی نی آپکی ذات پاک مین اپنی رحمت کی صفتین بہت ظاہر فرمائی ہین
چنانچہ ضعیفون پر رحم کرتی ہو اور اپنی ناتی والونسی سلوک اور محبت
کرتی ہو اور مہمانونکی ضیافت اور محتاجونکی کامونمین مددگاری کرتی ہو
پہر جو شخص کہ اسقدر خلق اللہ پر رحم کرتا ہی وہ رحمت الٰہی کی سزاوار
ہی نکہ لایق ہوتا ہی غصہ وغضب کی بعد اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ورقہ بن نوفل کی پاس انکی چچازاد بہائی تہی اور دین عیسوی کہتی تہی
لی گئین اور کہا کہ بہائی ذرا سنو تو یہہ تمہاری بہتیجی کیا احوال بیان کرتی ہین
القصہ جب ورقہ نی یہہ تمام قصہ سنا تو کہا کہ یہہ شخص ناموس اکبر یعنی
جبرئیل علیہ السلام ہین یہہ وہی ناموس اکبر ہین کہ اللہ تعالی کی طرفسی
پیغمبرون پر وحی لاتی ہین اب خوش ہو کچہہ خوف نکرو لیکن تمہاری قوم
اس نعمت کی قدر نجانینگی اور تمکو تکلیف پہنچاوینگی یہانتک کہ تمکو اس
شہرسی نکال دینگی سو کیا خوب بات ہو کہ اوسوقت تک مین زندہ رہون

اور تمہاری تائید کرون اور دونون جہانکی سعادت اس وسیلی سی حاصل کرون
القصہ اس مقدمہ سی چند روز کی بعد ورقہ نی اس جہان فانی سی رحلت کی اور
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوسکو خوابمین سفید کپڑی پہنی دیکہا
تو تعبیر فرمائی کہ یہہ شخص بہشتی تہا اور اس قصہ مین کئی نکتہ دریافت کرنا چاہئی
اول تو یہہ ہی کہ عادت بنی آدم کی پرورش کی اسبات کو چاہتی ہی کہ
ہیچ ہیچ ہو پہر اگر اول ہی بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی سی قران کی
شرف فرماتی تو اوسکی اوٹہانیکی تاب نہ لاسکتی اسواسطی اول خوابمین کہ
اس عالم سی غفلت کی حالت ہی دلمین ایک ایک چیز کی علم کا ڈالنا
شروع فرمایا کہ آہستہ آہستہ عادت علم سیکہنی کی عالم غیب سی پیدا ہو اور
رفتہ رفتہ اس تعلیم غیبی کی خوگر ہوجاوین بعد اوسکی چاہا کہ انکی بیداریمین
انقطاع جورو بچون اور گہربار سی حاصل ہوتا کہ بالکل غیب کی عالم کیطرف
متوجہ ہوجاوین تو اسوقت انکو محبت خلوت اور گوشہ گیری سکے
دلمین پیدا ہوئی اور ایک ایسا مکان انکو بنادیا کہ وہان کوئی آدمزاد
نہ تہا تاکہ وحی اوترنیکی وقت کسیکی دلمین شبہہ پڑہنی اور سیکہنی کا نہ گذری
پہر وحی نازل ہونیکی وقت ایک بڑا صدمہ اور خوف آپکی دلمین ڈالا تا کہ

کسیکو خیال بناوٹ کا نہ آوی دوسری یہہ کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی
تاثیر کو اپکی روح مین پہنچنی اور گلی لگانی کی سبب سی پہلی درجہ پر کمال ثابت
کردی اسواسطی کہ کاملونکی تاثیر جو دوسریکی اندر اثر پیدا کرتی ہی
جسکو اہل طریقت کی عرف مین توجہ کہتی ہین چار طرحسی ہوتی ہی
اوّل تو تاثیر انعکاسی وہ ایسی ہی جیسی کوئی شخص خوب عطر لگا کر مجلس مین آوی
اور اوس عطر کی خوشبو سب ہمنشینونکی دماغ کو معطر کردی پس یہہ قسم
سب قسمونمین توجہ کی ضعیف ہی کیونکہ اسکا اثر تبہی تک ہی جبتک اسکی
صحبت ہی بعد اوسکی کچہہ باقی نہین رہتا دوسری تاثیر القائی وہ اس قسم کی ہی
جیسی کوئی شخص بتّی اور تیل سکوری مین ڈال کر لایا اور دوسری شخص کی
پاس آگ تہی اوسنی اوسکو روشن کر دیا پس چراغ تیار ہو گیا اس قسم کی
تاثیر البتہ کچہہ قوت رکہتی ہی کہ سیکہنی سکہانی کی صحبت کی بعد بہی اوسکا
اثر باقی رہتا ہی لیکن جب کوئی صدمہ پہنچا جیسی آندہی یا مینہہ یا کوئی اور آفت
تو اسکا اثر جاتا رہتا ہی اسواسطی کہ یہہ تاثیر نفس اور لطیفونکو درست نہین کر سکتی ہی
جیسی نا کاری پن تیل اور بتّی اور سکوریکو فقط شعلہ سنوار نہین سکتا
تیسری قسم تاثیر اصلاحی ہی وہ اسطور کی ہی جیسی پانیکو دریا سی یا کوئی سی

لاکر خزانہ مین جمع کرین اور خزانہ کی راہ کو حوض کی فوارہ تک کوڑی کرکٹ سی صاف کردین پہر خوب ورسی اوسمین پانی چھوڑدین کہ فوارہ خوب جوش اور خروش سی چہوٹنی لگی اس قسم کی تاثیر اون اگلی تاثیرونسی بہت قوی ہی کہ نفس کی اصلاح اور ستہرائی لطیفونکی اسی وسمین ہوتی ہی لیکن خزانہ کی استعداد اور راہ کی مسافت کی موافق فیضان پہنچتا ہی کوئی اور دریا کی برابر اور ان سب باتونکی ساتہہ ہی اگر خزانہ مین کچہہ آفت یا فتور واقع ہوجاوی تو البتہ نقصان پڑجاتا ہی چوتہی تاثیر اتحادی کہ شیخ اپنی روح با کمال کو طالب کی روح کی ساتہہ خوب ورسی ملاوی کہ شیخ کی روح کا کمال طالب کی روح مین اثر کرجاوی اور یہہ مرتبہ سب قسم کی تاثیرونسی زیادہ تر قوت رکہتا ہی کیونکہ صاف معلوم ہوتا ہی کہ ایک ہوجانی سی دونون روحونکی جو کچہہ کہ شیخ کی روح مین ہی طالب کی روح مین سما جاتا ہی اور بار بار حاجت فائدہ لینیکی نہین رہتی ہی سوا اولیاء اللہ مین اس قسم کی تاثیر بہت کم پائی گئی ہی چنانچہ حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ سی منقول ہی کہ ایکروز اونکی مکان پر کئی مہمان آگئی اور اوس روز آپکی یہان کچہہ کہانیکی قسم سی موجود نہ تہا اسواسطی انکو کمال تشویش ہوئی تو اونکی کہانی کی

تلاش کرنی لگی اتفاقاً ایک نان وائی کی دوکان اُنکی مکانکی متصل تھی
اس بانکی خبر پا کی ایک خوان بھرا ہوا روٹیونکا خوب تکلف کرکی
تیار کی ساتھہ اُنکی سامنی لا کر حاضر کیا آپ اُسکو دیکھکر نہایت خوش ہوئی
اور فرمایا مانگ کیا مانگتا ہی اُوسنی عرض کی کہ مجھکو اپنا سا کر دیجئی
فرمایا کہ تو اس حالت کا تحمل نہ کرسکیگا کچھہ اور مانگ وہ اسی باتکا
سوال کئی جاتا تھا اور خواجہ انکار کرتی تھی جب وہ بہت سی عاجزی
کرنی لگا تو ناچار ہوکر اُوسکو اپنی ساتھہ حجرہ مین لی گئی اور تاثیر اتحادی
اسیر کی جب حجرہ سی باہر نکلی تو خواجہ مین اور اُوس نانوائی کی صورتمین
کچھہ فرق باقی نہ رہا تھا لوگونکو پہچاننا مشکل پڑا تھا لیکن اسقدر تھا کہ
خواجہ ہوشیار تھی اور وہ نانوائی بیہوش اور سرشار الفقصہ اُوس نانوائی نی
تین روز کی بعد اُوسی سکر اور بیہوشی مین وفات کی رحمۃ اللہ علیہ
حاصل کلام یہہ ہی کہ تاثیر جبرئیل علیہ السلام کی اس پہنچنی مین تاثیر اتحادی
تھی کہ اپنی روح لطیف کو بدنکی مسامونکی راہ سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
بدن مین داخل کرکی آپکی روح مبارک سی ملادی اور شیر اور شکر کی مانند
گھل مل گئین تو ایک عجیب حالت ملکیت اور بشریت کی درمیان مین

پیدا ہوئی کہ بیان نہیں ہو سکتی تیسری ورقہ بن نوفل کو کہ تسلی بخش آنحضرت کا
ہوا تہا اور وحی کی نازل ہونی پر گواہی دی تہی اور جبرئیل علیہ السلام کو
پہچانا تہا اور آپکی مدد کیواسطی کمر باندہی تہی جلد اس عالم سی اوٹہا لیا کہ کسی کو
یہہ گمان نہو کہ یہہ سب اگلی قصی وہی ورقہ آنحضرت کو سکہاتا اور یاد دلاتا
ہوگا اور آنحضرت کو بعد اس واقعہ کی صحبت بہی وس سی ہمیشہ کی نہیں رہی
اسواسطی گنجائش اس احتمال کی بالکل بند ہوگئی اور یہہ بہی منظور تہا کہ اس دین
کی مقدمہ میں اہل کتاب کی بلکہ کسی اگلی دین والیکی مدد شامل نہو جو کچہہ ہو سو آپکی اطراف مبارک ہی سی ہو

عطر اللهم قبره الكريم بعرف شذي من صلوة وتسليم
الٰہی قبر احمد کو سراسر کر اپنی عطر رحمت سی معطر

اللهم صل وسلم وزد وبارك عليه
ای اللہ رحمت کاملہ اور سلامتی بہیج اور زیادہ کر برکت اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

وأول من آمن به من الرجال أبو بكر صاحب الغار
والصديق نقيبه ومن الصبيان علي ومن النساء خديجة التي ثبت
الله قلبه وفاه ومن الموالي زيد بن حارثه ومن الأرقاء
بلال الذي عذبه في الله أمية وأولاه مولاه أبو بكر

مِنَ الْعِتْقِ مَا أَوْلَاهُ ثُمَّ أَسْلَمَ عُثْمَانُ وَسَعْدٌ وَسَعِيدٌ وَ
طَلْحَةُ وَابْنُ عَوْفٍ وَابْنُ الْعَمَّةِ حَفِيَّةً وَغَيْرُهُمْ مِمَّنْ أَنْهَلَهُ الصِّدِّيقُ
رَحِيقَ التَّصْدِيقِ وَسَقَاهُ وَمَا زَالَتْ عِبَادَتُهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَأَصْحَابُهُ مَخْفِيَّةً حَتَّى أُنْزِلَ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَوْلُهُ تَعَالَى فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ فَجَهَرَ بِدُعَاءِ الْخَلْقِ إِلَى اللّٰهِ وَلَمْ يَبْعُدْ
مِنْهُ قَوْمُهُ حَتَّى عَابَ مُوَالَاةَ آلِهَتِهِمْ وَأَمَرَ بِرَفْضِ مَا سِوَى
الْوَحْدَانِيَّةِ فَتَجَرَّؤُا عَلَى مُبَارَزَتِهِ بِالْعَدَاوَةِ وَأَذَاهُ وَاشْتَدَّ
عَلَى الْمُسْلِمِينَ الْبَلَاءُ فِيهَا فَهَاجَرُوا إِلَى النَّاحِيَةِ النَّجَاشِيَّةِ وَ
حَدَبَ عَلَيْهِ عَمُّهُ أَبُو طَالِبٍ فَهَابَهُ كُلٌّ مِنَ الْقَوْمِ وَتَحَامَاهُ

اور بہلی جوانان احرار مین ایمان لائی حضرت ابوبکر صدیق صاحب الغار رضی اللہ عنہ
اور لڑکونمین حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور عورتونمین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا
ثابت . . . . رکہی اسد دل کو اونکی اور غلامان آزاد مین حضرت زید ابن حارثہ
اور غلامون مین حضرت بلال کہ اونکو امیہ بن خلف کہ ایک سردار قریش مین تہا
نہایت تکلیف اور اذیت رسانی کی تہی حضرت ابوبکر نی بلال کو ایک اپنا
غلام اور بہت مال دیکر امیہ بن خلف سی خرید کر کی آزاد کیا تہا بعد ازین حضرت عثمان

اور حضرت سعد بن ابی وقاص اور سعید بن زید بن عمرو بن نفیل احد العشرہ
اور طلحہ اور عبد الرحمن ابن عوف بن عبد اللہ التیمی احد العشرہ اور ابن عمہ
ابی ابن عمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صفیہ یعنی زبیر بن العوام اور سب ایمان لای
جنکو حضرت ابوبکر نی شراب عقیدت کی پلائی اور تصدیق ایمان کی کرائی
اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ صحابہ کرام کی ہمیشہ عبادت خفیہ مین مشغول رہتی
تھی یہانتک کہ نازل ہوئی آپ پر آیتہ فاصدع بما تؤمر یعنی جو تمھین حکم ہی اوسکو
صاف کہلی باعلان بیان کرو تب آپنی دعوت اسلام خلق اللہ پر آشکارا شروع کی
اور نہین دور ہوئی آنحضرت سی اونکی قوم یہان تک کہ عیوب ٹہرایا آنحضرت
نی موالات الہیہ کو اونکی اور تاکید فرمائی چھوڑ دینی اصنام کو سوای
ایک ہی خدا کی تب وہ دلیر ہوئی عداوت پر اور اذیت سانی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سخت ہوئی مسلمانون پر بلا اور ہجرت کی مسلمانون نی
طرف ناحیہ نجاشی سلطان حبشی کی اور توجہ کیا ابوطالب نی آپکی
ساری قوم اونکی فائدہ نجاشی لقب تہا بادشاہ ملک حبشہ کا جو وہان بادشاہ
ہوتا اوسی نجاشی کہتی اس نجاشی کا نام اصحمہ تہا نصرانی مذہب تہا آپکا
نامہ اوسی گیا تب وہ مسلمان ہوگیا اور اوسنی کہدیا کہ حشر پیغمبر کی خبر پہلی کتابون مین ہی

وہ بہی ہین اور بہت اعتقاد اور نیازمندی سی پیش آیا اور جب وہنی وفات پائی جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نی بطور اخبار بالغیب کی اوسدن اوسکی موتکی خبر دی اور غائبانہ اوسکی نماز جنازہ پڑہی فائدہ موافق اس حدیث کی شافعیہ نماز جنازہ کی غایب پر درست کہتی ہین اور حنفیہ کہتی ہین جنازہ نجاشی کا آنحضرت پر منکشف ہوگیا تہا اور غایب کو نجاشی پر قیاس کرنا

وَفُرِضَ عَلَيْهِ قِيَامُ بَعْضٍ مِّنَ السَّاعَاتِ اللَّيْلِيَّةِ ثُمَّ نُسِخَ بِقَوْلِهِ تَعَالَى فَاقْرَؤُا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَفُرِضَ عَلَيْهِ رَكْعَتَانِ بِالْغَدَاةِ وَرَكْعَتَانِ بِالْعَشِيَّةِ ثُمَّ نُسِخَ بِاِيْجَابِ الصَّلٰوةِ الْخَمْسِ فِي لَيْلَةِ مِسْرَاهُ وَمَاتَ اَبُوْطَالِبٍ فِي نِصْفِ شَوَّالٍ مِّنْ عَاشِرَةِ الْبِعْثَةِ وَعَظُمَتْ بِمَوْتِهِ الرَّزِيَّةُ

اور مفروض ہوئی نماز بعض وقت راتکی آپ پر پہر منسوخ ہوئی بقول اللہ تعالی فاقرؤا ماتیسر منہ واقیموا الصلواۃ اور مفروض ہوین دو رکعتین فجر کی اور دو رکعتین راتکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پہر منسوخ ہوین یہہ نمازین جب قبول کیا آپنی پانچ وقت کی نماز شب معراج کو اور وفات پائی ابو طالب نی پندرہوین شوال دسوین بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور زیادہ ہوا آپکو ملال

ابو طالب کی مرنی سی فائدہ صحیح بخاری مین لکہا ہی کہ آنحضرت صلی علیہ وسلم سی پوچہا کہ ابو طالب کو کچہہ آپکی سبب سی نفع ہوا وہ آپکی بہت حمایت کرتی تہی آپنی فرمایا کہ وہ ٹخنون تک آگ مین ہی اور مین نہوتا تو وہ دوزخکی تلی کی درجی مین ہوتا

وَتُلَدُّهُ خَدِيجَةُ بَعْدَ ثَلٰثٍ وَشَدَّ الْبَلَاءُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ وَثِيُوْ عَرَاهُ وَاَوْقَعَتْ قُرَيْشٌ بِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّ اَذِيَّةٍ وَاَمَّ الطَّائِفَ يَدْعُوْا ثَقِيْفًا فَلَمْ يُحْسِنُوْا بِالْاِجَابَةِ قِرَاهُ وَاَغْرَوْا بِهِ السُّفَهَاءَ وَالْعَبِيْدَ فَسَبُّوْهُ بِاَلْسِنٍ بَذِيَّةٍ وَرَمَوْهُ بِالْحِجَارَةِ حَتّٰى خُضِبَتْ بِالدِّمَاءِ نَعْلَاهُ ثُمَّ عَادَ اِلٰى مَكَّةَ حَزِيْنًا فَسَاَلَهُ مَلَكُ الْجِبَالِ فِيْ اِهْلَاكِ ذَوِي الْعَصَبِيَّةِ فَقَالَ اِنِّيْ اَرْجُوْ اَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ مِنْ اَصْلَابِهِمْ مَنْ يَتَوَلَّاهُ

اور قریب اوسکی ام المومنین حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نی بعد تین دنکی وفات پائی اور سختیان مسلمانون پر ہوین اور قریش تکلیف اور اذیت سانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرنی لگی تب قصد کیا آپنی طائف کا اور دعوت کی قوم ثقیف کی طرف اسلام کی اون لوگون نی قبول نکیا مہانداری اور ضیافت آپکی ساتہہ قبول اسلام کی اور ورغلانا اونپر سفیہون اور غلامونکو سب گالی

پہونچین تھے پتھر باتونسے اور پھینکا سب نے آپ پر پتھر یہانتک کہ رنگین ہو گئین خونسے نعلین مبارکین پھر مراجعت فرمائی آپنے افسردہ خاطر کہ آیا ملک الجبال نے کہ اگر حکم ہو تو قوم قریش و العصبیہ کو مار ڈالون فرمایا اپنی مین چاہتا ہون کہ اللہ تعالی اونکی پشتون سے اولاد صالح اور نیک پیدا کرے

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْم بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِنْ صَلٰوةٍ وَتَسْلِيْم

الٰہی قبر احمد کو سدا اس کرا پنی عطر رحمت سے معطر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

اے اللہ رحمت کاملہ و سلامتی بھیج اور زیادہ کر برکت اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

ثُمَّ اُسْرِيَ بِرُوْحِهٖ وَجَسَدِهٖ يَقْظَةً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصٰى وَرِحَابِهِ الْقُدْسِيَّةِ وَعُرِجَ بِهٖ اِلَى السَّمٰوٰتِ فَرَاٰى اٰدَمَ فِي الْاُوْلٰى وَقَدْ جَلَّلَهُ الْوَقَارُ وَعَلَاهُ وَرَاٰى فِي الثَّانِيَةِ عِيْسَى ابْنَ الْبَتُوْلِ الْبَرَّةِ النَّقِيَّةِ وَابْنَ خَالَتِهٖ يَحْيَى الَّذِيْ اُوْتِيَ الْحُكْمَ فِيْ حَالِ صِبَاهُ وَرَاٰى فِي الثَّالِثَةِ يُوْسُفَ بِصُوْرَتِهِ الْجَمَالِيَّةِ وَفِي الرَّابِعَةِ اِدْرِيْسَ الَّذِيْ رَفَعَ اللّٰهُ مَكَانَهٗ وَاَعْلَاهُ وَفِي الْخَامِسَةِ هَارُوْنَ الْمُحَبَّبَ

فِی الْاُمَّۃِ الْاِسْرَآئِیْلِیَّۃِ وَفِی السَّادِسَۃِ مُوْسیٰ الَّذِیْ کَلَّمَہُ اللّٰہُ
وَنَاجَاہُ وَفِی السَّابِعَۃِ اِبْرَاہِیْمُ الَّذِیْ جَاءَ رَبَّہٗ بِسَلَامَۃِ
الْقَلْبِ وَالطَّوِیَّۃِ فَحَفِظَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی مِنْ نَارِ نَمْرُوْدٍ وَعَافَاہُ
ثُمَّ اِلٰی سِدْرَۃِ الْمُنْتَہٰی اِلٰی اَنْ سَمِعَ صَرِیْفَ الْاَقْلَامِ بِالْاُمُوْرِ
الْمَقْضِیَّۃِ اِلٰی مَقَامِ الْمُکَافَحَۃِ الَّتِیْ قَرَّبَہُ اللّٰہُ فِیْہِ وَاَدْنَاہُ
وَاَمَاطَ لَہٗ حُجُبَ الْاَنْوَارِ الْجَلَالِیَّۃِ وَاَرَاہُ بِعَیْنَیْ رَاْسِہٖ مِنْ
حَضْرَۃِ الرُّبُوْبِیَّۃِ مَا اَرَاہُ وَبَسَطَ لَہٗ بَسْطَ الْاِجْلَالِ فِی الْمَجَالِی الذَّاتِیَّۃِ

اور لی گئی حضرت جبرئیل روح لطیف اور جسم شریف کو آپکی حالت بیداری مین
مسجد حرام یعنی مسجد کعبہ سی طرف بیت المقدس کی اور تشریف فرما ہوی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جبرئیل کی ساتھہ آسمان پر اور دیکھا آپنی آسمانکی طبقہ
اولی مین حضرت آدم کو ایسی وہ کہ جلیل القدر اور عالی مراتب تہی اور دیکھا دوسری
طبقہ مین حضرت عیسی ابن البتول عفت اور عصمت دار کو اور دیکھا خالہ زاد بہائی عیسی کی
یحیی کو کہ دیا خدا نی اونکو حکم کرنا لڑکپن مین اور دیکھا تیسری مین حضرت یوسف کو کہ
دیا اللہ تعالی نی اونکو اچھی صورت اور جمال اور دیکھا چوتہی مین حضرت ادریس کو
کہ اوٹھا لیا خدا نی اونکو ایک اونچی مکان مین اور دیکھا پانچوین مین حضرت ہارون کو

که نہایت دوست تھی امت اسرائیلیہ مین اور دیکھا چھٹی مین حضرت موسی کو که کلام
کیا خدا نی اونسی اور پکارا اونکو اور دیکھا ساتوین مین حضرت ابراہیم کو که بچایا
خدا نی اونکو ساتھ سلامتی دل اور طبیعت کے اور بچایا اونکو آتش نمرود سی بعد اسکے
سدرة المنتہی کو پہنچی یہانتک سنا آپنی آواز قلم چلنی کی جو لکہتا تہا حاجتین مخلوقات کی
اور خدا سی قریب ہوئی مقام مواجہہ مین اور اوٹھایا اللہ نی پردہ انوار کا
اور دکھایا آپکو ساتھ دونون آنکہین سر مبارک کی حضرت ربوبیت نی جو کچھہ
دکھایا اور پہنچی مسندین اکرام کی جلوہ گاہ ذات کبریا مین **فائدہ**
کتب سیر مین لکھا ہی که جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرف قرب اتم اور دیدار
سی مشرف ہوئی اپنی بالہام ربانی کہا اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰاتُ وَالطَّیِّبَاتُ
سب عبادتین زبانی اور بدنی اور بیانی اللہ کی لئی ہین اللہ جل جلالہ نی فرمایا
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ سلام پر
ای پیغمبر اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی پہر آپنی فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا
وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ سلام ہمپر اور خدا کی نیک بندون پر سب فرشتون نی کہا
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
ہم گواہی دیتی ہین که کوئی لائق عبادت کی نہین سوا ای اللہ کی اور گواہی دیتی ہین

کہ محمد بندی اوسکی ہین اور رسول اوسکی چونکہ نماز معراج المومنین ہی وہ اصلی یا
وہی حال معراج جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم ہوا کہ نماز کی قعود مین
یہہ سب عبارت پڑہی جاوی قعود نماز کی سب ہیتا نومین بندیکی توقیر زیادہ
دلالت کرتا ہی کہ گویا بادشاہ حضور سی بندیکو بسبب کمال عنایت کی
اجازت بیٹھنی کی حاصل ہی ایسی جہت سی پڑہنا التحیات کا کہ بوقت
کمال توقیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عبارت اوسکی حاصل ہوئی تہی قعود مقرر ہوا
وَفَرَضَ عَلَيْهِ وَعَلَى أُمَّتِهِ خَمْسِينَ صَلٰوةً ثُمَّ أَنْهَلَ سَحَابَ
الْفَضْلِ فَرَدَّتْ إِلَى خَمْسِ عَمَلِيَّةٍ وَلَهَا أَجْرُ الْخَمْسِينَ كَمَا شَاءَ فِي الْأَزَلِ وَقَضَاهُ
اور مفروض ہوئین آپ پر اور آپکی امت پر پچاس وقت کی نماز پہر خداوند کریم
بفضل عمیم تخفیف کی پچاس سی پانچ وقت کی نماز پر اور پانچ وقت کی نماز کا
ثواب پچاس نمازونکا ثواب ملیگا جتنی کہ خدا تعالی نی پہلی فرض کی تہین یعنی ہر
نیکی کا دس گونہ ثواب ہوتا ہی جیسا کہ منطوق صدق وثوق سی ظاہر ہی
مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهُ عَشْرُ أَمْثَالِهَا پس پنج نمازین بحساب ثواب کی پچاس ہوئین
ثُمَّ عَادَ فِي لَيْلَتِهِ وَصَدَّقَهُ الصِّدِّيقُ بِمَسْرَاهُ وَكُلُّ ذِي عَقْلٍ وَرَوِيَّةٍ
وَكَذَّبَتْهُ قُرَيْشٌ وَارْتَدَّ مَنْ أَضَلَّهُ الشَّيْطَانُ وَأَغْوَاهُ

پہر مراجعت فرمائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی اوس رات معراج کی اور
تصدیق کی حضرت ابوبکر صدیق نی معراج کی اور سب عقل والون نی اور جہٹلایا اوسکو
قریش نی اور مرتد ہوی جنکو بہکایا اور اغوا کیا تہا شیطان نی **فائدہ**
مشہور ہی کہ جب آپنی مراجعت فرمائی بستر مبارک ہنوز گرم تہا اور زنجیر حجرہ کی
ہنوز ہلتی تہی روضۃ الاحباب مین زمانہ آمد و رفت تین ساعت لکہا ہی
پس اس عالم مین اثر توقف اور طول سیر کا معلوم نہین ہوتا تہا حضرت شیخ
مجدد الف ثانی و دیگر صوفیہ کرام نی لکہا ہی کہ معراج مین آپکا لیجانا از قبیل
آخرت ہی کہ اوس عالم مین بڑی گنجایش ہی ایک لمحہ مین صدہا سال کی کام ہو سکتی ہین

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ ۔ بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِنْ صَلٰوةٍ وَتَسْلِيْمٍ
الٰہی قبر احمد کو سراسر ۔ کر اپنی عطر رحمت سی معطر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ
ای اللہ رحمت کاملہ اور سلامتی بہیج اور زیادہ کر برکت اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

ثُمَّ عَرَضَ نَفْسَهُ عَلَى الْقَبَائِلِ بِأَنَّهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَاٰمَنَ بِهٖ
سِتَّةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ اخْتَصَّهُمُ اللّٰهُ بِرِضَاهُ وَحَجَّ مِنْهُمْ فِي الْقَابِلِ
اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا وَبَايَعُوْهُ بَيْعَةً خَفِيَّةً ثُمَّ انْصَرَفُوْا

وَظَهَرَ الْاِسْلَامُ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَانَتْ مَعْقِلَهُ وَمَاوَاهُ وَقَدِمَ عَلَيْهِ
فِي الثَّالِثَةِ سَبْعُوْنَ وَخَمْسَةٌ اَوْ ثَلٰثَةٌ وَاِمْرَاَتَانِ مِنَ الْقَبَائِلِ
الْاَوْسِيَّةِ وَالْخَزْرَجِيَّةِ فَبَايَعُوْهُ وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ اِثْنَيْ عَشَرَ نَقِيْبًا جَمَا
حَجَّةً سِرًّا فَهَاجَرَ اِلَيْهِمْ مِنْ مَكَّةَ ذَوُو الْمِلَّةِ الْاِسْلَامِيَّةِ وَ
فَارَقُوا الْاَوْطَانَ رَغْبَةً فِيْمَا اَعَدَّ لِمَنْ هَجَرَ الْكُفْرَ وَ
نَاوَاهُ وَخَافَتْ قُرَيْشٌ اَنْ يَّلْحَقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصْحَابِهِ
عَلَى الْفَوْرِيَّةِ فَاْتَمَرُوْا بِقَتْلِهِ فَحَفِظَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى مِنْ كَيْدِهِمْ وَنَجَّاهُ

اور فرمایا جناب رسالتمآب نی ایام حج مین قبائل عرب کو کہ مین رسول اللہ ہون
چھہ آدمی انصارسی جو مخصوص برضای الٰہی تھی ایمان لای اور مشرف باسلام
ہوی اور بارہ آدمی انصارسی سال قبائل مین حج کیا اور سبھون نی آپسی بیعت کی
بیعت خفیہ اور پھر گئی وہ سب مدینہ کو اور ظاہر و شایع ہوا اسلام مدینہ مین
اور مدینہ ملجا و ماوا ہوا اونکا اور تیسری سال کہ وہ تیرہوان سال نبوت تھا
بروایت حاکم پچہتر آدمی یا تہتر مرد اور دو عورتین ایک نسیبہ ام عمارہ
من بنی النجار دوسری ام منیع جماعت اوسیہ و خزرجیہ سی مشرف باسلام ہوین
پس بیعت کی اونہون نی اور امیر بنایا آنحضرت نی اونپر بارہ شخصونکو

که سردارون شریف تهی اور هجرت کی چند مسلمانون نی مکی سی طرف انصار کی
اور چهوڑا سبهون نی وطن کو اپنی رغبت سی اور چهوڑا جو کچهه که وعده
کیا تها چهوڑ دینی کفر کو اور دور کردینی بت کو اور ڈرتی سبا تسی که
آپ مل نجاوین جلدیسی اپنی اصحاب کے ساتهه تب مشوره کیا سبهون نی
آپکی قتل کرنیکو پس بچایا خداتعالی نی آپکو مکر سی اونکی اور نجات دی آپکو
حال ایکدن سرداران کفار قریش مثل ابوجهل بن هشام و عمر بن هشام و
ابو البختری وغیره دار الندوه مین که متصل خانه کعبه کی ایک مکان تها اور مشوره
لی گئی قریش وهان مجتمع هوا کرتی تهی واسطی مشوره کی اگلی امر مین مجتمع هوی
ابلیس لعین بصورت ایک پیر مرد کی وهان آموجود هوا کفار قریش اوسکی
آنیکو مخل سمجهی اسواسطی که مشوره تنهائی مین کرنا چاهتی تهی شیطان نی کها مین
ساکن نجد هون اور مجهی معلوم هی جس باب مین تم مشوره کیا چاهتی هو مین
تجربه کار هون اس امر مین صلاح نیک دونگا کفار یهه بات سنکی خوش هوئی
اور اوسکی آنیکو غنیمت سمجهی اصطلاح مین شیطان کو شیخ نجدی جو کهتی هین
منشا اوسکا یهه هی قصه هی بعد ازین کفار نی مشوره پیش کیا اور کها که
محمد نی همین عاجز اور تنگ کیا هی همین کافر کهتی هین ٹهکانا همارا دور رخ

بتاتی ہین معبودونکو ہماری برا کہتی ہین ہماری جماعت مین تفرقہ ڈالدیا بعید نہین کہ اپنی تابعین اور رفقا کی زور سی تمہسی لڑنیکا قصد کرین اونکی لئی اینسی تدبیر سوچو کہ بالکل دفع ہوجاوین ایک شخص اونمین سی کہا کہ محمدؐ کو کوٹھڑی مین قید کرو اور ایک علیحدہ جگہہ کہ کوئی اونسی ملنی نپاوی فتنہ کل یہی ہی کہ لوگ اونکا کلام سنکی فریفتہ ہوجاتی ہین جب اونسی کوئی ملنی نپاویگا تو یہہ فتنہ موقوف ہوجاویگا شیخ نجدی نی کہا یہہ رای پسندیدہ نہین ہی بنی ہاشم اور تابعین محمدؐ کی اسبات مین مزاحم ہونگی اور نوبت قتال اور جدال کی پہنچیگی بعد ازان ایک شخص نی کہا کہ میری رای یہہ ہی کہ محمدؐ کو یہانسی نکالدو یہان نرہینگی تو ہم اونکی شر سی محفوظ رہینگی شیخ نجدی نی کہا کہ یہہ رای بہی ناصواب ہی محمدؐ کی زبان آوری اور سحر بیانی معلوم ہی جہان جاوینگی لوگونکو مسخر کرلینگی اور تابعین اونکی اونسی جاملینگے زور پیدا کرکی پہر چڑہ آوینگی اور ہنگامہ آرای جدال و قتال پر کرینگی بعد ازان ابو جہل نی یہہ رای نکالی کہ ہر قبیلہ قریش مین سی ایک ایک آدمی منتخب ہو اور رات کو سب مجتمع ہو کی محمدؐ کی مکان پر جا کی محمدؐ کو قتل کرین بنی ہاشم ساری قبایل قریش سی طاقت مفارقت کی رکہتی بالضرورت دیت یعنی خون بہا پر راضی

سرداروں نے بموجب عقل و فہم کے

ہو جاتی ہیں اور تم لوگ بے تکلف ادا کر دینگی ابلیس لعین نے اس امر کو نہایت
پسند کیا اور اسبات پر مشورہ ختم کر کے عزم بالجزم اس امر کا کر کے ہانسی اوٹھی
اللہ جل جلالہ نے اس سب مشورہ کی خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچائی چنانچہ
آیہ کریمہ وَإِذْ يَمْكُرُ بِكَ الَّذِينَ كَفَرُوا لِيُثْبِتُوكَ أَوْ يَقْتُلُوكَ
أَوْ يُخْرِجُوكَ وَيَمْكُرُونَ وَيَمْكُرُ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ
ایسی بابت میں نازل ہوئی اور حکم نازل ہوا کہ تم مدینہ کو ہجرت کر جاؤ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کیوقت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لیگئے
اور انسے تنہائی میں حال بیان کیا اور کہا کہ تم رفیق ہو ابوبکر صدیق نے
عرض کیا کہ میں نے دو اونٹنیاں اسی سفر کے لئے خریدی ہیں آپنے فرمایا کہ اونمیں
سے ایک جو ہے اوسی قیمت کو دو جس قیمت کو تمنے لی ہے ابوبکر صدیق نے کہا
آپکی ویسے ہی نذر ہے آپنے فرمایا نہیں یہ تو ہم بقیمت لینگے حضرت ابوبکر صدیق نے کہا

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيمَ بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِنْ صَلٰوةٍ وَتَسْلِيمٍ

الٰہی قبر احمد کو سراسر کر اپنی عطر رحمت سے معطر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

ای اللہ رحمت کاملہ اور سلامتی بھیج اور زیادہ کر برکت اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے

وَاَذِنَ لَهٗ فِی الْهِجْرَةِ فَرَقَبَهُ الْمُشْرِكُوْنَ لِيُوْرِدُوْهُ بِزَعْمِهِمْ حِيَاضَ
الْمَنِيَّةِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ وَنَثَرَ عَلٰى رُؤُسِهِمُ التُّرَابَ وَحَثَاهُ

اور حکم ہوا آپکو ہجرت کا اور انکو حجرہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف
رکہتی تہی کہ جماعت مشرکین نی دروازہ آپکا گہیر لیا اور وہاں مجتمع
ہوئی پس تنگ کیا آپنی اونکو اور ایک مٹہی خاک پہینک ماری اونکی
سر پر چنانچہ یہہ معجزہ آپکا خدا تعالی نے قرآن میں فرمایا وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى

وَاَمَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَارَ ثَوْرٍ وَفَازَ الصِّدِّيْقُ
فِيْهِ بِالْمَعِيَّةِ وَاَقَامَا فِيْهِ ثَلَاثًا تَحْمِي الْحَمَائِمُ وَالْعَنَاكِبُ حِمَاهُ

اور قصد کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ساتہہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی غار
ثور میں اور رہی وہاں تین دن تک کبوتر کی جوڑی نی انکی غار میں انڈی دینا
شروع کیا اور مکڑی نی جالا غار کی منہہ پر لگا دیا **فائدہ**
یہہ معجزہ اپکا نسیم الریاض شرح شفای قاضی عیاض میں یوں لکہا ہی کہ
طبرانی و بیہقی اور ابو نعیم اور بزار اور ابن سعد نی زید بن ارقم اور
مغیرہ بن شعبہ سی روایت کی ہی کہ جس رات میں جناب رسالت مآب
اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ غار ثور میں جا چہپی تہی خدا تعالی نی

ایکدرخت کو حکم دیا تہا کہ وہ غار پر اسطرح آجاکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسنی ڈہک لیا اور خدا تعالی نی حکم دیا دو کبوتروں کو کہ وہ اکر غار کی منہ پر ٹہری اور وہان گہونسلا بناکر انڈی دیی اور مکڑی نی آکر غار کی دروازی پر جالا لگا دیا جب قریش کی لوگ آپکی ڈہونڈہنی کو آئی اور غار تک پہنچی غار پر کبوتروں کو اور مکڑی کی جالی کو دیکہکر کہنی لگی کہ اگر وہ اسمین ہوتی تو کبوتر اسکی دروازی پر نہ ٹہرتی اور مکڑی کا جالا اسطرح نہوتا اور اتنا قریب پہنچ گئی تہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکی باتین سنتی تہی اور اگر اچہی طرح نظر کرتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہہ لیتی پر وہ پہر گئی **فائدہ** بعضی علما نی لکہا ہی کہ حرم مین جو اب کبوتر ہین سو وہ اوسی کبوتر کی جوڑی کی اولاد مین ہین

ثُمَّ خَرَجَا مِنْهُ لَيْلَةَ الْاِثْنَيْنِ وَهُوَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى خَيْرِ مَطِيَّةٍ وَتَعَرَّضَ لَهُ سُرَاقَةُ فَابْتَهَلَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ وَدَعَاهُ فَسَاخَتْ قَوَائِمُ فَرَسِهِ فِى الْاَرْضِ الصَّلِبَةِ الْقَوِيَّةِ وَسَأَلَهُ الْاَمَانَ فَمَنَحَهُ اِيَّاهُ

بعد ازان دونون حضرات مع الخیر غار سی شنبہ کی دن باہر تشریف لائی آپ اونٹنی پر اور سراقہ نی آپکا تعاقب کیا آپنی بدرگاہ رب العزت گریہ وزاری کی اور اوسکی حق مین بددعا کی گہوڑیکی پیر زمین مین دہس گئی

سراقہ نے آپسے امان چاہی پہر اوسکو امان دی معجزہ صحیحین مین حضرت ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ہمارا پیچہا کیا سراقہ بن مالک نے سو مینے اوسے دیکہکر
کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمین ایک شخص نے آلیا آپنے فرمایا لا تحزن
ان اللہ معنا یعنی غم مت کرو اللہ ہمارے ساتہہ ہی پہر آپنے سراقہ کے
لیے بد دعا کی سو اوسکا گہوڑا پیٹ تک سخت زمین مین گہس گیا اور
اوسنے کہا کہ مجہے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ تم دونون صاحبون نے میری لئے
بد دعا کی اب دعا کرو کہ مین نجات پاؤن اور مین قسم کہاتا ہون کہ
تمہاری طلب کرنے والونکو مین پہیر دونگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکی نجات کے لئے دعا کی سو اوسنے نجات پائی اور پہر گیا او جو کوئی اوسے
ملتا تہا پہیر دیتا تہا اور کہدیتا تہا کہ ادہر کوئی نہین ہی انتہی فائدہ
یہہ معجزہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مثل اوس معجزہ موسی کی ہی کہ جو قارون
کے واقع ہوا تہا کہ زمین نے باطاعت موسی قارونکو خسف کر لیا اور قصہ اوسکا
تفسیر بیضاوی وغیرہ مین اسطرح پر لکہا ہی کہ قارون اکثر حضرت موسی کو
ایذا دیا کرتا تہا اور حضرت موسی بسبب قرابت اوسکے کچہہ ایذا دہی اوسکا نہ تہا
درگذر کرتے تہی یہانتک کہ زکوۃ کا حکم نازل ہوا اور حضرت موسی نے اوس سے

لکہا

کہا کہ تو ہزار درم مین سی ایک ہی درم ادا کر اوسنی جو حساب کیا تو اوسکی بہت ہی
روپئی ہوئی تب اوسنی قصد کیا کہ حضرت موسیٰ کو جمع بنی اسرائیل میں
تہمت لگاوی تاکہ وہ بی اعتقاد ہو جاوین اور ایک فاحشہ عورت کو بہت مال دیا
تاکہ وہ حضرت موسیٰ کو تہمت لگاوی عید کیدن حضرت موسیٰ خطبی مین وعظ بیان
فرماتی تہی سو اپنی کہا کہ جو کوئی چوری کری اوسکی ہاتہہ ہم کاٹ ڈالین گی
اور جو کوئی زنا کری اور نکاح ہوا ہو تو اوسی ہم سنگسار کرینگی قارون نی کہا
جو تمنی بہی ایسی ہی حرکت کی ہو آپہی فرمایا ہو جنی ایسی حرکت کی ہو تو مجہی بہی
ایسی ہی سزا لازم ہی قارون نے کہا کہ بنی اسرائیل کہتی ہین کہ تمنی فلانی عورت سی
زنا کیا حضرت موسیٰ نی اوس عورت کو بلوایا اور خدا کی قسم دیکر کہا کہ تو سچ کہہ
اوسنی کہا کہ قارون نی مجہی مال دیا ہی اسواسطی کہ مین آپکو تہمت لگاؤن
تب حضرت موسیٰ نی جناب الٰہی مین سجدہ کر کی قارونکی شکایت کی الله جل جلالہ نے
وحی بہیجی کہ زمین کو ہمنی تمہارا تابع کیا جو چاہو سو اوسی حکم دو حضرت موسیٰ نی
فرمایا یا ارض خذیہ یعنی ای زمین پکڑ اسی زمین نی گہٹنون تک اوسی
نگل لیا پہر آپنی فرمایا کہ خذیہ پہر زمین اوسی کمر تک نگل گئے
پہر آپنی فرمایا کہ خذیہ اور زمین نی گردن تک قارونکو نگل لی پہر کہا

تھا پانیکو زمین نی بالکل قارونکو دہنسالیا اور جب سی زمین نی قارونکو دہنسانا
شروع کیا وہ کمال زاری اور عاجزی حضرت موسیٰ سی کرتا رہا مگر حضرت موسیٰ نی
اوسپر کچھہ رحم نکیا اسی جہت سی وحی الٰہی نازل ہوی کہ ای موسیٰ تنسی قارون نے
انتہی کی زاری اور عاجزی کی اگر میری جنابمین ایکبار بہی دعا کرتا تو مین
قبول کر لیتا پہر بنی اسرائیل نی کہا کہ موسیٰ نی قارونکو اسو اسطی ہلاک کیا کہ
اوسکا مال آپ لیلیوین پس حضرت موسیٰ نی دعا کی جناب الٰہی مین اور قارونکا
گہراور مال بہی خسف ہوگیا انتہی فائدہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سی جو معجزہ مذکور الصدر مثل معجزہ حضرت موسیٰ کی ظاہر ہوا اوسمین ایک طرحکی
افضلیت آپ کی حضرت موسیٰ پر واضح ہوتی ہی اور ظہور شان
اوس سی عیان ہوتی ہی کہ سراقہ نی جب آپکی خدمت مین تضرع وزاری کی
تو آپنی اوسی نجات دی اور حضرت موسیٰ نی تضرع وزاری قارون پر کچھہ التفات نکیا

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمْ بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِنْ صَلٰوةٍ وَتَسْلِيْمْ
الٰہی قبر احمد کو سراسر کر اپنی عطر رحمت سی معطر
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ
ای اللہ رحمت کاملہ اور سلامتی بہیج اور زیادہ کر برکت اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

ومرّ صلى الله عليه وسلم بقديد على ام معبد الخزاعية
واراد ابتياع لحم او لبن منها فلم يكن جباءها الشئ من
ذلك قد حواه فنظر الى شاة في البيت قد خلفها الجهد عن
الرعية فاستاذنها في حلبها فاذنت وقالت لو كان بها حلب
لاصبناه فمسح الضرع منها ودعا الله مولاه ووليه فدرّت و
حلب وسقى كلاً من القوم وارواه ثم حلب وملأ الاناء
وغادره لديها آية جلية فجاء ابو معبد وراى اللبن فذهب
به العجب الى اقصاه وقال انّى لك هذا ولا حلوب بالبيت
تبضّ بقطرة لبنية فقالت مرّ بنا رجل مبارك كذا وكذا
جثمانه ومعناه فقال هذا صاحب قريش واقسم
بكل اليه بانه لو راه لامن به واتبعه وادناه

اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن خیمہ ام معبد قدید مین پہنچی اور
طلب کیا ام معبد سی گوشت اور دودھ اوسکی پاس کوئی چیز انمین سی نہ تہی ایک بکری
گوشہ خیمہ مین کہ وہ بسبب لاغری کی جنگل کو چرنی کی لئی بہی نہین جاسکتی تہی
آپنی دوہنی کی اوس سی اجازت چاہی ام معبد نی اجازت دی اور کہا کہ

اگر دودہ ہوتا اسکو تو دوہنی مین آپنی اوسکی تہن پر ہاتہہ لگایا اور بسم اللہ کہی اوسکی مالک کو بلایا فوراً تہن اوسکی دودہ سی بہر گئی اور آپنی دوہنا شروع کیا اور پلایا سبہونکو خوب سیر ہوکر پہر آپنی دوہا اور دودہ کی برتن کو بہر دیا اور صاف چہوڑ دیا نزدیک اوسکی پہر آئی ابو معبد شوہر ام معبد کی وہ دودہ دیکہہ کی نہایت متعجب ہوی اور کہا ابو معبد نی کہ یہہ دودہ کیونکر ہوا گہر مین تو ایک قطرہ بہی دودہ نہ تہا ام معبد نی کہا کہ یہہ برکت ایک مہمان عزیز کی ہے کہ وہ نہایت جمیل اور شکیل تہا اور سب خوبیونسی معمور تہا کہا ابو معبد نی کہ وہ نبی اخر الزمان صاحب قریش تہی اور سب نی قسم کہائی کہ اگر ہم دیکہتی و انکو تو ضرور ایمان لاتی اور تابعداری اور اطاعت اونکے کرتی فائدہ یہہ معجزہ شرح السنہ مین یون لکہا ہے کہ حبیش بن خالد برادر ام معبد سی روایت ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہجرت کئی ہوی مکی سی مدینی کو جاتی تہی آپ اور ابوبکر صدیق اور حضرت ابوبکر کا غلام فہیرہ اور عبد اللہ لیثی کہ راہ بتانی کی لئی آپکی ساتہہ تہا ام معبد کی خیمہ پر گذری اور اوس سی گوشت اور چہوہارے چاہی تاکہ خرید کرین اوسکی پاس نہ تہی اور ان ایام مین وہان قحط تہا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ام معبد کی خیمہ مین

ایک بکری کو دیکھا انہی پوچھا کہ یہہ کیسی بکری ہی ام معبد نی کہا کہ بسبب لاغری
دور بکریونکی ساتھہ چرنیکو نہین جاسکتی اس سبب سی یہان بندہی ہی آنحضرت نی فرمایا
کہ اسکی کچھہ دودہ ہی اوسنی کہا کہ یہہ اس قابل نہین ہی کہ اسکی دودہ ہو آپنی
فرمایا کہ جو تم اجازت دو تو ہم اسی دوہین اوسنی کہا کہ اگر آپ اسمین دودہ دیکھین
تو اسی دوہ لین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی دعا مانگی اور اوس بکری کی تہن پر
ہاتھہ پہیرا اور بسم اللہ کہی پہر اوس بکری کی بابت دعا کی اوسنی پانو دوہنی کیلئے
پہیلادی اور دودہ اوسکے تہنون مین بہر آیا اور اوسنی جگالی
کرنی شروع کی پہر آپنی ایک بڑا برتن منگوایا جسمین آٹہہ نو آدمی سیراب ہو کی پی لین اور
اوسمین دودہ دوہا اور وہ سارا برتن بہر گیا پہر آپنی پہلی ام معبد کو دیا اوسنی خوب
سیر ہوکی پیا پہر اپنی ہمراہیونکو آپنی پلایا یہانتک کہ وہ بہی خوب چہک گئی پہر سب کی
پیچہی آپنی پیا بعد اوسکی پہر دوہ کی آپنی وہ برتن بہر دیا اور ام معبد
پاس چہوڑا اور ام معبد مسلمان ہوگئی اور آپنی وہانسی کوچ فرمایا

وَقَدِمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ ثَانِي
عَشَرَ رَبِيعِ الْاَوَّلِ وَاَشْرَقَتْ بِهِ الشَّمْسُ اَنْوَارُهُ اِرْجَاءَهَا الزَّكِيَّةُ
وَتَلَقَّاهُ الْاَنْصَارُ وَنَزَلَ بِقُبَاءٍ وَاَسَّسَ مَسْجِدَهَا عَلَى تَقْوَاهُ

اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی مدینہ طیبہ مین دوشنبہ کیدن بارہوین تاریخ ربیع الاول کی اور برکت قدوم میمنت لزوم منور ہوا تمام اطراف مدینہ طیبہ کا اور ملاقات کی انصار نی آپسی اور اونتری آپ مسجد قبا مین وہ مسجد جسکی بنیاد ہوی تقوی پر فائدہ معجزات آنسرور کائنات علیہ الوف التحیۃ والتسلیمات کے زاید از حد بین مقدور شمار سی باہر ہین لیکن جو معجزات کلام اللہ اور احادیث صحیحہ سی ثابت ہین مجملاً لکھی ہین حضرت قاضی عیاض نی کتاب الشفا بتعریف حقوق المصطفیٰ مین لکھا ہی کہ کلام اللہ مین باعتبار بلاغت کی سات ہزار سی کچھ زیادہ معجزہ ہین اور اسپر ایک دلیل قوی ذکر کی ہی یعنی یہہ کہ علمای محققین نی لکھا ہی کہ کلام اللہ مین سی جسقدر کلام کہ برابر سورہ انا اعطینا کی ہی معجزہ ہی اور سورہ انا اعطینا مین دس کلمہ ہین اور ساری کلام اللہ مین کچھہ اوپر ستتہر ہزار کلمہ ہین سو جب ستتہر ہزار کو دس پر قسمت کرین سات ہزار سات سو حاصل ہوتی ہین پس کلام اللہ مین سات ہزار سات سو معجزہ ہین اور جو کتب احادیث وسیر مین قلم بند ہین تخمیناً ہزار ہین فائدہ بعضی علمانے لکھا ہی کہ اقسام جملہ عوالم کی نو ہین اول عالم معاسنے دوسری عالم ملائکہ تیسری عالم جن چوتہی عالم انس پانچوین عالم علویے چہٹی عالم بسایط ساتوین عالم جمادات اٹھوین عالم نباتات نوین عالم حیوانات

سو عالم معانی مین خود قرآن مجید معجزہ ہی اور بہی قرآن مجید بہت پیشین گوئیون
پر مشتمل ہی منجملہ پیشین گوئیہا ہی قرآن مجید کی ایک پیشین گوئی یہہ آیۃ کریمہ ہی
لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا
قَرِيْبًا وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا
تفصیل اوسکی یہہ ہی کہ سال ششم مین ہجرت سی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بقصد عمری کی چودہ یا پندرہ سو آدمیونکی طرف مکی کی تشریف لی گئی
تہی کفار قریش آپکو عمرہ کرانیسی مانع ہوی آپنی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کو کفار مکی کی پاس برسالت بہیجا پہر لشکر مین خبر آئی کہ حضرت عثمان رض کو
کفار نی شہید کر ڈالا تب آپ ایکدرخت کی تلی ہو بیٹہی اور اپنی لوگونسی بیعت
قتال کفار پر لی اور سب اصحاب حاضرین نی بیعت کی اور عہد کیا جب تک
بدنمین جان ہی کافرونسی لڑینگی اور منہہ موڑینگی سو یہہ عہد و استقامت اور
استقلال اور جان نثاری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ تعالی کو کمال
پسند ہوی اور اللہ تعالی نی یہہ آیتین اسطی اظہار رضامندی اپنی اہل بیعت رضوان اللہ علیہم
نازل فرمائین اور وعدہ کیا کہ عنقریب انعام مین اس بیعت کی ہمنی تمہین

ایک فتح عنایت کی جسمین بہت سی غنیمتین پاوگی سو مطابق اسکی واقع ہوا
کہ حدیبیہ سی پہرتی ہی خیبر پر آپنی فوج کشی کی اور وہ آپ پر فتح ہوا اور قلعی
وہانکی ہاتہہ آئی اور بہت سی غنیمت ہاتہہ لگی اور باغات اور املاک غیر
منقولہ اسقدر ہاتہہ ائی کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنی ہوگئی
اور جناب رسول خدا علیہ الوف التحیۃ والثنا نی فدک وغیرہ باغات اپنی
ذاتکی لئی کہ اونمین سی خرچ ایک سال کی قوت کا اپنی عیال کیواسطی رکہہ لیتی
تہی اور فقرای بنی ہاشم پر بہی ونمین سی خرچ کرتی تہی اور عالم ملائکہ کی معجزات
کیطرف اون ایات مین اشارہ ہی جنمین ملائکہ کی نازل کرنیکا ذکر ہی مثلا قران مجید
مین ہی کہ خدا تعالی بروز بدر فرشتونکو نازل کیا ایہ کریمہ اذ تقول
للمؤمنین الن یکفیکم ان یمدکم ربکم بثلثة
الاف من الملئکة منزلین بلی ان تصبروا وتتقوا
ویاتوکم من فورهم هذا یمددکم ربکم بخمسة الاف من
الملئکة مسومین اور عالم انسان کی معجزات کیطرف مثلا محفوظی
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قتل سی اس ایہ کریمہ سی ثابت ہے
واللہ یعصمک من الناس یہہ دال ہی اس تصرف عام پر نسبت

سب انسانونکی کہ کوسی اُنکی مثل پر قادر نہوگا اور عالم جنات معجزہ انکی طرف آیہ کریمہ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ مین اشارہ ہی اور عالم علوی مین معجزہ شق القمر آیہ کریمہ اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ مین تصریح مذکور ہی اور عالم بسائط مین معجزہ عنصر خاک آیہ کریمہ وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى مین اشارہ ہی اور معجزہ عنصر اب آیہ کریمہ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمْ مین اشارہ ہی اور معجزہ عنصر ہوا آیہ کریمہ فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيْحًا وَّجُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا مین مذکور ہی پس اقسام تفصیل مین سے فقط عوالم موالید ثلثہ یعنی جمادات نباتات حیوانات باقی رہ گئی اونکی معجزات قرآن مجید مین مذکور نہین ہوی اور اونکی مذکور نہونیکی یہہ وجہ ہوسکتی ہی کہ جب عالم انسان کی معجزات مذکور ہوی اور وہ بہی منجملہ موالید ثلثہ از قبیل حیوانات ہی اور یہ صفات تینو موالید کی مشتمل ہی پس حاجت ذکر معجزات موالید ثلثہ کی باقی نہی پس ثابت ہوا کہ جملہ اقسام عوالم کی معجزات آنحضرت کی قرآن مجید مین مذکور ہین

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَهُ الْكَرِيْمَ بِعَرْفٍ شَذِيٍّ مِّنْ صَلٰوةٍ وَّتَسْلِيْمٍ

الٰہی قبر احمد کو سراسر کرانی عطر رحمت سی معطر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ

ای اللہ رحمت کاملہ اور سلامتی بھیج اور زیادہ کر برکت اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْمَلَ النَّاسِ خَلْقًا وَّخُلُقًا ذَاتًا وَّصِفَاتٍ سَنِيَّةً

اور آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نہایت خوبرو اور خوشنوترین قوم تھی اور ذات بابرکات

آپکی مجمع اخلاق کریمہ و معدن حسنات سعیدہ تھی فائدہ تفسیر بیضاوی مین تحت آیہ کریمہ انک لعلی

خلق عظیم کی لکھا ہی کہ ایک شخص نی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی پوچھا کہ خلق آنحضرت کا

کیسا تھا کہ اوسکو حق تعالی نی مقام مدح مین یاد فرمایا ہی حضرت عائشہ رض

نی فرمایا کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْاٰنُ خلق آپکا قرآن تھا یعنی جو چیز کہ قرآن مین

پسندیدہ ہی وہ آپسی بالطبع صادر ہوتی تہی اور جو چیز کہ قرآن مین نکوہیدہ

ہی اوس سی آپ بالطبع متنفر ہوتے تہی شعر

وصف خلق کسی کرتوان ست خلق اوصف او چہ امکان است

اور حدیث مین آیا ہی کہ اِنَّمَا بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْاَخْلَاقِ یعنی نہین بہیجا گیا

مگر واسطی اسکی کہ بزرگی سب پیغمبرون کی تمام کرون مین مثل صفوت

آدم و فہم ادریس و شکر نوح و جود ہود و عبادت صالح و خلت خلیل و

عزم موسی و صبر ایوب و عدل داؤد و تمکین سلیمان و امر معروف و نہی از منکر

حضرت یحیی و زہد عیسی صلواۃ اللہ علیہم اجمعین الحاصل انسرو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم مجمع اخلاق تمام انبیا کرام کی تہی مصرع آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری
مَرْبُوعَ الْقَامَةِ اَبْيَضَ اللَّوْنِ مُشْرَبًا بِحُمْرَةٍ
قد مبارک میانہ تہا نہ بہت بلند و دراز اور نہ قصیر و کوتاہ سفیدی مائل بسرخی تہا
فائدہ اختلاط سفیدی سی سرخی مین جسکو ہماری عرف مین
گندمی رنگ کہتی ہین عجب ملاحت رنگ مین پیدا ہی کہ جسکی
دلربائی کو دل ہی جانتا ہی اور حضرتکی بدنکا نور چاند کی نور سی زیادہ تہا
براء بن عازب سی روایت ہی کہ دیکہا مینی آپکو چاندنی راتمین ایک حلہ سرخ
یعنی دہاری دار پہنی پہر دیکہتا تہا مین حضرت کو ایک نظر اور چاند کو
ایک نظر قسم خدا کی حضرتکا بدن چاند سی زیادہ روشن نظر آتا تہا
وَاسِعَ الْعَيْنَيْنِ اَكْحَلُهُمَا اَهْدَبَ الْاَشْفَارِ قَدْ مُنِعَ الزَّجَجُ حَاجِبَاهُ
چشمان مبارک بڑی تہین سرمگین اور بغیر سرمہ لگائی ایسا معلوم ہوتا تہا کہ سرمہ لگا ہی
مژگان شریف دراز تہی ابروی مبارک باریک تہین کمانکی صورت ملی ہوئی معلوم ہوتی
تہین فائدہ بخاری نی ابن عباس اور بیہقی نی بی بی عائشہ رض سی روایت کی ہی کہ حضرت
اندہیری مین ایسا دیکہتی تہی کہ جیسا اوجالی مین یعنی آپکی نگاہ

کا یہہ معجزہ تہا کہ اندہیری وجالی مین برابر نظر آتا اور آگی پیچہی سنی اور دیکہتی
حدیث مین آیا ہی کہ آپ مقتدیونسی فرماتی کہ جلدی نکرو مجہسی رکوع اور
سجدہمین تمکو آگی پیچہی سی یکسان دیکہتا ہون اور قوت بینائی کا یہہ حال تہا کہ
حضرت ثریا کی تاری گیارہ یا بارہ گن لیتی اور وقت بنای مسجد کے
مدینہ مین کعبی کو ظاہر کی آنکہونسی دیکہکر سمت قبلہ درست فرمائے

مُفَلَّجُ الْاَسْنَانِ وَاسِعُ الْفَمِ حَسَنَةٌ وَاسِعُ الْجَبِیْنِ ذَاجَبْهَةٍ
هِلَالِيَّةٍ سَهْلُ الْخَدَّيْنِ يُرَى فِي اَنْفِهٖ بَعْضُ احْدِيْدَابٍ حَسَنُ الْعِرْنِيْنِ

دندان نورافشان کشادہ تہی دہن مبارک کشادہ تہا یعنی نہایت تنگ کہ
بدنما ہو نہ تہا جبین نور آگین کشادہ تہی گویا ٹکرہ چاند کا تہا رخساری نرم
اور نازک بکمال نظارت اور لطافت تہی بینی مبارک بلند اور باریک
خوشنما تہی **حکمت** حدیث مین آیا ہی کہ اگلی دانت کشادہ تہی اور حکمت کشادگی
اون دانتون مین یہہ تہی کہ شعاع تجلیات الٰہی کہ حضرت کی
دل مین جلوہ گر تہی اس راہ سی چہرۂ مبارک پر نورافشان رہتی چنانچہ
ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہین کہ جب حضرت ہونٹ کہول کر
بات کرتی نظر آتا کہ دو دانتو اگلی کی کشادگی سی نور نکلتا ہی **فائدہ**

اور جگہ

اور جب کہ خود حق سبحانہ و تعالی نی آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اعضائی شریفہ

کی مدح و توصیف قران شریف مین فرمائی ہی پہر بشر کی کیا مجال ہی کہ حسن و

خوبیان آپکی بیان کرسکی دل فیض منزل کہ جسکی دلربائی کو دل الٰہی جانتا ہی

نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِيْنُ عَلٰى قَلْبِكَ زبان صدق ترجمان فَإِنَّمَا يَسَّرْنَاهُ

بِلِسَانِكَ بصر نور مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى روی شریف قَدْ نَرٰى

تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ دست و گردن مبارک وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ

مَغْلُوْلَةً إِلٰى عُنُقِكَ سینہ سرور گنجینہ أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ

پشت اطہر وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْ أَنْقَضَ ظَهْرَكَ

اِقْنَاهُ بَعِيْدُ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ بَسْطُ الْكَفَّيْنِ

ضَخْمُ الْكَرَادِيْسِ قَلِيْلُ لَحْمِ الْعَقِبِ كَثُّ اللِّحْيَةِ

شانی اونچی یعنی درمیان دونون شانونکی بُعد اور مسافت تہی ہتیلیان

پُرگوشت و نرم ہیلی ہتین کلائیان چوڑی چوڑی اور درازہین ایڑیان

کم گوشت تہین ریش مبارک گہنی تہی یعنی طول و عرض مین سب طرف سی

بہری ہوئی اور خوب گہنی بکمال زیبائش تہی ایسی ہی حدیث ابن ابی ہالہ مین آیا

فائدہ رکہنا داڑہی کا کلام مجید سی ثابت ہی چنانچہ تفسیر کشاف و مدارک التنزیل مین تحت آیہ

یزید فی الخلق ما یشاء کی لکہا ہی ہوالوجہ الحسن و الصوت الحسن والشعر الحسن
والملاحۃ فی العینین والایۃ مطلقۃ تتناول کل زیادۃ فی الخلق من طول قامۃ
واعتدال صورۃ وتمام فی الاعضاء وما اشبہ ذالک انتہی مختصراً ظاہر ہی کہ
شعر حسن سی مراد داڑہی ہی بدلیل این الفاظ کہ بعضی ملائکہ تسبیح کرتی ہیں سُبْحَانَ
الَّذِیْ زَیَّنَ الرِّجَالَ بِاللُّحٰی وَالنِّسَآءَ بِالْقُرُوْنِ وَالذَّوَائِبِ
پس معلوم ہوا کہ حسن وجمال ڈنکی داڑہی کہنی ہین ہی کترواٹی ورمونڈوانی مین اور
حدیث مین آیا ہی جُزُّوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی کترو موچہونکو
اور رکہو داڑہیونکو اور حدیث مین آیا ہی اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا
اللُّحٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ پست کرو موچہونکو اور چہوڑو داڑہیونکو
پس رکہنا داڑہی کا بدلیل حدیثین صحیحین کی واجب ہی اور مدارج النبوۃ مین لکہا کہ
داڑہی امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بہرلی تہی سینہ کو اور ایسی ہی
داڑہی امیر المومنین حضرت عمر وعثمان رضی اللہ عنہم اور حضرت محبوب سبحانی
رحمۃ اللہ کی تہی فقہا نی سال لحیہ کو مباح لکہتی ہین وعلیہ الفتوی کما فی الحمیدیۃ
اور نہایہ حاشیہ ہدایہ مین لکہا ہی اَللِّحْیَۃُ عِنْدَنَا طُوْلُهَا بِقَدْرِ الْقَبْضَۃِ
وَمَا وَرَاءَ ذٰلِکَ یَجِبُ قَطْعُہٗ ھٰکَذَا رُوِیَ عَنِ النَّبِیِّ عَلَیْہِ السَّلَامُ

داڑہی

داڑہی نزدیک ہمارے درازی وسکی بقدر ایک مٹھی کی ہی اور سوائی وسکی واجب کترنا وسکا اور اختیار شرح مختار مین لکہا ہی کہ اَلتَّقْصِیْرُ فِیْہَا سُنَّۃٌ وَھُوَ اَنْ یَقْبِضَ الرَّجُلُ لِحْیَتَہٗ فَمَا زَادَ عَلٰی قَبْضَۃٍ قَطَعَہٗ لِاَنَّ اللِّحْیَۃَ زِیْنَۃٌ وَطُوْلُھَا الْفَاحِشُ خِلَافُ الزِّیْنَۃِ کترنا داڑہی کا سنت ہی یا سطور کہ پکڑے مرد داڑہی اپنی مٹھی سی جو زیادہ ہو مٹھی سی کترے وسکو اسواسطی کہ داڑہی زینت ہی اور بہت بڑی خلاف زینت ہی اِشْتَبَاہٗ یہہ روایت دلالت کرتی ہی اوپر وجوب قطع لحیہ کی ماورای قبضہ کی وحدیثین صحیح جو مذکور ہوئی ہین معارض وسکی ہین اِنْتَبَاہ فقہای کاملین نی جواب اسکا لکہا ہی کہ مراد وجوب سی یہب مین وجوب استحسانی ہی یا مراد اوس سی سنت موکدہ قریب وجوب کی ہی ایسی ہی مرقاۃ مین ہی وَقَدْ اَخَذَ مَا تَحْتَ الْقَبْضَۃِ ابْنُ عُمَرَ وَجَمَاعَۃٌ مِنَ التَّابِعِیْنَ وَاسْتَحْسَنَہُ الشَّعْبِیُّ وَابْنُ سِیْرِیْنَ اور مکروہ ہی سفید کرنا داڑہی کا گندہک وغیرہ سی یا پیٹنا داڑہی کا یا دوتا کرنا یا بالا کرنا یا باندہنا کترہ سی تاکہ بال داڑہی کی تنگ اور پست کرنا موچہونکا واجب ہی اور بڑہانا موچہونکا منع ہی بدلیل حدیث مَنْ لَمْ یَاْخُذْ مِنْ شَارِبِہٖ فَلَیْسَ مِنَّا یعنی جسنی کہ پست نکیا موچہہ کو اپنی

پس نہین ہی وہ شخص ہماری سنت اور طریقہ پر مگر غازیونکو دار الحرب مین
بڑہانا موچہہ کا جائز ہی تاکہ ہیبت ناک معلوم ہون آنکہو مین دشمنون کی چنانچہ
فتاوی حمادیہ مین مذکور ہی رُوِیَ اَنَّ الْخَالِدَ بْنَ الْوَلِیْدِ کَانَ یَطُوْلُ
شَارِبَہٗ لِیَکُوْنَ اَھْیَبَ اور بروایت بخاری عبد اللہ بن عمر رضہ
سی ثابت ہی کہ فرمایا رسول خدا علیہ التحیۃ والثنا مِنَ الْفِطْرَۃِ قَصُّ الشَّارِبِ
یعنی سنت قدیمہ سی ہی کتروانا موچہہ کا یا دین اسلام سی ہی پست کرنا موچہہ کا
مسئلہ مونڈوانا بال عنفقہ یعنی بال لب زیرین کے مکروہ ہی اسلئی کہ عنفقہ داخل
لحیہ کی ہی ایسی ہی سیرۃ شامیہ مین لکہا ہی اور بعض کی نزدیک حلق اور ترک
دونون درست ہین لیکن ترک افضل ہی حتی کہ بعضی روایت مین آیا ہی
کہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ مقبول نہین فرماتی تہی گواہی اوس شخص کی جو مونڈواتا تہا
بال لب زیرین کے اور مونڈوانا بال فنیکین کی یعنی دونون طرف عنفقہ کے
مضائقہ نہین ہی حاشیہ در المختار مین مذکور ہی نَتْفُ الْفَنِیْکَیْنِ بِدْعَۃٌ
اور رکہنا بال سبالتین یعنی دونون طرف موچہہ کی مضایقہ نہین ہی اور
چننا یا کترنا بال ناک کی جائز ہی اور مونڈوانا یا اوکہاڑنا بال بغل کی دونون
جائز ہی مگر اوکہاڑنا بہتر ہی اسلئی کہ سنت انبیا کی ہی اور مونڈوانا بال سینہ

سینہ اور پشت اور ہاتہہ پانونکی ترک ادب ہی اور نکالنا بال سفید داڑہی اور
موچہہ اور سر کی مکروہ ہی سنن ابوداؤد مین عمر بن شعیب سی مروی ہی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ہی لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَإِنَّهُ نُورُ الْمُسْلِمِ
مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَتَبَ اللّٰهُ حَسَنَةً وَكَفَّرَ عَنْهُ
بِهَا خَطِيئَةً وَرَفَعَهُ بِهَا دَرَجَةً مت چنو تم لوگ بال سفید کو اسلئی کہ وہ
نور اسلام ہی جو کوئی بڈہا ہو اسلام مین لکہی گا خدا تعالی اوسکو بسبب اوسکی نیکی
اور دور کریگا خطا اور بلند کریگا ایک مرتبہ بسبب اوسکی قریب بہشت مین
حکایت پہلی بال سفید حضرت ابراہیم علیہ السلام نی دیکہا اور کہا ای پروردگا
یہہ کیا ہی فرمایا وِقَارُكَ يَا إِبْرَاهِيمُ کہا رَبِّ زِدْنِي وِقَارًا
رَوَاهُ مَالِكٌ فِي مُوطَّا اور اوسمین ہی کہ پہلی حضرت ابراہیم علیہ السلام
نی میزبانی کی اور ختنہ کیا اور موچہہ کتری اور سیوطی شرح موطا مین لکہتی ہین کہ
پہلی حضرت ابراہیم علیہ السلام نی ناخن کترو ایا اور فرق یعنی مانگ سر کی
بالونمین نکالی اور موی زہار مونڈوایا اور ٹوپی پہنی اور خضاب حنا و کتم کا کیا
اور خطبہ منبر پر پڑہا اور جہاد کیا اور معانقہ وقت ملاقات کی کیا اور
صحیح مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

نی فرمایا ہی کہ دس چیزین سنت قدیمہ اور معمول انبیا کی ہین کترنا موچہہ کا اور کہنا داڑہیکا اور مسواک کرنا اور پانی ناکمین ڈالنا اور کترنا ناخنونکا اور دہونا بند انگشت کا اور لینا بال بغل کی اور مونڈوانا موی ہار اور استنجا پانی سی اور کرنا

عظیم الراس

سر مبارک بزرگ تہا فائدہ بزرگی سر کی دلیل زیادتی عقل اور تیزی فکر کی ہی بسبب قوت دماغ کی کہ حامل جوہر عقل ہی اور مراد بزرگی سر سی کہ احادیث مین وارد ہی نفی صغر اور حقارت ہی یعنی سر آپکا چہوٹا اور حقیر نہ تہا نہ یہہ معنی کہ بہت بڑا کہ خارج حد اعتدال سی ہو اور یہہ قاعدہ کلیہ تمام اعضای جسم شریف مین ملحوظ رہی کہ کمال اعتدال خلقت مین تہی

شَعْرُہٗ اِلَی الشَّحْمَۃِ الْاُذُنِیَّۃِ

اور موی سر مبارک آپکی نرمہ گوش تک تہی اور ایک روایت مین آیا ہی کَانَ لَہٗ شَعْرٌ فَوْقَ الْجُمَّۃِ دُوْنَ الْوَفْرَۃِ تہی بال آپکی اوپر کاندہیکی متجاوز نرمہ کانسی یعنی اتنک کاندہی تک نہین پہنچی تہی مگر نرمہ کانسی نیچی آئی تہی یعنی درمیان کاندہی اور بناگوش کی تہی اور اسکو لمہ کہتی ہین اور ایک روایت مین آیا ہی بال آپکی تا دوش تہی الحاصل درازی موی مبارک بتفاوت مختلف

جو موی سر ... اعلی ... [illegible]

بروایات متفاوتہ مروی ہوئی ہی اور یہہ باعتبار اختلاف احوال اوقات
کی تہا جب آپ روغن ملتی اور کنگہی کرتی تہی موی مبارک بڑی معلوم ہوتی تہی
اور سوای اسکی چہوٹی اور روایت ام ہانی مین آیا ہی لَهٗ اَرْبَعُ غَدَائِرَ
آپکی چار گیسو تہی دو دہنی و بائین مسئلہ مردونکو تمام سر پر بال رکہنا
مسنون ہی اور مونڈوانا اوسکا مباح ہی اور آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سی مونڈوانا
بال سر کی سوای حج وعمرہ کے ثابت نہین ہوا ہی اور عادت صحابہ کرام کی بہی
ایسی ہی تہی مگر حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سر کی بال مونڈوایا کرتی تہی
اور زاد المعاد مین لکہا ہی لَمْ يَحْلِقِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلَّا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ نہین مونڈوایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی سر مبارک کو مگر
چار بار یعنی عمرۃ القضا اور فتح مکہ اور عمرہ جعرانہ اور حجۃ الوداع مین
اسلئی کہ یہہ ہی چار بار اتفاق تشریف آوری آنحضرت کا مکہ معظمہ مین بعد ہجرت کی ہوا تہا
اور بعضی کی نزدیک مونڈوانا اور رکہنا بال سر کی دونون سنت ہین دلیل
قول علیہ السلام مَنِ اتَّخَذَ شَعْرًا فَلْيُحْسِنْ اَوْ لِيَحْلِقْهُ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ
جو کوئی بال سر پر رکہی سنت ہی کہ خدمت اوسکی ہونی اور تیل لگانی اور کنگہی
کرنیسی بجا لاوی وگرنہ مونڈوای مگر ہمیشہ سوارنی مین مصروف نرہی

فائدہ شرعۃ الاسلام مین لکہاہی کہ آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تیل کو پہلی بائین
ہاتہہ کی ہتیلی پر رکہتی تہی بعد اوسکی پہلی دونون ابرو مین لگاتی پہر دونون موچہہ مین
پہر داڑہی پر پہر سر پر لگاتی اور مشکوۃ المصابیح مین عبداللہ بن مغفل سی منقول ہی
نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا
منع فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی کنگہی کرنیکو مگر گاہ گاہ یعنی ایکروز کری دوسری
دن ترک کری پس بعضی مردم بعد ہر وضو کی کنگہی کرتی ہین ثبوت اوسکا بسنت نہین ہے
لیکن بعضون نی لکہاہی کہ کنگہی کرنا بعد وضو کی دور کرتاہی فقر کو کذا فی کتاب التنویر
فی اصلاح الدارین اور سنن ابوداود مین ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سی مروی ہی
مَنْ كَانَ لَهُ شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ جسکی سر پر بال ہوین چاہئی سداری اوسکی کری
اور قزع یعنی بعض بال کو رکہی اور بعض کو مونڈوای یہہ ممنوع ہی بدلیل حدیث
صحیحین عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سی مروی ہی سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ مگر قزع وقت ضرورت مداوات مرض کی
مرد وعورت دونونکو درست ہی اور مردونکو حج مین بوقت معہود مونڈوانا
بال سر کی افضل ہی اگرچہ کتروانا اوسکا بہی جائز ہی بقولہ تعالی
مُحَلِّقِيْنَ رُؤُسَكُمْ وَمُقَصِّرِيْنَ اور عقص یعنی چٹی بحالت نماز مکروہ ہی

اور فرق یعنی مانگ نکالنا مسنون ہی اور سدل یعنی رسال بالونکا بدون تنصیف کی منسوخ ہی طحطاوی حاشیہ در المختار مین منقول ہی اَلسُّنَّةُ فِی شَعْرِ الرَّاسِ اِمَّا الْفَرْقُ وَاِمَّا الْحَلْقُ یعنی سنت سر کی بالونمین مانگ نکالنا ہی یا مونڈوانا پس معلوم ہوا کہ سدل خلاف سنت ہی اور عورتونکو سر مونڈوانا حرام ہی اگرچہ باذن شوہر ہو مگر بحالت بیماری جائز ہی اور حرام ہی ملانا بالونکا ساتھہ دوسری بالونکی بدلیل حدیث صحیحین ابن عمر رضی اللہ عنہ سی کہ وہی لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ یعنی لعنت کری خدا اوس رنڈی جو دوسری عورت کی بال مین بال جوڑی اور اوس عورت پر جو اپنی بالونسی اور بال جوڑا وی فائدہ تبرک لینا موی مبارکسی جائز ہی اسد الغابہ مین لکہا ہی کہ خالد بن الولید موی مبارک انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطی برکت کے ٹوپی مین اپنی رکہکر لڑائی مین جاتی تہی اور مظفر و منصور ہوتی تہی اور صحیح بخاری مین لکہا ہی کہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی پاس موی مبارک آپکا جلجل مین رہتا تہا جب تب کسی پر شبہہ کرتی یا نظر جسکی کسی پر تاثیر کرتی یا کوئی اور آفت پہنچتی تو پانی مین اوسکو دہوکر منہہ پر اوسکی چہڑکتین تو وہ صحیح ہو جاتا تہا اور صحیحین مین انس رضی اللہ عنہ سی مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سر تراش کو طلب فرما کر دہنا طرف سر مبارک اپنا دیا اور مونڈا اوسنی تب آپنی ابو طلحہ کو بلا کر موی تراشین عنایت فرمایا بعد ازان بایان طرف سر بزرگ اپنا دیکر فرمایا کہ مونڈ و تب اوسنی مونڈا وہ بھی عنایت فرمایا آپنی ابو طلحہ کو اور فرمایا کہ تقسیم کروا سکو درمیانین آدمیونکی سو ایک ایک دو دو بال نصیب ہوئی سبکو فائدہ احیاء العلوم مین لکھا ہی کہ منع فرمایا ہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی خضاب سیاہ سی اور فرمایا کہ یہہ خضاب دوزخیونکا ہی اور پہلی جسنی کہ خضاب سیاہ کیا فرعون تہا اور جمہور محدثین کہتی ہین کہ آنحضرت نی خود خضاب استعمال نہین فرمایا ہی بدلیل حدیث صحیحین وغیرہما کی انس رضی اللہ عنہ سی مروی ہی اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمْ یَخْضِبْ وَلَمْ یَبْلُغْ شَیْبُهُ اِلَی الْخِضَابِ بتحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خضاب نہین کیا اور سفیدی آپکی حد خضاب کو نہین پہنچی تہی اور بدلیل مسلم انس رضی اللہ عنہ سی روی ہی کہ لَمْ یَخْضِبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّمَا کَانَ الْبَیَاضُ فِیْ عَنْفَقَتِهٖ وَفِی الصُّدْغَیْنِ وَفِی الرَّاْسِ نَبْذٌ خضاب نہین کیا پیغمبر خدا نی اور نہین سپیدی تہی مگر بچہ ریش اور صدغین اور سر مبارک مین تہوڑی تہی اور بہی آیا ہی کہ بال سفید آپکی اسقدر کم تہی

کہ دو فرد

که وقت تدہین کی نامعلوم ہوتی تہی اور بعضون کی تیرہ یا اٹھارہ تک
گنی تہی اور مختار محدثین اور فقہا کا یہہ ہی که آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی خضاب
کیا ہی بدلیل حدیث صحیحین اور ابو داؤد اور نسائی عبد اللہ بن عمر سی مروی ہی
یَصْفِرُ لِحْیَتَهٗ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ خضاب زرد فرماتی تہی آنحضرت
ریش مبارک کو اپنی ورس اور زعفران سی اور بدلیل حدیث صحیحین ابن
عمر رضی اللہ عنہ سی مروی ہی رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ دیکہا مینی آنحضرت کو که خضاب زرد فرماتی تہی اور ابن
جوزی کتاب الوفا مین ابو رمثہ سی روایت کی ہی کَانَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَخْضِبُ بِالْحِنَّا وَالْکَتَمِ
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم خضاب حنا اور کتم کا کرتی تہی بیچ خضاب کی
وجہہ تطبیق کی یون کہتی ہین که یہہ اختلاف بسبب اختلاف اوقات اور زمانی
ہی یعنی نافین خضاب جب بال آپکی مخضوب نہین دیکہی اور بیشتر اوقات
ایسی ہی ہتی تہی تو نفی خضاب کی نقل کی اور ناقلین خضاب جسوقت که
موی مبارک کو مخضوب دیکہا جیسا که بعضی وقت ہوا تہا ویسی ہی نقل کی
پس ہر ایک نی خبر دی جو کچہ که دیکہا تہا اور ہر ایک صادق ہین

فائدہ عدم شیب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محدثین محققین نی یہہ وجہ
لکھی ہی کہ عورتین مکروہ جانتی ہین ڈہکو اکثرا وقات پس جو شخص کہ مکروہ سمجھی
کوئی چیز آپکی تو وہ کافر ہی اور حدوث شیب اور ظہور اوسکا چند بالونمین
بجہت خوف کی تہا جیساکہ فرمایا ہے آپنے شَیَّبَتْنِی هُودٌ
وَالْوَاقِعَةُ وَالْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُونَ وَإِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ
اور اسقدر نہ تہا کہ صورت شباب مین خلل اور فتور واقع ہو فائدہ
احیاء العلوم مین لکہا ہی قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَلِّمْ أَظْفَارَكَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ تَقْعُدُ
عَلَى مَا طَالَ مِنْهَا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی ای ابوہریرہ
کترو ناخنونکو اپنی اسلئی کہ شیطان بیٹہا ہی اوسپر جب زیادہ ہوتا ہی ناخن
اور فتاوی قاضی خان مین لکہا ہی کہ جسکا ناخن زیادہ بڑہتا ہی رزق اوسکی
کم ہوتی ہی لیکن غازیونکو بڑہانا ناخنونکا جائز ہی اور کتروانا ناخنونکا
رانکو جائز نہین فتاوی عالمگیریہ مین لکہا ہی کہ ہارون رشید نی امام ابویوسف سے
پوچہا کہ رانکو ناخن کتروانا چاہئی اپنی فرمایا بہتر ہی پوچہا کس دلیل سی
آپنی فرمایا بدلیل قول علیہ السلام اَلْخَيْرُ لَا يُؤَخَّرُ کارہای نیک مین تاخیر نہین چاہئے

اور ترتیب قطع ناخنونکی مستحب یون ہی کہ شروع انگشت شہادت دست راست سی
کرکی خنصر تک اوسکی بترتیب پہنچاوی اور خنصر دست چپ سی شروع کرکی
ابہام تک اوسکی بترتیب پہنچاکر انتہا ابہام دست راست پر کری اور
انگشت پاہین ابتدا خنصر پای راست سی کرکی انتہا پای چپ کری کذا فی الاحیا

وبين كتفيه خاتم النبوة قد عمه النور وعلاه وعرقه
كاللؤلؤ وعرفه أطيب من النفحات المسكية
ويتكفأ في مشيته كأنما ينحط من صبب إرتقاه
وكان صلى الله عليه وسلم يصافح المصافح بيده
فيجد منها سائر اليوم رائحة عنبرية يضعها
على رأس الصبي فيعرف مسه له من بين
الصبية ويبدو رآه ويتلألأ وجهه الشريف
تلألؤ القمر في ليلة البدرية يقول ناعته
لم أر قبله ولا بعده ولا بشر يراه

اور درمیان دونون شانونکی مہر نبوت تہی کہ سارا عالم اوسکے نور سی
روشن اور منور ہوا اور پسینا آپکا موتی سی صاف اور مشک سی زیادہ تر

خوشبو تہا اور چلنے مین جیسے کوئی اونچی مکان سے اوترتا ہی اور جب آنسرور عالم
صلی اللہ علیہ وسلم مصافحہ کسی سے کرتے تہی تمام دن اوسکی ہاتہ مین سے خوشبو کی مہک
آتی تہی اور جب دست مبارک کسی لڑکے کی سر پر رکہتے وہ لڑکا سب لڑکون سے
ممتاز اچہا اور معطر معلوم ہوتا تہا اور روی شریف مانند چاند کی
درخشان تہا جو آپکی زیارت کرتا تہا کہتا تہا کہ نہین دیکہا مین آپکی مثل خوبصورت
نہ قبل اور نہ بعد آپکی اور ایسا کسی بشر نی نہ دیکہا ہوگا فائدہ
تشبیہ روی شریف کے ساتہ چاند کی اشارہ ہی اس بات کیطرف کہ حسن و خوبی حضرتکی
جمالکی غالب اور فائق سب اشیا پر تہی کوئی چیز دنیا مین ایسی نہین کہ جسکا حسن
اور خوبی برابر حسن و خوبی حضرتکی ہو اور احادیث مین تشبیہ چہرہ مبارک کی
باشیای متعددہ واقع ہوئی ہین یعنی آفتاب ماہتاب
شمس آئینہ ماہ شب چہاردہم پارہ قمر ہالہ ماہ اور مقصود ان
تشبیہون سے براقت اور لمعان و صفا اور تدویر چہرہ مبارک ہے
اور ان تشبیہون مین غور درکار ہی کہ وجہہ شبہہ ہر ایک مین علحدہ ہی
اور فائدہ اختیار تشابہہ مختلفہ مین یہہ ہی کہ روی شریف حضرتکا
جامع جمیع صفات حسن و جمال تہا اور یہہ نکتہ بس دقیق ہی اور ایسی ہی

تطبیق درمیان احادیث مختلفہ کی کہ تشابیہ روی شریف مین وارد ہین
حاصل ہوتی ہی اور ایک بات اس مقام مین قابل سننی اور لایق یاد رکھنی
کی ہی کہ یہہ سب تشبیہات بطرز شعرا اور موافق عرف و عادت کی ہین
والا حقیقت مین کوئی چیز دنیا مین مماثل صفات خُلقیہ اور خَلقیہ حضرت کی
نہین ہی کہ واقع مین وجہ تشبیہ اور جامع پیدا کر کی تشبیہ دین
اور یہہ سب کلام مدارج النبوۃ مین مذکور ہین بالجملہ ایسی چمک
دمک نور کی آپکی چہرہ مین تھی کہ عکس ہر چیز کا اوس مین
معلوم ہوتا بلکہ صفائی اس آئینہ خدا نمائی یہان تک پہنچی تھی کہ صورت
نور خدا کی صاف اوسمین نظر آتی تھی چنانچہ حدیث
مَن رَآنِی فَقَد رَاَء الحَقَّ کاشف اس رمز کے ہے

عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبرَهُ الكَرِيمَ بِعَرفٍ شَذِيٍّ مِن صَلٰوةٍ وَّتَسلِيمٍ
الٰہی قبر احمد کو سراسر کر اپنی عطر رحمت سی معطر

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّم وَزِد وَبَارِك عَلَيهِ
ای اللہ رحمت کاملہ اور سلامتی بھیج اور زیادہ کر برکت اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی

وَكَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ شَدِيدَ الحَيَاءِ

وَالتَّوَاضُعِ يَخْصِفُ نَعْلَهُ وَيَرْقَعُ ثَوْبَهُ يَحْلِبُ شَاتَهُ
وَيَسِيرُ فِي خِدْمَةِ اَهْلِهِ بِسِيرَةٍ سَرِيَّةٍ وَيُحِبُّ
لِلْمَسَاكِينِ وَيَجْلِسُ مَعَهُمْ وَيَعُودُ مَرْضَاهُمْ وَيُشَيِّعُ
جَنَائِزَهُمْ وَلَا يَحْتَقِرُ فَقِيرًا اَدْقَعَهُ الْفَقْرُ وَاَشْوَاهُ
وَيَقْبَلُ الْمَعْذِرَةَ وَلَا يُقَابِلُ اَحَدًا بِمَا يَكْرَهُ
وَيَمْشِي مَعَ الْاَرْمَلَةِ وَذَوِي الْعُبُودِيَّةِ وَلَا يَهَابُ الْمُلُوكَ
وَيَغْضَبُ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَيَرْضٰى لِرِضَاهُ وَيَمْشِي خَلْفَ اَصْحَابِهِ
وَيَقُولُ خَلُّوا ظَهْرِي لِلْمَلَائِكَةِ الرُّوحَانِيَّةِ

اور آنسرور کائنات علیہ الوف التحیہ والتسلیمات بہت حیادار اور صاحب تواضع تہی
سیتی تہی نعل اور کپڑا صاف پاک پہنتی تہی اور پیوند لگاتی تہی کپڑون مین
اپنی دوہتی تہی بکری کا دودہ اور اہل اللہ کی خدمتمین بخوشی جاتی تہی
اور دوست رکہتی تہی مساکین کو اور ساتہہ انکی بیٹہتی تہی اور عیادت
کرتی تہی مریض کی اور جاتی تہی جنازی کی ساتہہ اور حقیر نہین جانتی تہی فقیر کو
اور قبول فرماتی تہی معذرت کو اور مقابلہ نہ کرتی کسیکا ساتہہ ایسی
بات کی جو اوسی بری لگتی اور پہرتی تہی ساتہہ درویش اور مقبولونکی

اور نہین خوف کرتی بادشاہونسی اور ڈرتی تہی خدا تعالیٰ سی اور رضائی الٰہی مین
رضامند تہی اور چلتی تہی پیچہی اصحاب کی اور فرماتی تہی چہوڑ دو پشت ہماری
فرشتون کی لئی فائدہ حدیث ابوہریرہ مین آیا ہی کہ نہ دیکہا مینی کسیکو
شتاب تر راہ چلنی مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سی گویا نوردیدہ ہوتی تہی
زمین آپکی واسطی اور ہم سب مشقت مین ڈالتی تہی اپنی جانونکو اور
دوڑتی تہی کہ حضرتکی ساتہہ چلین اور آپ بلا تکلف بطور خود چلتی تہی اور اضطراب
رفتار مین نہین کرتی تہی یعنی آپ باوصف سرعت رفتار کی رنج اور بدون مشقت چلتی تہی

وَيَرْكَبُ الْبَعِيْرَ وَالْفَرَسَ وَالْبَغْلَةَ وَحِمَارًا بَعْضُ الْمُلُوْكِ
اِلَيْهِ اَهْدَاهُ وَيَعْصِبُ عَلٰى بَطْنِهِ الْحَجَرَ مَعَ الْجُوْعِ وَ
قَدْ اُوْتِيَ مَفَاتِيْحَ الْخَزَائِنِ الْاَرْضِيَّةِ وَرَاوَدَتْهُ
الْجِبَالُ بِاَنْ تَكُوْنَ لَهٗ ذَهَبًا فَاَبَاهُ وَكَانَ
يُقِلُّ اللَّغْوَ وَيَبْدَاُ مَنْ لَقِيَهٗ بِالسَّلَامِ وَيُطِيْلُ
الصَّلٰوةَ وَيَقْصُرُ الْخُطَبَ الْجُمُعِيَّةَ وَيَتَاَلَّفُ
اَهْلَ الشَّرَفِ وَيُكْرِمُ اَهْلَ الْفَضْلِ وَ
يَمْزَحُ وَلَا يَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا يُحِبُّهُ اللّٰهُ وَيَرْضَاهُ

اور سوار ہوتی تہی آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ اور گہوڑی اور خچر اور
گدہی پر جو بعض سلاطین نی ہدیہ بہیجا تہا آپکو اور باندہتی تہی آپ پتہر
پیٹ پر وقت بہوک کی باوجودیکہ اللہ تعالی نی آپکو کنجی خزانہ زمین کی
دی تہی اور عرض کیا پہاڑ نی آپسی کہ آپکی واسطی کان چاندی کی ہی
اور آپنی اوس سی انکار کی اور کلام دنیاوی کم کرتی تہی اور جس سی
ملاقات ہوتی تقدیم سلام کی فرماتی اور دیر تک نماز پڑہتی تہی اور خطبہ
جمعہ کا مختصر فرماتی اور الفت کرتی تہی شرفا پر اور مکرم رکہتی اہل کمال
اور فضل کو اور مزاح یعنی ہنسی کی باتین فرماتی تہی مگر سوای سچ
اور کچہہ نہین فرماتی اور دوست خدا اور راضی برضای الہی تہی حکایت
ایک شخص نی آپسی سواری مانگی آپنی فرمایا کہ مین تیری سواری کو اونٹنی کا
بچہ دونگا اوسنی کہا کہ مین اونٹنی کا بچہ لیکی کیا کرونگا آپنی فرمایا کہ اونٹ
اونٹنی کا بچہ نہین ہوتی ہین تو کسکے ہوتی ہین سو یہہ بات سچی تہی براہ
ظرافت آپنی اسطرح فرمایا اور ایک شخص تہا زاہر نام گانو مین رہتا تہا
گانون کی چیزین حضور اقدس مین لایا کرتا تہا اور
آپ اوسی شہر کی چیزین خرید کر دیا کرتی تہی اور فرمایا آپنی

زَاهِرٌ دِيْتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْهُ یعنی زاہر ہمارا گانونکا آدمی
اور ہم اوسکی شہری ہین یعنی وہ گانون کی چیزین ترکاری وغیرہ لی آتی ہین
اور ہم شہر کی چیزین اونکو خرید دیتی ہین ایکدن زاہر بازار مین کچھہ چیز
اپنی بیچ رہی تہی آپنی جاکی اونکو پس پشت سی لپٹا لیا اونہون نی
دیکہا نہ تہا کہنی لگی کون ہی چہوڑ دی جب اونکو معلوم ہوا کہ آپ ہین
پیٹھہ اپنی بدن مبارک سی خوب چپٹا دی پہر آپنی فرمایا کون مول
لیتا ہی اس غلام کو زاہر نی کہا کہ قیمت میری بہت کم ملیگی سیاہ فام تہی
اور صورت اونکی اچہی نہ تہی اس سبب سی اونہون نی یہہ بات کہی
آپنی فرمایا لیکن خداتعالی کی نزدیک تم کم قیمت نہین یعنی اللہ کے نزدیک
تم بیش قیمت ہو مقبول ہو اور کیسی مقبول خدا ہو تی کہ جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی محب اور مقبول تہی اور قہقہہ حضرتکا ہرگز ثابت
نہین ہی اور ضحک کمتر فرمایا ہی بیہقی نی ابوہریرہ سی روایت کی ہی
کہ جب حضرت ہنستی دیوارین روشن ہوجاتین اور نور آپکی دانتون کا
دیوارون پر ایسا چمکتا جیسے دہوپ سورج کے

وَھٰھُنَا وَقَفَ بِنَا جَوَادُ الْمَقَالِ عَنْ اِطِّرَادِ فِی الْحِلْیَۃِ الْمُبَارَکَۃِ

وَبَلَغَ ظَاعِنُ الْاِمْلَاءِ فِیْ فَدَافِدِ الْاِیْضَاحِ مُنْتَهَاہُ
اور یہان اکر ٹھہر گیا گہوڑا ہمارے بیان کا دوڑنی سی بیچ میدان بیان کی
اور پہنچا سفر کرنیوالا انشا کا بیچ میدان ہموار واضح کرنیکی اوسکی انتہا کو
عَطِّرِ اللّٰهُمَّ قَبْرَہُ الْکَرِیْمَ بِعَرْفٍ شَذِیٍّ مِّنْ صَلٰوۃٍ وَّتَسْلِیْمٍ
الٰہی قبر احمد کو سراسر کر اپنی عطر رحمت سی معطر
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَزِدْ وَبَارِكْ عَلَیْهِ
ای اللہ رحمت کاملہ اور سلامتی بہیج اور زیادہ کر برکت اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی
اَللّٰهُمَّ یَا بَاسِطَ الْیَدَیْنِ بِالْعَطِیَّۃِ یَا مَنْ اِذَا رُفِعَتْ
ای اللہ ای کہولنی والی دونون ہاتونکی ساتہہ بخشش کی ای وہ ذات جب اوٹہائی جاتی ہین
اِلَیْهِ کَفُّ الْعَبْدِ کَفَاہُ یَا مَنْ تَنَزَّہَ فِیْ ذَاتِهٖ وَصِفَاتِهٖ
طرف اوسکی ہتیلیان بندہ کی تو وہ اسکو کافی ہوا ای وہ ذات کہ پاک ہی اپنی ذات وصفات
الْاَحَدِیَّۃِ عَنْ اَنْ تَکُوْنَ لَهٗ فِیْهَا نَظَائِرُ وَّاَشْبَاہٌ یَا مَنْ
یگانہ مین سی کہ ہون اوسکی لئی اوسمین شریک اور مشابہ ای وہ ذات
تَفَرَّدَ بِالْبَقَاءِ وَالْقِدَمِ وَالْاَزَلِیَّۃِ یَا مَنْ لَا یُرْجٰی
کہ یگانہ ہی ساتہہ باقی رہنی اور ہمیشگی اور ہمیشہ سی ہونی مین ای وہ ذات کہ نہین امید رکہا جاتا

غیرہ

غَيْرِهِ وَلَا يَعُوْلُ عَلٰى سِوَاهُ يَا مَنِ اسْتَنَدَ الْاَنَامُ

غیر اوسکا اور نہین اعتماد کیا جاتا ہی اوسکی سوا ای وہ ذات کہ تکیہ کیا ہی خلق نے

عَلٰى قُدْرَتِهِ الْقَيُّوْمِيَّةِ وَاَرْشَدَ بِفَضْلِهِ

طرف قدرت قایمہ اوسکی کی اور ہدایت کی ساتھہ فضل اپنی کے

مَنِ اسْتَرْشَدَهُ وَاسْتَهْدَاهُ نَسْئَالُكَ بِاَنْوَارِ

جسنی کہ ہدایت چاہی اوسسے مانگتی ہین ہم ساتھہ برکت نورون ذات

ذَاتِكَ الْقُدُسِيَّةِ الَّتِيْ اَزَاحَتْ مِنْ ظُلُمَاتِ

پاک تیری کے جنھون نی دور کیا ہی اندھیرون شک سے

الشَّكِّ وَجَاهُ وَنَتَوَسَّلُ اِلَيْكَ بِشَرَفِ الذَّاتِ

اوسکی تاریکی کو اور وسیلہ پکڑتی ہین ہم تیری طرف ساتھہ بزرگی ذات

الْمُحَمَّدِيَّةِ وَمَنْ هُوَ اٰخِرُ الْاَنْبِيَاۤءِ بِصُوْرَتِهِ وَاَوَّلُهُمْ

محمدؐ کی اور جو آخر ہی پیغمبرون کا ظاہر مین اور اول ہی اون کا

بِمَعْنَاهُ وَبِاٰلِهِ كَوَاكِبِ اَمْنِ الْبَرِيَّةِ وَسَفِيْنَتِهِ

باطن مین اور ساتھہ آل اوسکی کی جو تارے ہین اس خلایق کی اور ناوہین

السَّلَامَةِ وَالنَّجَاةِ وَبِاَصْحَابِهِ اُولِي الْهِدَايَةِ

سلامت اور نجات کی اوساتہہ یارون اونکی کی جو صاحب ہین ہدایت

وَالْأَفْضَلِيَّةِ الَّذِيْنَ بَذَلُوْا نُفُوْسَهُمْ لِلّٰهِ يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِنَ

اور بہتر ہونیکی جنہون نے خرچ کیا اپنی جانونکو خدا کی لئی چاہتی ہوی فضل

اللّٰهِ وَبِحَمْلِهِ شَرِيْعَةٌ اُوْلِي الْمَنَاقِبِ وَالْخُصُوْصِيَّةِ

اللہ سی اور ساتہہ اوٹہانی اون شریعت اوسکی کی جو منقبت اور خصوصیت

الَّذِيْنَ اسْتَبْشَرُوْا بِنِعْمَةٍ وَفَضْلٍ مِنَ اللّٰهِ اَنْ تُوَفِّقَنَا

والی ہین کہ بشارت دی گئی ہین ساتہہ نعمت اور فضل کی اللہ کی طرف سی اسبات کہ توفیق دی تو ہمکو

فِي الْأَقْوَالِ وَالْأَعْمَالِ لِإِخْلَاصِ النِّيَّةِ وَتُنْجِحَ لِكُلٍّ مِنَ

اقوال اور اعمال مین خالص کرنی نیت کی اور برلائی تو واسطی ہر ایک کی

الْحَاضِرِيْنَ مَطْلَبَهُ وَمُنَاهُ وَتُخَلِّصَنَا مِنْ اَسْرِ الشَّهَوَاتِ

حاضرین سی مطلب اور آرزو اوسکی اور چہڑا ہمکو قید شہوتون

وَالْأَدْوَاءِ الْقَلْبِيَّةِ وَتُحَقِّقَ لَنَا مِنَ الْآمَالِ مَا بِكَ ظَنَنَّاهُ

اور مرضون خاطر سی اور ثابت کری تو ہماری لئی امیدونسی جو ہمنی تیری ساتہہ ٹہیرائی ہین

وَتَكْفِيَنَا كُلَّ مُدْلَهِمَّةٍ وَبَلِيَّةٍ وَلَا تَجْعَلْنَا مِمَّنْ اَهْوَاهُ هَوَاهُ

اور کفایت کری تو ہماری طرفسی اندہیری بلاکو اونکو تو ہمکو اونسی جنکو مبتلا کیا ہی اونکی آرزوہای نفسانی نی

وتدنی لنا من حسن الیقین قطوفا دانیة جنیة

اور قریب کر ہماری حسن یقین سی میوہ نزدیک چنی ہوی

وتمحو عنا کل ذنب جنیناہ وتعم جمعنا ھذا من

اور دور کر ہمسی ہر گناہ کہ کیا ہی ہمنی اوسکو اور عام کر جمع کی ہمارے

خزائن منحك السنیة برحمة ومغفرة وتدایم عمن

خزانون بخشش روشن اپنی سی سات رحمت اور مغفرت اپنی کی ہمیشہ کر تو اپنی

سواك غناہ اللهم آمن الروحات واصلح الرعات

ما سوی سی پروا ہی اوسکی ای اللہ امن دی خوفنسی او اصلاح کر حاکمون

والرعیة واعظم الاجر لمن جعل ھذا الخیر فی ھذا

اور رعیت کی اور بڑا کر اجر واسطی اوس شخص کی جسنی اس خیر کو اس دنمین

الیوم واجراہ اللهم اجعل ھذه البلدة وسائر بلاد

او جاری کیا اوسکو ای اللہ تو اس شہر کو اور سب شہرون کو جہان

المسلمین امنة رخیة واسقنا غیثا یعم انسیاب سیبه

مسلمان ہین امن اور رفاہت مین رکہ اور دی ہمکو مینہ کہ عام ہووی انکی پانی اوسکی

السبب وربابہ واغفر لنا بہ ھذہ البرود المحتبرة

گڑہون اور ٹیلون کو اور بخشش کرو اسطی بن لے والی ان چادرون مخطط
الْمُوَلَّدِيَةِ جَعْفَرِ بْنِ حَسَنٍ مِنْ إِلَى الْبَرْزَنْجِي نِسْبَتُهُ وَمُنْتَمَاهُ
مولدیہ کو جعفر بیٹی حسین وہ کہ طرف برزنجی کی ہی نسبت اوسکی او انتساب اوسکا
وَحَقِّقْ لَهُ الْفَوْزَ بِقُرْبِكَ وَالرَّجَاءَ وَالْأُمْنِيَّةَ وَاجْعَلْ مَعَ الْمُقَرَّبِينَ
اور ثابت کر اوسکی لئی پہنچنا اپنی قرب کا اور امید اور آرزو کا اور مقرر کر ساتہ مقربین کے
مَقِيلَهُ وَسُكْنَاهُ وَاسْتُرْ لَهُ عَيْبَهُ وَعَجْزَهُ وَحَصْرَهُ وَعِيَّهُ وَكَاتِبَهَا
خوابگاہ اوسکا اور مسکن اوسکا اور چھپا اوسکا عیب اور عاجز ہونا اور رکہنا اور تھکنا او اوسکی
وَقَارِئَهَا وَمَنْ أَصَاخَ إِلَيْهَا سَمْعَهُ وَأَصْغَاهُ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى أَوَّلِ
لکہنی والی او پڑہنی والی اور جو کان کہی اوسکی طرف او سنی سی ای اللہ درود و سلام بہیج او پر اول
قَابِلٍ لِلتَّجَلِّي مِنَ الْحَقِيقَةِ الْكُلِّيَّةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ نَصَرَهُ وَوَالَاهُ
قبول کرنیوالی تجلی حقیقت کلیہ کو او اوپر آل او اصحاب او مددگارون او دوستون اوسکی کی
مَا شَنَّفَتِ الْآذَانُ مِنْ وَصْفِهِ الدُّرِّيِّ بِأَقْرَاطٍ جَوْهَرِيَّةٍ
جبتک کہ اوتیرہ ارہون کان صفت اوسکی سی ساتہ گوشوارون جوہریہ کے
وَتَحَلَّتْ صُدُورُ الْمَحَافِلِ الْمُنِيفَةِ بِعُقُودِ حُلَاهُ
اور مزین ہی ن سینی محفلون عالیون کے ساتہ ہارون زیورون اوسکی کی

صورة ما كتبه مقرظا على هذه الرسالة الفاضل الجليل الكامل النبيل عالم الحديث والتفسير
المولوي محمد بن يحيى البكري المعروف بمحمد محسن صانه الله عن اشر الاعادي

الحمد لله الذي اجزل لنا السوابق من رحمته واتم النعمة علينا بوجود المصطفى
وبعثته وصرفنا عن البدايع المظلمة المنكرة الى الهدى العتيق والسنن
النيرة واوفى الصلوة واوفر السلام على من بعث رحمة للانام
بالبينات من الهدى المستبين وعلى آله الذين تبعوه على اثره اجمعين
وبعد فقد عرضت على في مدينة قربيا ترجمة مولد البرزنجي رحمه الله
فنظرت فيها نظرة المستعجل فرأيت انها تقارب الاصل ومعناه بل تزيد
عليه بما تضمنته من الفوائد المبتكرة وزوائد مستظرفات قلما اهتدى
لها المهرة تشهد لصاحبها ببراعة في البيان وقوة رأي فيما ابدعه من
نوادر البرهان نفع الله العامة بها وارشدهم ان يأخذوا باحسنها
ووفقهم ان لا يضيعوها فيضعوها في غير محلها وينصبوا لها من اوغاد رعاع
الناس غير اهلها ويسوطوا ذكر نبي الله بمحدثات الخلف
رزقني الله واياهم الاقتصاد في السنة والاقتداء بالسلف الذين تبعهم
على صراطهم السوي المثالي ويرجع اليهم على منهاجهم الامم القصد الغالي

واللہ در مالک و کان نشیدہ فی الاحایین من عمرہ و یزدوہ وخیر امور الدین ماکان سنته وشر الامور المحدثات البدائع وصلی اللہ علی محمد وآل محمد الطیبین و الحمد للہ رب العالمین

ہذا صورۃ ما نمقہ الفاضل الیلمعی والبارع اللوذعی عالم الفنون واقف المکنون حلال عقود امض المعقول والمنقول کشاف اسرار الفروع والاصول المولوی غلام علیشی صاحب دامت برکاتہ

سبحان خالقی کہ صفاتش زکبریا بر خاک عجز می فگند عقل انبیا

پس جائیکہ عقول کاملہ معترف بعجز و قصور باشد تردد عقول ناقصہ ما ناقصان ہمہ نقص است و از ادب دور اللہم صل علی سیدنا ومولانا وشفیعنا محمد النبی الامی وعلی آلہ واصحابہ وبارک وسلم وصل وسلم علی جمیع الانبیاء والمرسلین والشہداء والصدیقین وعلی الملائکۃ المقربین وعلی عباد اللہ الصالحین اجمعین وعلینا معہم یا ارحم الراحمین

بر متجسسان اخبار و متفحصان آثار پوشیدہ نیست کہ در اول مخلوق احادیث متعدد وارد است و توفیقش بی حمل یکی بر حقیقی و دیگری بر اضافی متعذر اما لفظ لولاک لما اظہرت الربوبیۃ معنی اول ما خلق اللہ نوری را بروشن وجہی متعین میسازد و در رسوم سلاطین ظاہری از تقدیم اسباب آرائش و توزک تقدم ذات و تاخر ظہور را کرسی نشین میکند

و اگر بر حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کہ بر السنہ صوفیہ صافیہ
جاریست نظر کنند شعر معروف عرفی تقدیر بیک ناقہ نشانید دو محمل
سلمای حدوث تو و لیلای قدم را بیاد آرند و بزمزمہ شعر
مگو او را خدا از بہر حفظ شرع و پاس دین وگرہر مدح کش خواہی بوصف او تو املا کن
چون شتر مست برقص آیند الغرض طینت آنسرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
اگرچہ بظاہر از آب و گل است اما باطن خمیرش پاک تر از مایہ دل
وازینجاست کہ در طی وادی املای اوصاف آنجناب مانند قطع مراحل
اوصاف حضرت کبریا پای زبان لنگ است و کمیت خرد در وسعت گاہ
میدان کنہش از جولان تنگ لطافت بخش جانہا جسم پاکش
کرا جانی کہ گوید لطف جانش نشان از بی نشانے داد ما را
چہ اعجاز است در حرف و ہانش ذات پاک آنحضرت مانند ذات
حضرت الٰہی مستجمع جمیع محامد آمد حب عشقی گو نباشد با اینچنین جمال و
کمال حب عقلی ضرور شاید نظر بران افضل الفضلا تاج العلما عالم فروع و
اصول حاوی معقول و منقول بخدمت سید مولوی حکیم حفاظت حسین صاحب
حفظہ اللہ تعالیٰ عما لا یلیق بشانہ از فرط حب و خصوصیت نسب باوجود

قلت فرصت وصدگونه تردد وتشتت مولد عربی مولانا برزنجی علیه الرحمه را
بهندی سهل موجز بقانون عام فهم ترجمه کرد و از فوائد مزید که بوفق سدید است
طرفه معجونی ترکیب داد دوای اختلاج دل ارباب دل که مفرح یاقوتی
بپاسنگی آن نمی ارزد پیش حلاوت تحریرش شربت دینار خود را
چون آب بخاک ریزد و حب حب ذهب از دلها رخت یک سو
بندد از شیرینی بیانش زبان هر لحظه محو لب مکیدن و از عذوبت
گفتارش تشنگی طلب هر لحظه حرف جرعه کشیدن موشگافیها
که در بیان شعر و محاسن کرده شانه لسان با چندین دندانه دندان
بعمر دراز بپایانش نمی رسد و بعقده کشای تحقیق و تدقیق ناخن
فکر را آنقدر رسبتی کا فرمودند که نظر دقیق دیگری ظفر نمی یابد
ذاتش مستغنی از توصیف و تالیفش شاهد علم و فضل اوست
آری مشک آنست که خود ببوید نه که عطار بگوید قطع کلام برین قطعه تاریخ کرده شد

بحر را در کوزه پر کرده ای   بقربانت چه حکمت برسلی
خوب تاریخی که جای واهست   زیب گفت خوب میلاد نبی

الله تعالی ذات بابرکاتش را با این جامعیت سلامت دارد
۹ ۶۰۸ ۵ ۸۵ ۹۲

دنیا

وتا مولود و مولد بر جا است فیض کاتب و کتاب مربی ہر نام مربی دبا النون والصاد
در سن تالیف وطبع این کتاب گفت بی کم طبع من مرغوب فیہ

ہذا صورۃ ما حررہ العالم الجلیل الفاضل النبیل واعظ ارباب الایمان
مخصص اصحاب الایقان المولوی علی محمد صانہ اللہ عن الشین و الحمد

بعد حمد خداوند پاک ونعت صاحب صدر لولاک علی العموم شیفتگان ذکر
محمدی کو نوید ہی دل دادگان یاد احمدی کو مژدہ جاوید ہے
کہ مولد شریف مولانا برزنجی علیہ الرحمہ سی کہ بہت مستند وصحیح ہی
سب روایات مضبوط مضامین بلیغ عبارت نہایت فصیح ہے
خواص فائدہ اوٹہاتی تہی عوام دولت برکت سی محروم رہی جاتی تہی
اندنون عاشق حضرت رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم جناب حکیم
حفاظت حسین نی کہ طبیب مقبول و جامع معقول و منقول ہین افادۂ
عام کا قصد کیا چندروز مین اردو ترجمہ کیا اور ایک رسالہ
اثبات مولد وقیام مین لکہا استحباب اوسکا احادیث صحیحہ اور
کلام مجید سی ثابت کیا عبارت سلیس بول چال نفیس
بندشین چست روزمری درست اس ہیچمیرزنی اول سی آخر تک

دیکہا سب مضمون ٹہیک ٹہیک مطابق اصل پایا خداوند اسی اونکی
مشکور ہو درجہ قبولیت پائی عالم مین مشہور ہو
صورۃ ما نمقہ العالم الادیب والفاضل اللبیب عدیم المماثل
البری عن النقایص والرذائل مشکوۃ اہل الیقین منطیق المومنین
ذوالمجد والجاہ مولانا المولوی محمد شاہ صانہ اللہ وابقاہ

سبحان اللہ یہہ کیا کتاب لاجواب پسندیدۂ اولوا الالباب ہی اگرچہ
مختصر ہی لیکن کتنی کتب مبسوطہ اور تصانیف ضخیمہ کا انتخاب سراسر
لب لباب ہی تام کو ترجمہ ہی مگر شروح پر فائق ہی حواشی سی سوا
جامع نکات اور مبین دقائق ہی محاورات لسان عرب
زبان اردو کی سانچی مین کس لطف و خوبی سی ڈہالی ہین
مضامین متن مین کیا کیا پہلو عجیب اور لطائف و نکات غریب
نکالی ہین کیسی کیسی فوائد تازہ برہائی ہین کیسی کیسی وجوہ و اسرار
نو اندازہ معرض اظہار مین آئی ہین مشاطگی خامہ قابل
تماشا ہی یہ لاہی محاورات عرب کو برقع اردو زبان پہنا کر حجلہ
اغلاق سی باہر لا کر مشتاقون پر جلوہ گر فرمایا ہزارون اہل نظر کو

مجنون وار عاشق زار او سکا بنایا ابر نیسان فکر بلند نی ایسی گہر افشانی
کہ دُرہای بی بہای مضامین بلاغت آگین سی اصداف گوش ارباب
بصیرت کو بہردیا و آمان آرزوی اہل جہان کو مالامال جاوید کردیا
غنچہ ہای سربستہ مضامین معضلہ کو نسیم لطف بیان سی ایسا کہلایا کہ
تختۂ چمن جنکی سامنی گرد ہی سیر گلزار سی دل اہل تماشا سرد ہی
سچ تو یہہ ہی کہ حکیم مسیحا نفس کی اعجاز بیان نی عظام رمیم مولانا برزنجی
مرحوم کو از سر نو زندہ کیا چشمۂ ظلمات آمہ سی بدستیاری خامہ ایسی
درہای مضامین آبدار نکالی کہ جنکی نور جان افروز نی چشمۂ حیاتکو شرمندہ کیا الحق

مولد نہین نسخۂ شفا ہی — امراض دلی کی یہہ دوا ہے
معجون مفرح حزینان — ہم قوت و قوت پاک دینان
صفرا شکن مرارت غم — اصلاح کن حرارت غم
سودای گناہ کاہی رافع — بلغم کو مداہنت کی دافع
نافع زبرای ہر مزاج است — تریاق مجرب العلاج است
الفاظ و معانیش کہ عالیست — یاقوت و زمرد و لآلی است
زان لال و گہر بمنج ظاہر — خوش آمدہ داروی جواہر

این سرمه زبهر چشم گل نیست — جز از پی دیدهای دل نیست
در ساحت حسن تازه باغست — وز بادهٔ عشق پر ایاغ است
زان باغ نضارتست جان را — زین باده سرور مرخبان را
یارب بحق رسول اکرم — آن سید جمله ولد آدم
تشریف قبول وزیش ساز — وز چشم کرم ببینش و بنواز

ہذا تاریخ صنفہ العالم الالمعی الکامل الذکی اشرف النبلا اکمل الشعرا الخلیل المستند مولانا المولوی سید قمر الدین احمد صانہ اللہ عن الشر و الحسد

ذکر خیر مولد خیر الانام — خیر اذکار ست بہر خاص و عام
صاحب خیر کثیر است آنکہ کرد — در سر این خیر صرف اہتمام
خیر ناشش میتوان گفتن کہ یافت — اینچنین خیری بدانش انصرام
حبذا خیری کہ چندین خیر ہا — ہست در وی ز مبادی تا مرام
چون کہ از سر تا بپا خیر ست خیر — تم بالخیر آمدش سال تمام

سنہ ۱۲۸۳ ہجری نبوی

ایضاً منہ

این مولد شریف کہ مطبوع و خوشنماست — از عالم محقق و یکتای عہد ماست
عیسی نفس حکیم حفاظت حسین آنکہ — گر بادشاہ ملک سخن گویمش رواست

خوش داد داد لطف بیان و ربط فکر ہر در معنی کہ بر آورد بی بہاست
بنوشت سال از سر جودت دبیر عقل تاج الکلام مولد سلطان انبیاست
۱۲۸۳ ہجری

ایضاً منه

تالیف جو یہہ مولد مرغوب ہوا اور طبع ز بس بحسن اسلوب ہوا
تاریخ کی فکر تہی نہایت مجہکو ہاتف نی کہا یہہ ترجمہ خوب ہوا

ہذا التاریخ صنفه الذکی الفطن الفاضل الحسن المولوی
مظہر حسن غازی پوری حفظه الله عن المحن

آن حفاظت حسین عالم دہر آن فقیہه آن حکیم آن اکمل
مثل او کم بود کسی بجہان بلکہ تا این زمان نشد ز ازل
کرد تصنیف چون کتاب جدید طبع شد تا به آخر از اول
سال مظہر بگو ز معجم حرف جملہ در وصف حضرت مرسل

تاریخ از نتائج افکار شاعر یکتا زبدۃ البلغا کاشف نکات دقیق مرزا علی شفق سلمه ربه الخالق

چہپا سال ولادت حبیب پاک مرسل کا ہوئی شرمندگی اوسکی صفا سی آب گوہر کو
سواد اوسکا یہہ نکہت سی عطر آمیز و خوشبو ہی کہ اوسکی سطر سی نسبت نہیں ہی موج عنبر کو
شرف حاصل ہوا تالیف سی اوسکی مولف نی عجب مضمون عالی ہاتھ آیا فکر برتر کو

لکھا کلک شفق نے سال تاریخ اوسکی چھاپے کا　　کیا با نور زیور مصطفیٰ سے دُر ابہر کو ۱۲۸۲

تاریخ طبع زاد سرآمد فصحای زمان عمدہ بلغای جہان نکتہ سنج والاگہر میر مظفر علی ہنر حماہ اللہ عن کل ضرر

ترجمہ خوب ہوا لطف زبان خوب ہوا　　جو کہ تہا اصل مین تحریر وہ سب اردو ہی

عام فہم ایسی کتاب اور نہو گی کوئی　　خاص ہی ایسی مقرر ہین کہ عجب اردو ہی

دی تاریخ یہہ مصراع ہنر نے لکھا　　حال میلاد شہنشاہ عرب اردو ہی

سنہ ۱۲۸۳ ہجری نبوی

ایضاً منہ

ایدل چہ ترجمہ است و چہ شیرینی زبان　　بنگر چہ حسن شرح بیانست و باصفا

این فیض از حکیم حفاظت حسین شدہ است　　مطبوع خلق باد خدا ایش دہد جزا

از روی فسر آمدہ تاریخش ای ہنر　　زیباست شرح مولد سلطان انبیا ۱۲۸۲

تاریخ طبع زاد شیرین مقال باریک بین نازک خیال جامع ہر کمال میر علیجان مہتاب الدولہ بہادر دامہ اللہ و ابقاہ

تبارزیست تالیف مرد جلیل　　ز میلاد محبوب رب فلق

شہنشاہ لولاک ختمی مآب　　مقدم ز ہر مرسل ماسبق

فلاطون دوران حفاظت حسین　　ز خوفش مرض را بود سینہ شق

شد

شد الآن باردو مترجم چنسان | که اقرب بفهم است متن ادق
درخشان چنین گفت تاریخ سال | ببین شرح میلاد متبوع حق

سنه ۱۲۸۳ هجری نبوی

تاریخ طبعزاد سراپا محبت و وداد بذله سنج لطیفه پرداز سخن گو معنی طراز سحر بیان نکته دان ستوده افعال جامع هر کمال صاحب دولت و جاه جناب خواجه عزیز الله حفظه الله وابقاه

دانشوری حکیم حفاظت حسین نام | با حکمتش عنایت حق دائما شمول
تصنیف کرده ترجمه عقد جوهر او | کان هست در لسان عرب از رسول
زان رو که نام ترجمه اش در ابهر است | از گوهرش کنند کسان آبرو قبول
در محفلی که خوانده شود آن کلام پاک | زیبد کند اگر ملک از آسمان نزول
چون هست ذکر پاک ظهور محمدی | سال ظهور ترجمه شد مظهر قبول

سنه ۱۲۸۳ هجری نبوی

تمت